

UNIVERSAL
LIBRARY

OU_232801

UNIVERSAL
LIBRARY

هَذَا كِتَابُ التَّائِيهِ بِرُوحِ عَظِيمِ الْمُتَّقِينَ

ممن که بیدارند از ابتدا تا انتها و من بدل اورا علام بود و خواجہ

لِللَّهِ الْحَمْدُ

متمم شارت پر سال خلعت و خزینت و وصایا و خبر و فواید
۲۶ شام ۲۶ شام ۲۶ شام ۲۶ شام ۲۶ شام



مصنف عزیز جهان بیدار کن قلب غافلان جسفیان فرزندان حضرت

مولف ذیہ ان محمد عبد الرحمن برادر ایشان

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

فہرست کتاب الاجواب موسوم باسم تاریخ عمریہ الاخیرۃ

صفحہ	خلاصہ مضمون	صفحہ	خلاصہ مضمون
۱	تاریخین کتاب مذکور الصدر و نام مصنف	۹	کو سربراہی کے لئے متعین کردینا
۲	حمد و نعت		مصف کا بعد از شریف حاضر ہو کر حضرت پیر
۳	حال والد مصنف		سید عبد الرحمن صاحب افندی جیلانی مدظلہ
۴	آپ سخی و ملک التجار تھے		سجادہ نشین سلطان الاولیاء کی قدیمی حاصل کرنا
۵	جد بزرگوار مصنف امیر البحر تھے		حضرت سجادہ صاحب موصوف کے
۶	ایکویکھزار روپیشین دگر دبار انگریزی میں شریک		احسانات و کمالات کا ذکر
۷	ہوئی کے لئے کہا گیا لیکن آپنے بسبب تقویٰ انکار کیا	۱۰	حضرت سجادہ صاحب مدوح کا وعظین
۸	اشعار نصیحت آمیز		تشریف فرما ہو کر پیر و مرشد کو عزت بخشنا
۹	حال مصنف بعد انتقال والد ماجد		حضرت سجادہ صاحب کے صرف
۱۰	مصنف کا جید آباد میں آکر ملازمت اختیار		دو صاحبزادگان کا ذکر
۱۱	کرنا اور دست کاری قطعہ لندن کی نائش		حضرت پیر سید ابراہیم صاحب افندی جیلانی مدظلہ
۱۲	میں بھوانے سے میڈل و سرٹیفکٹ کا ملنا		فرزند حضرت پیر سید مصطفیٰ صاحب قدس
۱۳	مصنف کا ہمتی ٹیپہ پیر اور رکنیت مجلس		کے احسانات و کمالات کا ذکر
۱۴	مددگاری معتمدی حجاز ریلوے پر مقرر ہونا	۱۱	حضرت موصوف کا مصنف کی دعوت خاص کرنا
۱۵	سلطان روم کے پاس سے تفعہ و سپانٹ ملنا		اور ایک جو بیٹے کھانوں کی نایاب عطا فرمانا
۱۶	مصنف کا سفر عراق و حجاز و والی امیر کا عظیم	۱۲	مصنف کا سفر گریبا وغیرہ میں آرام سے گزرنے
۱۷	تکریم سے ملنا یہاں تک کہ سعید افندی کو قوال		ذکر ملاقات مدالہام بطور خاص

۱۳	وہی ملاقات باعث رنج افسر بالادست ہوئی	۲۲	حق الی تعالیٰ شوق پر شفقت کرنا
	بالادست نے مصنف کو بورڈ میں جانیکے لئے		حاکم مجاہد کے موافق ہی اگر حاکم حقیقی کو
	مجبور کیا اور وہاں سے بعد امتحان طبی جواب ملا		سمجھا جا تو بہت سے کام درست ہو جائیں
	کہ ان کے قومی صحیح و صحت درست ہے	۲۳	حاکم حقیقی کی مہربانی اور ہماری نافرمانی
	اور ملازمت سرکاری کی قابلیت موجود ہے	۲۴	کیسا ہی گنگھار ہو خدا سے ناامید نہ ہو
۱۴	مصنف کی صداقت مدظلہ محکمہ سرکاری میں باوجود		خدا سے مایوسی ہی سب میں بڑا گناہ ہے
	منظور ہو نیکی پھر بھی بالادست کا وہی برہمی	۲۵	خدا تعالیٰ کے صفات کاملہ کا بیان
	سنجی کرنا آخر نصف ماہوار کا وظیفہ مجبوراً	۲۶	اگر خدا کے صفات سے شرف ہونا منظور ہے
	لیکر آرام سے گزارنا		تو صوفیہ کے اشغال کے پابند رہنا
۱۵	دعا سے مصنف رئیس و ریاست کیلئے		ہوش دردم
	فرزندوں کو نصیحت		نظر بر قدم
۱۶	خیریت دنیا و آخرت ہر شخص جانتا ہے		سفر در وطن
	لیکن عمل ضرور ہے		تخلوت در انجمن
۱۷	جیسی کمنی ویسی بھرنی		یا د کرد
	ایمان و طاعت خدا تعالیٰ		تجما داشت
۱۸	نعمتوں کا شکر ادا کرنا		جنگل کا خشک ہو کر پھر سبز ہو جانا قیامت میں
۱۹	شکر باعث خیر و نفع ہے		مردوں کے اٹھ کھڑے ہونیکے لئے عمدہ دلیل ہے
۲۰	سب سے زیادہ رسول خدا سے محبت کرنا	۲۷	حضرت علی مرتضیٰ کا منکر قیامت سے مناظرہ
۲۱	خدا سے جو ڈرے اُس سے سبغ کر تے ہیں	۲۸	اگر قیامت نہ ہو تو عاصی غیر عاصی برابر ہو
	چار امور کی تاکید		ورنہ عاصی منکر کا جو حال ہو گا ظاہر ہے
۲۲	ہر دم کو آخری دم سمجھ کر خلوص سے یاد الہی کرنا	۲۹	معراج حبیبی کو اپنی نگاہ سے تمثیل

۲۹	ع تقدیر سے تدبیر کی کچھ بھی نہیں چلی	۴۳	استخوانہ کرنا سائل کو رد کرنا
۳۰	سلف صالحین کے اعتقاد پر رہنا مذہب میں	۴۴	عفو و حلم و مدارا و عاجزی اختیار کرنا
۳۱	نقص و جھگڑا نہ کرنا	۴۵	قرض نہ لینا آج تک مصنف کو قرض لینے کا اتفاق نہیں ہوا
۳۲	حضرت شبلی کی ایک عمدہ نصیحت	۴۶	موازنہ تیار کر کے اسمیں ایک مدیس انداز
۳۳	فضول گو نہ بننا دوستنا ایک کہنا	۴۷	کار کرنے سے قرض کی ضرورت نہیں ہوتی
۳۴	تکلیفات میں مستقل دگر صبر و شکر بجالانا	۴۸	کلام میں اپنے خطاب موقع کا خیال رکھنا
۳۵	حق العباد سے بچنا اور عزت سے چارہ پیچ	۴۹	مہمان سے خوش ہونا اور مصنف کا دسترخوان سے اٹھکر مہمان سے ملاقات کرنا
۳۶	فصل خصوصیات و منہ و کالت سے بچنا	۵۰	عمدہ اشعار
۳۷	دین کو دنیا کیلئے فروخت نہ کرنا	۵۱	انگریزی یا قانونی تعلیم دنیوی ہے
۳۸	عدالت میں نہ جانا مگر سچی گواہی کیلئے	۵۲	عربی علم دینی ہے دنیوی علم تھوڑا جو محنت
۳۹	جھوٹ نہ بولنا مردم آزاری نہ کرنا	۵۳	شرع نہویں سکھو اور جتنی کوشش ہو سکے دینی علم
۴۰	قرآن کو وقت پر ادا کرنا	۵۴	میں کہو کیونکہ دنیا ناپائیدار آخرت ابدی ہے
۴۱	آسران و سبیل سے بچنا سخاوت کرنا	۵۵	اشعار آبدار
۴۲	مصنف کی وصیت اپنے لڑکوں کو کہانی	۵۶	عارضی سکونت کے لئے پختہ و بلند
۴۳	کی تعظیم اور بھون پر شفقت کریں سب ملکر	۵۷	مکان کی ضرورت نہیں
۴۴	اتفاق سے ہرین مکان مسکونہ برباد نہ کریں	۵۸	ایک اسرائیلی کی حکایت
۴۵	تجزیہ و تفسیر کا موافق شرع شریف کرنا	۵۹	وقت کی قدر کرنا ہر کام میں شور لینا
۴۶	میرے دوستوں کی تعظیم کرنا اپنے دوستوں کی حقارت نہ کرنا	۶۰	راز کو ظاہر نہ کرنا
۴۷	بقدر امکان کسی سے التجا نہ کرنا	۶۱	ایچھے کام خدا کیلئے کرنا ورنہ آدمیوں کے

۶۰	خیال سے ہی سہی آخر میں تمہارا کامیابی	۶۰	مازہ تہجد کے فضائل
۵۱	خلوص سے بدل جائیگی	۶۱	حضرت جنید بغدادی کی حکایت
۵۲	شرمنگ رسومات جلسہ وغیرہ سے ہٹ کر کرنا	۶۱	حضرت لقمان کی نصیحت کہ مرغ کے ہوشیار ہونے
۵۳	فاسق کی تعریف کرنا نہ اسکا بدیہ لینا	۶۲	سے پہلے آدمی کو بیدار ہونا چاہئے
۵۴	کسی کام کے پورا ہونے پر دو رکعت	۶۲	ہر شب میں بعد نصف شب طلوع آفتاب
۵۵	شکریہ ادا کرنا	۶۳	تجلی الہی ہوتی ہے
۵۶	اپنے کام خود ہی انجام دینا	۶۳	نداء منادی دل رات اور آدمی رات میں
۵۷	فقیرانہ زندگی کرنا آبرو پر سے مال کو تریا کرنا	۶۴	رباعی فضیلت شب بیداری
۵۸	استغفار اور بوقت کرنا خصوصاً ادا و آفت کے	۶۵	عالم بے عمل مثل سیاہی مسلح ہے جو وقت
۵۹	اہل بلد ناموافق ہوں تو سفر کرنا	۶۶	ہتیار سے کام نہیں لیتا یا مثل طیب جو
۶۰	بعض کبیرہ گناہوں کا ذکر	۶۷	بوقت مرض و ادھیم بیتا
۶۱	پانچ حواس میں سے لائسہ ہی اکیلا یعنی ہے	۶۸	بنیاد اسلام پانچ شے پر ہے
۶۲	کہ اپنے ساتھ دوسرے شخص کو بھی گرفتار نہ کرے	۶۹	بندے کو بندگی کرنی چاہئے گو بے حرمت حتی
۶۳	اصرار و عنبرہ کبیرہ گناہ ہے	۷۰	کوئی بہشت میں نہ جائیگا
۶۴	مقصود نے مفاہیج الاعجاز شرح گلشن را	۷۱	حکایت اسرائیلی کہ جو خود کو دوزخ کا مستحق
۶۵	کا ترجمہ شروع کیا ہے	۷۲	جاننے کے بعد بھی عبادت کرتا رہا
۶۶	نصیحت کرنا سہل ہے اُس پر عمل مشکل ہے	۷۳	رباعیات لا جواب
۶۷	علم سے عمل مقصود ہے ورنہ عالم بے عمل	۷۴	کار آمد نصیحتیں و رباعیات
۶۸	کو سخت غدا ہوگا	۷۵	نافع نصح نشر و نظم میں
۶۹	احادیث بخاری میں برطیج کے نصح	۷۶	رباعی قدر عمر میں اور معنی اطاعت کا بیان
۷۰	احادیث سے بعض نصیحتیں	۷۷	نبی کی سے معاربت و مزاج باعث ثواب ہے

۸۴	جنگ کی تین چیزیں کا نام ہے	۸۳	منہ کو بغیر مجاہدہ کے پورا نہیں ہوتا
۸۵	حقیقت توکل و حقیقت اخلاق	۸۴	ربا عیادت پر اثر
۸۶	حکایت شیر خدا کہ جب کافر نے آپ کے منہ پر تھوک دیا تو آپ قتل سے باز آگئے	۸۵	ترغیب عقا و صحیح و اجتناب از قیاح
۸۷	مولانا روم فرماتے ہیں	۸۶	دادانی حقوق و تعلم علم شریعت
۸۸	گفت من تیغ از پئے حق میزنم	۸۷	ربا عیادت سراپا ہدایات
۸۹	بندہ حقم نہ مامور تہم	۸۸	خالق سے دوستی کرنی چاہئے مخلوق
۹۰	چون تو خیر انداختی بر کرد من	۸۹	کی دوستی نافع نہیں
۹۱	نفس صغیر و تہ شد خوس من	۹۰	ربا عیادت نصیحت آمیز
۹۲	نیم تہر حق شد و نیمے ہوا	۹۱	علم مال و جاہ کیلئے نہ سیکھنا بلکہ
۹۳	شکست اندر کار حق نبود روا	۹۲	خدا کے واسطے سیکھنا
۹۴	کسی سے مجاہدہ و بحث نہ کرنا	۹۳	حکایت حسن بصری کہ پانی پتہ وقت
۹۵	نہ مت حسد و حاسد	۹۴	دو زخیوں کا پانی طلب کرنا یا دانا
۹۶	حماقت علاج پذیر نہیں	۹۵	ربا عیادت نایاب و پرورد
۹۷	جو جہل مرکب میں گرفتار ہے اس کا جواب	۹۶	مردہ سے سوالات
۹۸	نہ دو اور فہم غیر حاسد کا جواب دو	۹۷	جو خطوط لفسانی سے بے تعلق رہا بعد
۹۹	قبل عمل و عطا نصیحت نہ کرنی چاہئے	۹۸	موت آرام میں یا اور با تعلق تکلیف میں
۱۰۰	حکایت ایک جوان ہنسنا بعد نصیحت	۹۹	حکایت حاتم اصم تینتیس سال میں
۱۰۱	پھر نہ خندان ہوا	۱۰۰	اسٹھ فایہ حاصل کئے
۱۰۲	اشعار گہر بار	۱۰۱	فرائض پیر
۱۰۳	سب علوم سے پہلے دل کی صفائی چاہئے	۱۰۲	حال مدعیان تصوف و شیخی
۱۰۴		۱۰۳	تصوف و وحیروں کا نام ہے

۹۵	شغل پائے نفاس کی تاکید	۱۰۳	مکہ معظمہ میں اجابت دعا کے مقامات
۹۶	رباعیات عمدہ و نفیس	۱۰۴	ایک رباعی جس کا ترجمہ یہ ہے
۹۷	ترتیب مرشد اس ڈکوری کے	۱۰۵	کہ جب میں مکہ سے مدینہ کو چلا
	مثل ہے جو کیڑے کو اپنا ہمزگ		اور کعبہ سے وداع و رخصت
	بناتی ہے		ہونے کو آیا تو رکن مقام ابراہیم
۹۸	رباعیات پرورد و با اثر		و حطیم و زمزم ہر ایک خوش محبت
	معیت الہی کی مثال بلاشبہ ہے		سے پکارا وٹھا کہ کاش ہم بھی
	لکڑی اور شعلہ یا دایرہ اور شعلہ		تمہارے ساتھ ہوتے اور
	اشعار برجستہ		مدینہ کو چلتے
۹۹	عالم اعراض ایکذات سے قائم ہے	۱۰۶	راہ مدینہ کی تکلیف کو عین راحت سمجھنا
۱۰۰	خندل صوفیانہ		آداب دخول مدینہ منورہ
۱۰۱	غزل شمس تبریز دامیر خسرو		سلام منظوم بہ حضرت آدمؑ
	چج کرنا اور زیارت مصطفویؐ کو		جو اپنے قبر مبارک میں زندہ ہیں
	بھی ضرور جانا عکبہ تو دیکھ چکے		ہر ایک کے سلام کا جواب عطا
	کعبہ کا کعبہ دیکھو		فرماتے ہیں
۱۰۲	معنی لولہ الحدیث صحیح میں آئے ہیں	۱۰۵	قصیدہ مولانا جامی
	آحادیث زیارت مصطفویؐ	۱۰۶	آداب زیارت صحابہ اہل بیتؑ

۱۰۶	ترغیب یارت بیت المقدس اقامت	۱۳۵	نصائح ثنائی
	مدینہ طیبہ راویم اللہ شرفاً تعظیماً	۱۳۷	نصائح تساعی
۱۰۷	ایگزورد و دشریفین ایک نکتہ جو	۱۳۸	نصائح عثمانی
	مصنف کے خیال میں آیا	۱۳۹	لئے نواز حسین چاری روح کو
۱۰۸	فضائل درود شریف	"	تقریر کو اپنی عمر کے لحاظ سے
۱۰۹	بغیر درود عاقبول نہیں	۱۴۰	جناب امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ
"	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	۱۴۱	نقل قبول داتا
	ابوالارواح بن	"	ہا سے ری دنیا پہ سہل ہے کہ
۱۱۰	مسجد نبوی میں ایک نماز کا ثواب ہزار ہے	۱۴۵	محمد بن محمد غزالی فرماتے ہیں کہ
۱۱۱	صلعم یا م سجا صلی اللہ علیہ وسلم	۱۴۷	دعا پر ختم نامہ
	لکھنا نازیب ہے	۱۴۹	خاتمہ نسخہ
"	نصائح ثنائی	۱۵۱	نامہ محب صادق
۱۱۲	نصائح ثلاثی	۱۵۲	تاکید طبع و تشہیر با جارت پیر و مرشد
۱۱۹	نصائح رباعی	۱۵۳	تقریر سرائے تویر مرشد کامل
۱۲۲	نصائح خامشی	۱۵۴	تقریر عالم با عمل
۱۲۹	نصائح سداسی	"	قطعہ تاریخ
۱۳۳	نصائح سباعی	۱۵۷	تقریر منظوم دوست صمیم

	س	
<p>دل جابر نقش کثرت ده رنگ رنگ رنگ مانگی ہی کون جنت خوش رنگ رنگ رنگ ایا ہوں در پہ سے کچھ رنگ رنگ رنگ مرشد مہنتہ جاؤں کچھ رنگ رنگ رنگ</p>		<p>لے مرشد طریقت خوش رنگ رنگ رنگ واعظ کو ہی بہانہ حوروں سے دل لگانا دل میں سرور کے آنکھوں میں نور آئے یا تو شراب دیکھ ورنہ جواب دیدے</p>

رباعی نعتیہ

<p>در منظر خویش بے قصوری بخدا تو غشتی انشاے ظہوری بخدا</p>		<p>لے منظر حق آئیے نوری بخدا این جبکہ مظاہر از تو بگرفتہ ظہور</p>
--	--	---

	س	
<p>خاموشم دگو یا نم چون خط بکتاب اندر او در من و من در و چون بوبکتاب اندر کہ خندم و کہ گریان چون طفل بخواب اندر این شجہ حیرانم تشنہ است باب اندر این طرفہ تماشا بین دریا سبحاب اندر</p>		<p>بیکارم و باکارم چون دبجباب اندر لے زاہد ظاہرین از قرب چہ می پرسی من صورت مجنونم واللہ درین منزل دریا رود از چشم لب تر نشود ہرگز در سینہ نصیر الدین جز عشق نمی گنجند</p>

تمت تمام شد کار من نظام شد

هَذَا بَيَانٌ لِلنَّاسِ وَهُدًى وَمَوْعِظَةٌ لِّلْمُتَّقِينَ

سہر کہ بید نامہ ام از ابتدا تا انتہا : من بدل اور غلام اور بود و خواجه مرا
الحمد لله والتمنہ کہ نسخہ +

[illegible]

قاسم بن عيسى حيدرا باد كن مین طبع هوئی



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

رِلا فِ حَمْدِ وَ نَعْتِ اُولٰٓئِ سِتْ بَر خَاكِ اَرِبْ خَفْتَن
سُجُودِ ۛ ۛ مٰی تَوَانِ كَرْدَنِ دُرُودِ ۛ مٰی تَوَانِ كَفْتَن

اَسْمَدُ كَمَا اللّٰهُ تَعَالٰی فِی الدَّارِیْنَ یَهَا الْوِلْدَانِ

مُحَمَّدٌ عَبْدُ الرَّحْمَنِ سَلَّمَ الْمَنَانِ - وَاحِدٌ عَبْدُ اللَّهِ سَلَّمَ اللَّهُ تَعَالٰی -

بَعْدَ سَلَامٍ وَ دَعَاكَ بِهٖتَرِیْنِ عَاسِیْ - مَعْلُومِ كَرِیْمِ كَمْ تَحَارِیْ

وَ اَدَا حَضَرَتْ غَلَامُ مُحَمَّدٌ صَاحِبُ مَرْحُومِ شَافِعِی الْمَذْهَبِ مَشَاهِرِ قَوْمِ -

خَوْشِ حَالٍ - فَارِغِ الْبَالِ نَهَايَتِ سِرِّ بَرَّآ وَ رُوْهُ قَبِیْلَهُ پُرُورِ - مَرْفَعِ الْحَالِ تَحْه

نہایت سیر چشمی سے امیرانہ عمر گذارنی۔ اور ہر طرح کے عمدہ انتظام سے
 تہرانہ زندگی بسر کی۔ باوصف کثرت تعلقات دنیا کے لالچی اور خیراتی
 کاموں میں بید رہنے پر وہ یہ خرچ کیا۔ جو مثل روز روشن نمایاں آشکار ہے
 چنانچہ گلشن آباد مضاف میسور میں اپنی بنائی ہوئی مسجد دینداری کا مشہور
 و معروف نمونہ اب تک آپکا موجود ہے۔ دنیا میں ہزار ہا روپیہ خیرات متبر
 عین صرف کر کے زاو آخرت اپنے ہمراہ لی گئے۔ ملک التجار تھے۔ آپکی
 تجارت میں بڑا فروغ رہا۔ سلیم۔ کوثریال۔ ارکاٹ۔ تریچاپلی۔ کڑیا۔
 کرنول وغیرہ میں جا بجا آپکی کوٹھیاں تھیں۔ صد ہا نوکر محمد نگر۔ علی آباد۔
 بی بی نگر۔ کریم پٹھیہ وغیرہ متعدد مقاطعہ جات۔ وباغات۔ مکان عالی شان
 گھر میں گھوڑے۔ ہاتھی سب کچھ قادرِ قدیر نے دیا تھا۔ کتر مقدمات
 عدالت سرکاری میں جاتے ہونگے۔ اکثر نزاعات باہمی کو آپس میں تصفیہ

فرما دیا کرتے۔ آپ مصلح۔ و ہمدرد قوم تھے۔ راجہ میسور نے ہر چند
 آپ کو قبولِ ملازمت پختہ شدی پر اصرار بشمار کیا لیکن آپ نے اسکو اپنی
 کسرِ شان خیال فرمایا۔ اور ہرگز قبول نہ کیا۔ راجہ صاحب نے باستماع
 خوش حالی باظہارِ مسرت خلعت ووشالہ عنایت و رخصت کیا۔ جو
 کلان تر عہدہ دار مقرر پاتا۔ اولاً آپ سے ملتا بعدہ جائزہ خدمت لیتا۔
 مثل پیر عبد الرحمن صاحب نقیب الاشراف بغداد کے آپکی بھی سرکار
 دربار میں کافی قدر و منزلت تھی۔ اسلئے کہ راجہ والی ریاست کو اس کے
 باپ نے تمھارے پڑداد محمد علی صاحب مغفور نایطی سے ارادہ
 قبضی کر دیا تھا تمھارے جدِ اعلیٰ محمد علی صاحب کو ٹیپو سلطان کی حکومت
 میں میر البحر کوڑیال ملک ملیبار کی حکومت تفویض تھی۔ آپ کو سلطان شہید
 مخصوص تعلقات تھے چنانچہ حضرت ممدوح نے بعد شہادتِ سلطان

و تاریخِ قلعہ سریرنگ پٹن۔ بہ تبدیلِ لباس فقیرانہ گذران اختیار کیا۔ اور بعد
 تسلط کے ہر چہ انگریزوں نے چاہا کہ مثل اعزاءِ سلطانی ایک ہزار روپیہ
 تسلماً بعد نسل آپ کے نام جاری کر کے شریکِ دربارِ انگریزی کریں۔ مگر آپ نے
 قطعی انکار کیا۔ آپ نہایت متقی تھے۔ اسکی تفصیل سبط و تطویل چاہی ہے۔
 اس مختصر میں گنجائش نہیں۔ اسکا داخلہ تواریخ میں موجود ہے۔ ع
 و گردانی ذکر شاہی خوب نیست + اِنَّا كَرَّمَكُم بِعَدَلِ اللَّهِ اَنقَالَهُ
 ہمنے یہ مانا کہ جب گلشن میں فصلِ حرا پڑے بے محل ہی چمنیہا و ان عہدِ گل کی داستان
 کو یقین ہے رفتہ رفتہ یاد ایا سلم پڑا دل سے چھوڑی گی مٹا کر گردشِ دوزخ
 میں یہ باتیں بھول جانے کی فکر کیونکر کوئی پڑ بھول جارات کا سب صبح ہوتے ہی سنا
 بزم کو برہم ہوت نہیں گذری بہت پڑ اٹھ رہا ہوں گل سے شمعِ بزم کے ابتک حوا
 بعد انتقالِ حضرت والدِ مرحوم و مغفور صغیر سنی میں گردشِ زمانے نے کشان کشان

راقم آثم کو بلدہ حیدرآباد دکن تک پہنچایا۔

دو چیز آدمی راکشہ زور زور پہ کیکی آب و دانہ دیگر خاک گور

اور سرکار عالی کی ملازمت کا طوق اوائل عمر گردن میں ڈلوایا۔ اگرچہ اسکا

آغاز نیک نفس خداترس حکام کی ماتحتی میں ہوا تھا۔ بموجب محنت بتدریج

ترقی پانگیا۔ بعض عہدہ داران جلیل المناصب کے اصرار بے شمار پر

نمایش گاہ لندن میں اپنا دست کاری قطعہ حسین بہت باریک صنعت

اطلس پھریری دوخت حروف جلی انگریزی کی ایسی کی تھی کہ نوشتہ خود

میں تیز محال تھی۔ سرکار عالی کے ہی ذریعہ سے بھجوا یا۔ وہ وہاں نہایت

پسند ہوا حالانکہ انگریزی کا ایک حرف نہیں جانتا تھا۔ اس کے صلہ صنعت

میں سرکار عظمت مدار کے جانب سے میڈل و سرٹیفکیٹ بواسطہ صاحب ^{نٹ} زید

و بذریعہ معتمدی عدالت کو توالی امور عامہ نشان مورخہ ۲۴ مارچ ۱۲۹۹ء

فقیر کو وصول ہوا۔ چونکہ میڈل پرایڈ ورڈ ہفتم کی۔ اور ٹنکٹ
 پر اکثر رؤسا و اہل دول کے تصاویر تھے۔ فقیر تصاویر
 رکھنا پسند نہیں کرتا تھا مسترد کر دینا چاہا۔ بعض احباب
 خلاف مصلحت جانکر مانع ہوئے۔

ملک آتے نہیں جس گھر میں موت ہو تو صد حسرت و
 کہ خود ہم قصر دل میں غیر کی تصویر رکھتے ہیں و
 سرکار عالی نے بذریعہ مراسلہ نشان (۱۶۳) مورخہ ۱۳ فروردی ۱۲۹۹
 فقیر کے لئے بطور خاص خدمت مہتممی ٹیپ کی ترقی منظور فرمائی
 چونکہ فقیر کے ذمہ کنیت مجلس مددگاری معتمدی کے خدمات تفویض تھے
 سلطان الاسلام و المسلمین عبد الحمید خان عثمانی فرمان روا کے
 ممالک روم و شام کے نزدیک سے بھی تمغہ و سپاس نامہ

بصلہ اعانہ حجاز حمیدیہ ریلوے وصول ہوا۔ جبکہ اسلئے سحری
 بین سفر عراق درپیش ہوا۔ غازی مصطفیٰ نوری پادشاہ
 عزیز قریب سلطان والی بصرہ یعنی بادشاہ نے جنھوں نے
 یونان کو فتح کیا تھا۔ باستماع کیفیت نامہ مذکورہ تسلیم
 خم و دست ادب بہم کر کے اپنی خاص سواری بھجوائی نہایت
 تعظیم و تکریم و سجد اخلاق سے ملاقات کی۔ اور بعد گفت و
 شنید کے فقیر کو سلطانی مہمان بنانے پر اصرار کیا۔ چونکہ حکم فقیر
 سے فخر تھا۔ بعد رہبر کابی پیر جوان سید السادات ولی عہد
 سرور کائنات خلاصہ موجودات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انکار کیا گیا
 جبکہ اُس نے باز دید کا ارادہ ظاہر کیا۔ بوجہ عالم مسافت بے سرمائی
 معافی چاہی گئی۔ حتیٰ کہ ہمارے قیام بصرہ تک سعید افندی کو توال ولایت

بصرہ سربراہی و خبر گیری کے لئے متعین کر دئے گئے تھے۔ باوجود
 ممانعت و عدم ضرورت شبانہ روز حاضر رہتے تھے۔ بوقت روانگی
 والی بغداد کے نام ایک رقعہ لکھ کر حوالہ کیا۔ بوجہ عدم ضرورت ایصال
 نہیں کیا گیا۔ پیر سید عبدالرحمن صاحب افندی جیلانی نقیب الاشراف
 و سجادہ درگاہ سلطان الاولیاء سے فقیر کو شرفِ ملازمت حاصل ہوا
 آپ بڑے پیر کی اولاد میں ہیں۔ نہایت ذی علم بامروت خلیق خوشحال
 ہیں۔ آپکا دسترخوان وسیع ہے۔ آپ قیام بغداد تک پیر و مرشد کو
 مع ہمراہین شام کے خاصہ میں مدعو کرتے تھے۔ کھاتے وقت علمی
 مذاکرے اور ادبی گفتگو پیر و مرشد سے ہوتی۔ آپ کے کثرتِ معلومات سے
 نہایت خوش ہو کر فرماتے کہ آپ جیسے علما حیدر آباد میں اور بھی ہیں
 پیر و مرشد نہایت فروتنی سے جواب دیتے کہ میں ایک معمولی درجہ کا

طالب العلم ہوں۔ حیدرآباد عالمون کا معدن ہے وغیرہ کافی تشریف
 میں جبکہ پیرو مرشد کا وعظ ہوتا آپ چھپکر اکثر تشریف لاتے۔ مبادا
 منبر سے پیرو مرشد اور تریخانین۔ اور نہایت شوق سے سماعت فرماتے
 سلطان کے نزدیک آپ کی نہایت وقعت ہے جو والی بغداد میں
 مقرر ہوتا ہے۔ آپ کا فرمان بردار رہتا ہے۔ آپ کے صاحبزادگان
 بلند اقبال مولانا سید پیر محمد صاحب افندی جیلانی۔ و مولانا سید پیر محمد
 صاحب جیلانی افندی سے بھی فقیر کو شرف ملازمت حاصل ہے۔
 آپ ہر دو اَلْوَلَدِ مَعْرُومِ لَایْمِیْد کے مصداق ہیں۔ جب آپ سے ملاقات
 کا اتفاق ہوتا۔ چای و قہوہ سرفراز فرماتے۔ مولانا و بالفضل اولاد
 پیر سید ابراہیم صاحب افندی الجیلانی سے بھی فقیر کو ملاقات کا اعزاز
 حاصل ہے۔ آپ حضرت پیر سید مصطفیٰ صاحب قدس سرہ کے یادگار

و فرزند ارجمند ہیں۔ آپ خلقِ مجسم رحمِ دل نہایت متین سیرِ حشیم ہیں
 علومِ عربی و فارسی و ترکی و پشتو کے علاوہ اردو میں بھی دستِ گاہِ کافی
 رکھتے ہیں۔ آپ بڑے مہمان نواز ہیں۔ متعدد مرتبہ پیر و مرشد کی مع
 خدام و دعوتین کیں۔ قطعِ نظر اس کے بطورِ خاص فقیر کی دعوت پر تکلف
 فرمائی۔ انواع و اقسام کی نعمتوں کے علاوہ میوہ جات مثل غواکھبستی
 بکثرت دسترخوان پر موجود تھے۔ کشادہ پیشانی سے بھرپور زرخیر
 فقیر کو سرنگون کیا۔ اور ایک جوڑی کھڑاؤن کی بیش قیمت صدق کے
 کام سے مرصع۔ عبد الحمید خان خلد اللہ تکہ سلطانِ اسلام بول کی والدہ
 ماجدہ نے آپ کے محل میں بطورِ نذرانہ گزاری تھی۔ بطورِ تحفہ فقیر کو باصراً
 بشمارِ عنایت فرمائی۔ اکثر شائقینِ پیر و سنگیہ در ماندگان کے اولاد کے
 عطیہ کو تبرکاً بہ مناسبت تمام آتے اور دیکھ جاتے ہیں۔ غرض قائم مقام

نجف نے بھی بہت آؤ بھگت کی۔ افسر پولیس کو کر بلائے معلیٰ تک
 ہمراہ کر دیا۔ مدیر مجروح۔ یہہ ترکی لفظ ہے۔ بمعنی کشن کر وڑ گیری۔
 وقرنطینہ میں ڈاکٹر ادرجو جو افسر ترک۔ نامہ سلطانی کو دیکھتا مثل خاتم
 سلیمانی اسکی عظمت سے سرنگون ہو جاتا اس میں شک نہیں کہ ترکوں کو
 سلطان سے خاص محبت و البتہ ہے مثل پروانہ فدا میں شکر خالق المنان
 از پیر تا جوان پردیس میں بھی قدر و منزلت فقیر کافی ہوتی رہی۔ ہر خدیکہ
 بہت ملکوں کا گشت کیا بغداد کی حبیبی عمدہ آب و ہوا۔ و ارزانی کسین
 کی نہیں پائی۔ فقیر کے ایک مغز دوست با خدا کرم فرما۔ مدار المہام ^{حال} صبا
 حید آباد کی اکثر اوقات تعریف و توصیف کیا کرتے تھے۔ چونکہ بالطبع
 انسان جریص جاہ ہوتا ہے۔ سنتے سنتے ایک روز بعد اطلاق کے
 فقیر بھی گیا۔ خاص طور پر ملاقات ہوئی نہایت اخلاق سے ملے

خدا تعالیٰ انھیں نیک توفیق دے۔ عبرت کی آنکھیں کھلیں۔ پوچھتے
 رخصت فقیر کو دوبارہ آئیے۔ لئے کہا۔ فقیر نے استخارہ سے پیری
 جواب دیا کہ معاف فرمائیے خدا تعالیٰ پھر نہ لائے۔ یہاں خیر طافا
 ہے وغیرہ فلک ع گردن بنے طلع بلند ہو۔
 این سعادت بزورِ بازو نیست۔ نہ تانت تحتِ خدا سے پوشیدہ
 شاید دیوان کو اس دیوانہ پر جس کے جواب سے تعجب گذرا۔ خیر یہاں
 افسر بالا دست کو جنکی ماستی میں فقیر کا گزار کھانا گوارا نہ رہی۔
 درپے بجھکنی ہوئے۔ خلاف قاعدہ فیضانِ علم کیا بنتا کہ
 و معتمدی عدالت کو تو الی و امور عامہ۔ فقیر پور ڈھیں ہائے سکس
 طرح طرح پر مجبور کیا گیا ع مبارک ہے وہ سید جو کشتہ سے پاک ہے
 بعد تشخیص وہاں سے جواب آیا کہ انکے توئی لپٹے ہیں۔ لوگوں کی

کی قابلیت انہیں موجود ہے۔ اور محکمہ سرکار سے بھی بدفعات جوابات
 ملتے گئے کہ صداقت مدخلہ کافی ہے بیوجہ خزانہ شاہی پر وظیفہ کا
 بار نہ ڈالا جائے وغیرہ۔ اس پر سکوت کر کے اپنے ہمنگ کو جانیکے لئے
 استفدنا قابل برداشت سختیان کین۔ اور وہ وہ مصیبتیں جھیلنی پڑیں کہ
 الامان ۵ آنکہ شیران کندروبہ مزاج ڈ احتیاج است احتیاج
 جبکہ بے لطفی و ذرا فروں سے قی علی ع حق خدمت جو نہ سمجھا اسکی خدمت ہے
 اکثر ضروریات کو نظر انداز کیا۔ اور تھوڑے پردل کو رضامند و بہر
 مدت ملازمت و حصول نصف وظیفہ حسن خدمت بہ تقاضا و نفس
 و گران باری سے سبکدوشی حاصل کر لی۔ صدہا کی خوشامد و سہارا ہا افکارا
 سے نجات ملی۔ الخیر فیما وقع۔ اور اب بفضلہ تعالیٰ شاء بلا خوشا
 احدے نہایت اطمینان و آزادی سے بقیہ زندگی بسر کرتا ہوں طلوع آفتاب

کے ساتھ ہی ایک روپیہ اور غروب آفتاب کے ساتھ ہی ایک پوہ
 بے منت مخلوق خالق دیتا ہے **يَحْسِبُنَا اللَّهُ وَنَعْمَ الْوَكِيلُ**
وَكَفَى بِاللَّهِ وَكِيلًا۔ دعا ہے کہ خدایتعالیٰ ریاست کو آباد و مکرر
 تقویٰ عطا کرے۔ جیسی گذری اچھی گذری۔ ع اے وقت تو خوش وقت
 خوش کردی تو دنیا کے ہر قسم کے نرم و سخت و عیش و تکلیف کا مشا
 ختم ہو گیا۔ آخر ہے عمر دستاورد دل بھی سیر ہے و پیمانہ بھر گیا،
 جھلکنے کی دیر ہے؛ بقول شغفہ ہما دوسری منزل در پیش ہے۔
 تھین ہے چلنی عدم کی منزل کہ جسمیں کھٹکا قدم قدم ہے؛
 نسیم جاگو کمر کو باندھو اٹھو بستر کہ رات کم ہے؛
اَبْلَغُوا۔ وَالْبَاقِيَاتُ الصَّالِحَاتُ خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَخَيْرًا
 یہ التجا ہے کہ خداوند عالم نیکو عمل نیک کی توفیق رفیق عطا فرما اور تم اسکے

احکام کے پابند و عامل رہو۔ اور تو اسی سے مجتنب و محترز۔ اور اللہ تعالیٰ
 طرفین کا غائبہ بخیر کرے تو نصیم مقیم اور زبان کی کجائی کا ذریعہ نہ ہو
 وَرَبِّ فِرْقَيْنِ فِي الْجَنَّةِ وَفِرْقَيْنِ فِي السَّعِيرِ یعنی جیسی کہنی ویسی بحرانی
 ایک فریق جنت میں۔ اور دوسرا دوزخ میں۔ پس تم خوب غور سے
 سمجھو کہ ہر موشیار آدمی بموجب آیہ کریمہ۔ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً
 وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ اپنے خدا برحق و قادرِ مطلق
 سے اِخْنین و باتون کا خواہان و جویان رہتا ہے کہ (۱) دنیا میں باغرت
 و تندرست رہوں اور سب ضرورتیں بروقت پوری ہوتی رہیں
 (۲) آخرت کی نعمتوں سے استفادہ ہو۔ اور عذاب الہی سے
 محفوظ رہوں۔ اِخْنین مقاصد کے پورا کرنے کے لئے دنیا بھر کی
 تکالیف اور ہر قسم کی آفتوں کو اپنے سر پہ جھیلتا ہے مگر ظاہر ہے کہ

کسی کام میں کامیاب ہو جانا بندہ کا اختیار ہی فعل نہیں ہے البتہ بندہ کا کام
 بندگی اور تابعداری کا ہے اور نہ آپاک سے التجا کرنا امید ہے کہ جزا
 نیکی کی نیکی ملیگی۔ عیش کرو جتنا جی چاہے۔ مگر مریض ضرور ہے۔ پیار کرو
 جسکو چاہو۔ مگر اُسکو چھوڑنا ضرور ہے کام جیسا چاہو کرو جیسا کرو گے
 ویسا ہی بد لایا دے گا۔ **۵** گندم از گندم بر وید جوز جو
 از مکافاتِ عمل غافل مشو، مَنْ اَمِنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَهُ جَزَاءُ الْحَسَنَى
 یعنی جو شخص اپنے خدا پر ایمان لایا اور نیک عمل کیا اسکو نیک بدلہ ملے گا۔
 اول مرسلان مرد۔ و عورت کو چاہئے کہ اپنا ایمان اور عقیدہ خدا کے
 ساتھ درست کرے۔ اور خدا سے ڈرتا رہے۔ اور نیک کاموں کو
 بجالا دے۔ اور منہیات سے بچے۔ تو وہ دنیا میں بھی بار آورے گا۔
 اور آخرت میں بھی شاد۔ و شادمان ہو گا۔ وَ رِزْقُ الْخَيْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةُ لِكُلِّ

جس طرح کہ خداوند کریم فرماتا ہے کہ فَاَمَّا مَن ظَنَّىٰ وَآثَرَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا
 فَاِنَّ الْحَجِيْمَ هِيَ الْمَاوِىٰ وَآمَّا مَن خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَفْسًا
 عَنِ الْهَوٰى فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاوِىٰ يعنى جس شخص نے سرکشی کی۔
 اور اوسنے صرف دنیا ہی کو اختیار کر لیا۔ اوسکا ٹھکانا جہنم ہی ہے
 اور جو شخص خدا سے ڈرا۔ اور اوسنے اپنے نفس کو ہوا و ہوس سے
 روکا۔ اوسکا ٹھکانا جنت ہی ہے۔ اور جو جو نعمتیں خدا تعالیٰ نے
 عنایت فرمائی ہیں اوسکا شکریہ ادا کرتے رہنا چاہئے جیسا کہ دولت
 تندرستی و صحت ہے یا ایمان جس سے ہم کو خدا تعالیٰ نے سرفراز فرمایا،
 اور بھوئے اُولٰٓئِكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ مَثَلٌ جَو پاپیوں کے
 یا اوس سے بھی بدتر ہوں نہیں پیدا کیا۔

لے خدا قربان احسانت شوم این چہ احسانت قربانت شوم

پس جو شخص خدا تعالیٰ کے احسانات کو پہچانیگا اور اس کا شکر ادا کرے گا
 شکر کی جہاں پر نعمت ہے۔ پس خدا تعالیٰ کی مہربانی اور زیادہ ہوگی
 جیسا کہ ارشاد فرماتا ہے۔ لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ۔ یعنی تم میرا
 شکر کرو گے تو میں تم کو اور نعمتیں عطا کروں گا۔ وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ إِنَّ عَذَابِي
 لَشَدِيدٌ۔ اور اگر تم کفرانِ نعمت کرو گے تو میرا عذاب سخت ہے
 ع شکرِ نعمت ہے تو جو چندان کہ نعمت ہا تو۔ جل جلالہ۔ ۵
 ہزار بار بشویم دہان بے عطوہ گلاب پندہ جنوز شکر تو کر دین کمال ہے اوست
 جب بندہ خدا تعالیٰ کے نعمتوں کو پہچانیگا اور اس کا شکر ادا کرے گا تو
 رفتہ رفتہ درجاتِ عالیات کا مستحق ہوگا۔ اور مرتبہ رضا و تسلیم
 پہنچے گا۔ اور اس کا بندہ خاص و عاقل صفا قرار پائیگا۔ مَنْ كَانَ
 لِلَّهِ كَانَ لِلَّهِ۔ پس اس بندہ کی غرض صرف مقصودِ روحی یعنی

رضا جوئی مالکِ حقیقی باقی رہ جاتی ہے۔ جو کوئی اس کے پورا کرے نہیں جمع
 ہو گیا اویس کا بیڑا پار ہے۔ پس نکلو چاہئے کہ دل ایمان کی دستی کرو
 جیسا کہ حدیث شریف میں وارد ہے کہ لَا يَكُونُ الْعَبْدُ مُؤْمِنًا
 حَتَّىٰ أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ وَالِدِهِ وَوَلَدِهِ وَمَالِهِ۔ یعنی کوئی
 شخص جب تک مومن نہیں ہوتا کہ سب گھربار۔ بال بچوں سے زیادہ
 اس کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی محبت نہ ہو اور وہ
 جب پورا مومن ہو گیا تو ضرور اس کو خدا تعالیٰ کی محبت بھی ہوگی
 اور خدا کے ملنے کا راستہ تلاش کریگا۔ اور خدا تعالیٰ کے ملنے کا
 راستہ شرع شریف کی پیروی پر منحصر ہے۔ جیسا کہ فرماتا ہے۔ قُلْ
 إِن كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ۔ یعنی کہہ دو نبی
 اگر تم اللہ تعالیٰ کو دوست رکھتے ہو تو تم میری پیروی کرو کہ خدا تعالیٰ

تمہیں محبوب رکھیگا۔ پس تم اس کے فضل و کرم سے ہرگز نا امید نہ ہونا
 اور اس کے غضب سے بے خوف نہ بننا۔ جو شخص خدا تعالیٰ سے
 ڈرتا ہے سب لوگ اس سے ڈرتے ہیں۔ جو کوئی خالق سے
 نہیں ڈرتا اس کو مخلوق سے ڈرنا پڑتا ہے۔ ۵
 چون از گوشتی ہمہ چیز از تو گوشت ؛ چون بگوشتی ہمہ چیز تو گوشت ۵
 ہر کہ ترسید از حق و تقویٰ گزید ؛ ترسہ از وہ جن و انس ہر کہ دید
 تو ہم گردن از حکم داد و پیچ ؛ کہ گردن نہ پیچد ز حکم تو پیچ
 از خدا ترس باد شاہی کن ؛ از خدا ترس ہر چہ خواہی کن
 کلام الہی تعالیٰ شانہ کے احکام پر جہاں تک غور کیا گیا ہے
 سب سے زیادہ انہیں چار امور پر تاکید اکیڈ ظاہر ہوئی کہ اللہ تعالیٰ
 کو ہمیشہ یاد کرو اور اس سے ڈرو۔ اس کا شریک نہ ٹھیراؤ۔

نماز پڑھو۔ پس ان امور کی تعمیل کا تکمیل کے ساتھ تم بھی زیادہ تر
 خیال رکھو۔ اعمال کے مقبول ہونیکا معیار یہی ہے کہ جو باتیں شرعی
 مخلوق کو مرغوب ہیں وہی خالق لاشریک لہ کو پسند ہیں۔ خلوص کو
 اپنا ہر بنانا۔ اور پاسِ انفس کے عامل رہنا۔ ذکر عینی سے غافل نہ ہونا
 غافلِ احتیاط نفس کی نفسِ شائیدہ نہیں نفسِ افسین بود
 خالق کے ادا امر کی تعظیم۔ مخلوق پر شفقت کرنا۔ یہ بڑا اگر عبادت
 کا۔ ہے کم از کم حاکم حقیقی سے اتنا تو ڈرو جس طرح حاکم مجازی کے
 روبرو جاتے وقت لباسِ خوش اور حالتِ درست۔ ہوشِ سنجھا
 ہمہ تن گوش ہو کر ہاتھ جوڑتے ہوئے۔ نرم الفاظ و ہست آواز
 میں بات کرتے ہو۔ پکار کر بات کرنا بے وقت جانا خلافِ ادب
 جانتے ہو۔ دیکھو۔ سوچو۔ سمجھو۔ بخوبی یاد رکھو۔ کہ جس حاکم کی حکومت

نایمی مبلے زوال ہے۔ اور جسکے حکم کا مرافعہ ہے۔ نہ نگرانی۔ نہ نظارتی
 اور جو جرم وہ قرار دیتا ہے۔ نہ وہ قابل ضمانت ہے۔ نہ لائق راضینا
 پس ایسے حاکم مقتدر سے ہمیشہ ڈرتے رہو۔ اوسکے وارنٹ کی فوری
 تعمیل ہو جاتی ہے۔ اوسکی مزاحمت کرنیکا کسی کے دل میں خطرہ تک
 نہیں آسکتا۔ اوسکا انصاف حقیقی انصاف ہے۔ ذرہ برابر ظلم کا شائبہ
 نہیں۔ لیکن اگر خوف ہے تو اپنے ہی اعمال۔ اور اپنے ہی جرائم کا
 تاہم وہ رحیم و کریم و غریب نواز بھی ایسا ہے کہ ذری سی عاجزی۔ و معتد
 عمر بھر کے لگاتار قصورات معاف فرما دیتا ہے۔ اگر وہ اپنے ترجم
 اور فضل سے کام نہ لے۔ اور انصافاً ہماری بے اعمالی کے لحاظ سے
 ہکو سزا دے تو۔ بے شبہ ہم جس و ام۔ عبور دریا شور۔ یا پھانسی کے
 سزاوار ہیں ہاں اگر وہ جان بخشی فرماے۔ اور بلا مواخذہ ملزم کی

رہائی کا حکم دے تو بیرایا ہے۔ پس ہم پر واجب ہے کہ ہمیشہ اپنے
قصورات پر نادم اور اس کے فضل و کرم کے خواہان۔ و جو این

لے خدا از فضل تو حاجت واد با تو یاد میچس نبود روا

غیب سے یہ نہ دہوتی ہے۔ لَا تَقْشَطُونَ حِمَّةَ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ

يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ ۝

باز آ باز آ ہر نیچستی باز آ ؟ گر کافر و گسروست پرستی باز آ

این در گہہ مادر گہہ نو مید نیست ؟ صدار اگر تو بہ شکستی باز آ

آو کے خالق ہونکی۔ آسمان۔ وزمین۔ جھاڑ۔ پہاڑ۔ دریا۔ و تار

ذرہ ذرہ بالاتفاق۔ پکار پکار کر شہادت دگوا ہی دے میں

کہ اوس قادر مطلق کے سوا کوئی ہمارا مالک و ربانے و قائم رکھنے والا

نہیں ہو سکتا۔ خدا تعالیٰ کے صفات کے اس طرح قابل رہنا کہ او

صفات کاملہ سے ہمیں برنامہ سماعت و بصارت وغیرہ عطا ہوئیں تمہارے قوتوں
 سے قوت بصارت کی یہ کیفیت ہے کہ پلک اٹھاتے ہی تمام فضا حتیٰ آسمان کی
 سیر کر لیتے ہو آیا وہ بصیرتی حیوانی کو اس کے سوراخ اور ریت کو قعر دریا میں نہیں
 دیکھ سکتا لَاتَدْرِكُ الْاَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ وَهُوَ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ
 جبکہ تم از رو قیافہ ہر شخص کی اندرونی پہلی بری حالت کو تیز کر لے سکتے ہو تو
 کیا اوس قدیر و قیوم کا عالم ایسا وسیع نہیں ہو سکتا کہ تمہارے دلوں کی بات
 جان سکے وَاللّٰهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا فِي قُلُوبِكُمْ
 جملہ ذرات زمین و آسمان و شکر حق اند گاہ امتحان و از دہان لقمہ نشہ سو گئے طوطے
 تا نگوید لقمہ راقی کا دھلو و وہی پاک ذات مجیہ ممیت سے مردہ کو زندہ کو مرد
 تعجب خیر و حیرت انگیز امر نہیں ہے مارنے جلانے کی کنجی اس کی قدرت کے باہر نہیں
 يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَمُخْرِجُ الْمَيِّتِ مِنَ الْحَيِّ ذَلِكُمُ اللّٰهُ فَآلِی تَوْفِقُونَ

اگر تم صوفیہ کے اشغال کے پابند ہو گے تو جب بعض صفات الہی سے باخبر ہو گے
یہاں تک کہ جو چیز تمہارے نظروں سے غائب ہے اگر خدا چاہے تو وہ بھی دیکھ لو گے
اسی پر دوسرے صفات کو قیاس کرو مثلاً غنہ از خود اسے بعض اصطلاحات تمہارے
علم و عمل کیلئے قیاس کرنا ہوں (۱) ہوش در دم ہر ہر دم کے محاسب کا نام ہے (۲) نظر بر قدم
اپنے چلنے کے وقت اپنے قدم کے سوا کسی چیز پر نظر نہ لے اور بیٹھنے کی حالت میں اپنے
رو برو دیکھئے کیونکہ نقوش مختلفہ کا دیکھنا سالک کی حالت کو بگاڑ دیتا ہے لوگوں کی
باتیں سنا بھی اسی میں داخل ہے (۳) سفر در وطن سالک کا صفات بشریہ خالصہ سے صفات
ملکیہ فاضلہ کے طرف نقل کرنا ہے (۴) خلوت در انجمن یعنی دل سے خدا کی طرف متوجہ رہنا
ملکہ ہمہ پہنچانا (۵) یاد کرو دفع غفلت کا نام ہے ذکر زبانی ہو یا قلبی (۶) نگاہ ہدایت
جب دل ڈاکر ہووے تو خطرات اغیار سے دل کو نگاہ رکھے وغیرہ۔
قیامت کا اس طرح قائل رہنا کہ جس طرح ساری روزین بغیر مخمریزی کے بارش پڑتے ہیں نیز شاد

ہو جاتا ہے۔ کیا اس قدیر و قیوم کے نزدیک جو تکوا ابتدا میں صرف
 ایک جلم کُن سے۔ کتم عدم سے۔ حیز وجود میں لایا ہے۔ ایک آواز
 صورت میں مگدو بارہ قبور سے اٹھانا۔ اور حشر و نشر کرنا کچھ دشوار
 گزار امر ہے۔ یا تمھارے اعمال کا خاکہ تمھارے سامنے کر دینا
 تمھارے اعضاء سے۔ تمپر گواہی دلانا کوئی بڑی بات ہی نہ کہ نہین
 اوست سلطان برجہ خواہ آن کند اور عالمے راوردے ویران کند
 بازار احکام جبروتی خوش و جلہ را موجود و یک سان میکند
 مِنْهَا خَلَقْنَاكُمْ وَفِيهَا نُعِيدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً أُخْرَىٰ
 ایک یہودی حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔
 اور عرض کیا۔ کہ بعث۔ و نشر۔ و ظہور حشر۔ قابل اعتبار نہیں۔ نہ
 عقلمندوں کے نزدیک تصدیق اور اسکی بایہ ثبوت کو بھونچتی۔

محض امر خیالی ہے۔ پس دنیا۔ جا عیش۔ و عشرت۔ و خوشی کا مقام ہے
 کھاؤ۔ پیو۔ فکر بے سود عقبی سے فارغ رہو۔ حضرت نے فرمایا کہ
 میں راسخ الاعتقاد ہوں۔ کہ ظہور قیامت اور ذرہ ذرہ مواخذہ
 اعمال مروجہ بر و حساب صحیح و لازمی مرتبہ۔ میں خدا۔ و رسول خدا
 کے حکم پر عمل کرتا ہوں۔ و لولہ فرض محال۔ تیرے خیال موافق۔ قیامت
 کا کوئی اثر نہ ہو۔ تو اپنی چند روزہ ریاضت و محنت شاقہ کی فکر نہیں
 رکھتا ہوں۔ مغلطی و عاصی نہ ہو۔ اور اگر بخلاف تیرے خیال کے۔
 جس طرح قرآن و احادیث سے ثابت ہے۔ قیامت برپا ہوگی۔
 تو میں نے ضعف اعتقاد و انکار سے مخلصی پائی۔ اور تو مانو و ملحد ہو۔
 مجھے خیال امور دوائی عقبی کا ہے معاملہ دور و زہ دنیا کا اعتبار نہیں ہے
 افسوس ہے کہ اس وقت بھی بعضوں کا خیال ہے کہ مرنیکے بعد خدا

کس کو تو باقطرہ جا کر دریامین مل جاتا ہے وغیرہ وغیرہ پس ایسی گفتگو سننے سے بھی ہر سیر کو
 کہ جس سے صریح قرآن و حدیث کا بطلان ہو جاتا ہے۔ ایمان باقی نہیں رہتا مگر صریح جسمی
 علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس طرح قائل رہنا کہ جس طرح گناہ سات عینکین ایک پر ایک لگا کر
 آسمان پر نظر کرنے سے پار ہو جاتی ہے۔ اور آپ کا جسم مبارک۔ ہماری روح سے بھی
 لطیف تر تھا۔ ۵ صاحب عرش بلائے جسے فعلین سمیت پو کون کہتا ہے اور
 پاؤں سے فعلین و تار پو تقدیر کے اس طرح قائل رہنا کہ وہ ملائے سے کیسے نہیں ملتی
 ع تقدیر کے آگے تدبیر کی کچھ نہیں چلتی پو اور یقین جاننا کہ خود تعالیٰ نے تمہاری تقدیر
 لکھ دی وہ بلائے اٹھنا کہ آمین ش شبہ ملیگا اگرچہ پیام جہاں کے روکنے کی کوشش کرے۔ اور جو
 نہو سارا جہاں اسکے ملنے کیلئے زور لگاوے نہ ملیگا۔ غور کرو تمہاری نوکری کے معاملہ میں فقیر نے
 کیسی خوشامد کی نہ تم کیسے کمزور کیا التجا لیکن گھر بیٹھے بے منت مخلوق خلاف توقع مسبب
 کس آسانی سے نوکر کر دیا ۵ کار۔ ازراہ فکر کار باؤ فکر و اور کار باؤ ازراہ باؤ ۵ شربستہ

بہت خود نوشت کہ خوشنویس است و نخواہد نوشت و بخلاف را فقیر تمنے عجلت طبعی سے
 اپنے اضافہ ماہوار و ترقی کیلئے مجید کوششیں کیں۔ سب دنیا کی موس خوار لئے پھرتی ہے
 کون پھرتا ہے یہ مدار لئے پھرتی ہے، دل اگر قابو میں نہ ہو تو یہ دکھ کیوں نہ آئے میرے پھلو
 میں ہے دشمن جانی افسوس کہ اپنے اعلیٰ افسر سے بذریعہ جنگ بہادر تعارف کرایا۔ اور عائد
 منقرین کے سفارشی تعات ہم بھی بچاے۔ اے خواجہ اگرچہ مال دنیا طلبی تو رزق تو قدرت
 بجا طلبی، بیچ از تو خدا طاعت فردا طلبد، کامر و زار و زوری فردا طلبی، کچھ تھکا افسر اعلیٰ کی
 توجہ غام تھمارے حال پر بند دل رہی۔ تمھارے حقوق کو تسلیم کر بانی و تحریری مکتوبات و مرامت
 بھی کئے آخر توجہ اسکا معلوم۔ گز زمین آبا سمان و فری کو نہ دہنت زیادہ از زوری کو تہی ستار
 قسمت را چہ سود از ہر کامل، کہ خضر از آب حیوان نشنہ می آید سکند را۔ ظاہر ہے کہ دنیاوی تردد و
 پیروی میں کوئی حد و حصر باقی نہ رکھے۔ شرق سے غرب جنوب سے شمال و تحت سے فوق تک سلاسل و
 تہابیر کو بچھا تو طائر مقصود و نیچرست خواہندہ حقیقی کیونکر گزتا رہوگا۔ تا دہنیکہ اثرا را و تہ لہری

میں ہمارے ہر کوئی امر خواہ مخیر ہو یا کبیر فیکہ ہو چلو ہر گھر گھر ہر گھر کو جنبش و ہر سار کو آواز
 اونی ہو چن سے ہی بیش قرار ہوا ہر گھر کا ہر کمال لیاقت و عقلندی پر منحصر نہیں اگر روزی بیش
 بز فزود و زنا و ناننگ تر روزی ہو چو کہ لا تَحْرُکَ ذَرَّةً وَلَا يَأْذِنُ اللَّهُ تَعَالٰی - دنیا کو جو اسباب
 سے تعبیر کرتے ہیں یہاں سقید تر و دجا نہ ہی کہ - ہر توکل نہا نو سے اشتہر بہ بند مگر اسی میں نہ ہوں
 لوگ طول اہل کو تدبیر سمجھتے ہیں - اور تدبیر کو تقدیر پڑا لے میں کہ لکھ کر تو میرا دیوان میں کیا کچھ تدبیر
 افلاطون کو تقدیر پہل کیا نفع دیا نہیں سنا تو کہ سلطنت فرعون کے سر پر کیا لائی اور دولت
 فارون کے ساتھ کیا کیا اگرچہ دنیاوی امور بظاہر منحصر ہیں تدبیر پر - واصل تدبیر تقدیر - و تقدیر
 غالب ہے تدبیر پر - کیونکہ وہ علوی ہے اور یہ سفلی مثنوی بخیر دان تخم اہل کاشتند و آسمان ان کاشت
 چہ برداشتند و رخت اہل بند کہ ماجر ثنوی و آدمی باز مسافر ثنوی و اصل تدبیر یہ ہے کہ رضا
 حق تعالیٰ میں کو نش کرے تا برقع خجالت نہ پھنے شرط بندگی یہ ہے کہ اگرچہ وہ میں گرے تو اپنے گھر
 ملامت کرے اگرچہ وہ ملے شکر نعمت خدا بجا لا جبکہ حسب امثال انسان کسی مر کا ہوا دفع میں نہ تو

اسکو تاثر نہ ہو و محنت کا شادیہ اپنے حل کرنا چاہئے بلکہ نوازش و کرامت خالق پر اپنے نگاہ رکھے۔

الحاصل تدبیر کے ذریعہ سے تقدیر ظہور پذیر ہوتی ہے۔ اسی جیسی تقدیر ہوتی ہے ویسی ہی بیرونی جانی

پس میں یہ کو بھی ہاتھ سے نہیں لگا سکتا۔ اس میں غلطی نہ ہونا۔ پیش از وقت یا بیش از وقت نہ چاہنا۔ دعا غافل

کے اس سے شکر شکل امر سامع جانا ہے۔ اور یہی عاجزی بندگی بجا رکھنے کی علامت ہے۔ قسمت کیا ہے ایک کو تمام

بہ شخص کہ جس چیز کے قابل نظر آیا بلبل کو دیا نا مارہ تو یہ دانہ کو جلتا، غم بکھو دیا سب سے مشکل نظر آیا شہوی

بکارا و نشاید ہم بد کردہ بدی باہم نسبت بخود کردہ ہمہ نصیرت امر و ناگر نشیند انا ظالمنا۔

افعال شیطانی اور افضال رحمانی میں بخوبی تمیز رکھنا بھی ضروری ہے۔ نصحت کثرت بشنو و بہانہ بکثرت

کو بہرہ یافعی مشفق گوشت بیدار نہ رہے کی تحقیق میں گزند نہ پڑا کہ کسی عمر اس راہ میں چلی ہو سکتی ہو بغرض محال

منقح بھی ہے۔ تو اس سے کیا حاصل۔ اس لئے کہ محقق بننے کے بعد بھی مکمل کارنامہ ہو۔ اس نحو ورائی سے ادنیٰ

اور جو جانی شطاعت قرآن و پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام محرم و نامہ بجا رہے تحقیق کے پردہ میں اعتقاد کو

داؤن رکھنا اور عمر غریزہ کو برباد کر دینا عقلمندی نہیں ہے۔ سلف صالحین جو راہ بتلا گئے ہیں ان کی پیروی سے

شبانہ روز عمل صالح کئے جاوے کہ عمل صالح کا پورا پورا بدلہ یقیناً ملنے والا ہے
 جیسا کہ خدا تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ وَلَا تَظْلُمُونَ فِتْيَانَهُ دُوسری
 جگہ فقیراً ہے۔ یعنی تم کو تمہارے اعمال کا پورا پورا بدلہ ملیگا۔ اور تم ایک
 خراکے چھلکے یا پتے کی قیمت برابر کم نہ دے جاؤ گے۔ بخلاف
 اسکے اگر عمل کم ہو گے تو اپنا سر اپنے ہاتھوں سے پیٹو گے۔ اور قیامت کے
 روز کہو گے کہ تم کو لوٹ جانے دیجئے تاکہ اچھے کام کر آؤ۔ حکم ہو گا
 کہ سب احمق تو وہاں سے اہی چلا آتا ہے۔ اب تلافی یافتگی۔
 مہلت کہاں۔ حضرت نبلی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ دنیا کے کام
 اتنے کرو جب تک دنیا میں تمہارا قیام ہے۔ اور آخرت کا کام اتنا
 کرو کہ عینی آخرت کو بچا ہے۔ اور خدا کے واسطے اتنا کام کرو جتنی
 تم کو حاجت ہے۔ اور دوزخ کا کام اتنا کرو جب قدر عذاب کا تحمل کر سکو

لقمان حکیم سے منقول ہے کہ میں نے چار سو کتب سے پانچ امر منتخب کر لئے۔
 دو بھول جانیکے۔ تین یاد رکھنے کے۔ موت کو خدا کو۔ اور جس نے
 اپنے ساتھ احسان کیا ہو۔ اوسکو نہ بھولنا۔ تو نے کیسے ساتھ احسان
 کیا ہو اور کیسے تیرے ساتھ بدی کی ہو ان دونوں کو بھول جانا۔
 ایغیر فی فضل گو نہ بنا کہ اس میں قار جاتا ہے اور گنہ سر پر ہوتا ہے۔
 حدیث صحیح میں وارد ہے کہ مَنْ تَكَلَّمَ بِمَا لَا يَعْنِيهِ يَهْوَى إِلَى حِجْتُمْ
 سَبْعِينَ خَرِيفًا۔ یعنی جو شخص فضل اور غیر ضروری بکتابت ہے تو۔ وہ جہنم
 کے گڑھے میں ستر سال تک ہنسیا یا جائیگا۔ تا بعد ا مکان زبان بند رکھنا
 کہ فساد کی ہی جڑ ہے۔ سَلَامَةُ الْإِنْسَانِ فِي حَفْظِ اللِّسَانِ۔
 دوسنا تو ایک کہنا۔ کیونکہ دوکان و یک زبان عطا ہوئی ہے ع
 خموشی معنی دار کہ در گفتن نمی آید پڑ خموشی خود ایک حال ہے بلکہ

زبان اللہ کے ذکر سے اور دل اوسکے فکر میں مشغول رکھنا چاہئے۔ دل پیار۔ دست بکار
 رباعی کم گوئی جز مصلحت خویش گوئی و چیز کہ نپرسند تو پیش گوئی و گوش تو دو
 دادند و زبان تج کیے کیے نہ کہ دو لب تو دیکھے پیش گوئی و نہین یک لحظہ عالی
 شجہ سے بیرون درون میرا کہ دل میں یاد ہے تیری زبان پر نام ہے تیرا و
 ہر حال میں استقلال کو ہاتھ سے نہینا کہ دنیا کی کوئی اثری ایسی نہیں ہے جو
 بل نہ جائے۔ اور کوئی دشواری نہیں جو سہل ہو جا کہ ان مع العسر يسراً۔ وارث
 استقامت اپنا دل گزین و از درخت فصل بعدش خوشہ چین و خبر و ارتکا
 و مصائب کیسے سامنے نہ کرنا۔ بلکہ صبر شکر بجالانا۔ جیسا کہ قرآن پاک میں خدا تعالیٰ
 فرماتا ہے کہ۔ وَالَّذِينَ إِذَا أَصَابَهُمُ مُصِيبَةٌ قَالُوا إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ
 اُولَئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوَاتٌ مِنْ رَبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ وَاُولَئِكَ هُمُ الْمُتَّقُونَ یعنی جو
 لوگ کہ جب اونکو کوئی غم و مصیبت پھونکتی ہے وہ کہتے ہیں کہ ہم خدا کی ملک میں

اور انجام کار اویسی کی طرف واپس جائیگے۔ پس اویس پر خدا کی عنایت و رحمت ہے۔ اور یہی لوگ ہدایت کی راہ پانے والے ہیں۔

خالق سے گناہ کی مغفرت و بخشش کی امید ہے۔ مگر خالق کے گناہ سے

بچتے رہنا۔ کہ حق العباد کی پیش اور گرفت کا بڑا اندیشہ ہے۔

بلحاظ وقت اپنے دنیاوی حاکم کی بھی طاعت و مزاجداری کرنا۔ دنیا

یہی عین مصلحت۔ اور بمقابلہ لیاقت کا رآمد ہے۔ اوسکی سختی و بُرا

کہنے کو بُرا نہ ماننا۔ مگر حتی الامکان مایہ غرت ہاتھ سے نہ کھوٹنا

کیونکہ غرض ملازمت سے چار پیسے پیدا کرنا ہے۔ اور غرت ہی

کیلئے پیدا کئے جاتے ہیں۔ جائز ذریعہ سے جائز امور کے حاصل

کرنے کی کوشش کرنا۔ ناجائز ذریعہ سے کار براری میں انسان ذلیل ہوتا ہے

اور زک اوٹھاتا ہے۔ دنیاوی حوائج کیلئے ایسا کام کرو کہ جہین

دین کو کچھ بھی نقصان نہ پھونچے۔ ورنہ وہ فعل لغو محض ہے۔ دنیا کو مثل
 سایہ کے تصور کرو کہ پکڑنے جاؤ تو بھاگ جاتا ہے۔ خواب مرگ
 خواہ کہ قبرست بیدار سیت حشر و حشیم اگر بنایا بود ہر روز روز محشر
 نیک نیتی و ہوشیاری سے کار مفوضہ انجام و انصرام دیا کرو۔
 تو پاک باش برادرہ ار از کس پاک پوزند جائنہ پاک گارناج
 فصل خصوصیات کی خدمت۔ پیشہ و کالت سے گریزان جو مالک حرام
 و شبہات کا اندیشہ ہے بعض ملازمت صریح حرام۔ بعض قریب تر مسلم
 بعض حلال۔ بعض حلال سے قریب تر مین۔ اسکی تفصیل تفسیر کشف القلوب
 پارہ قد فلاح المومنون۔ مین واضح طور پر موجود ہے۔ مین آعانہ ظالمین
 فھو ظالم صحیح حدیث شریف ہے۔ جہاں تک ہو سکے آمینہ
 حلال۔ یا قریب تر حلال۔ کی ملازمت دھونڈو۔ جب تک حلال طیب

نوکری نہ ملے خود کو قصور دار تصور کرو۔ اور کھاتے وقت ہر انگلی سے
 چار چار آنسو بھیاؤ۔ اور خدا تعالیٰ سے طلب معاشِ حلال کی التجا کرو۔
 دیندار طلب مال میں دین کو برابر نہیں کرتا۔ دین کو دنیا کے عوض بیچ دینا
 اور بھیجنا کہ مال اولاد کا حاصل ہو نا اللہ تعالیٰ کے تقرب کی علامت ہے
 کافروں کا مقولہ ہے نفوز باللہ من ہذا لعقوا۔ دنیا گذشتنی گذشتنی
 بہر طور گذر جاتی ہے۔ چندیں غم ما بجزرت دنیا چسیت پھر گریہ
 کیسکہ جاوید بزیست و این بیک نفسی کہ در منت عاریت است و با عاریتی
 عاریتے باید بزیست و بچہ امکاں مرغی۔ یا مدعی علیہ کی حیثیت سے
 عدالت کی کرسی تک سجانا البتہ سچی گواہی دینے سے اپنی کسرِ شان سمجھنا
 کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے وَلَا تَكْتُمُوا شَهَادَاتِهِ وَمَنْ يَكْتُمُهَا فَإِنَّهُ أَمَّا قَلْبُهُ
 یسنی سچی گواہی مت چھپاؤ۔ اور جو شخص چھپاے گا وہ گناہ گار ہو گا۔

البتہ جھوٹی گواہی نہ دینا۔ اور جھوٹ نہ بولنا کہ دنیا میں جھوٹ بولنے والا
 رزق کم اور عزت کو نقصان پہنچتا ہے۔ اور آخرت کے عذاب
 میں مبتلا ہوتا ہے۔ ۱۔ دروغ اسے برا اور گورینہار پڑا کہ کاذب پڑ
 خوار و بے اعتبار پڑا۔ مروجہ آزاری ہرگز نہ کرنا کیسے دل کو نہ دکھانا
 ۲۔ بتبرہ آزادہ مظلومان کہ ہنگام دعا کروں پڑا جابت از در حق
 بہر استقبال می آید پڑ نیک آدمی کی زبان ہاتھ سے کیسے نچ نہیں
 پونچتا ہے رباعی خواہی کہ ترار تب ابرار رسد ہا پسند کہ کس را
 ز تو آزار رسد ہا از مرگ بیندیش و غم رزق محو پڑ کین ہر دو بوقت
 خوش ناچار رسد پڑ خیالات کا نیک کہنا ہی معرفت الہی ہے
 فقیری چسیت تصحیح خیال است۔ اور اعضا کی حفاظت و ریت
 اطاعت ہے۔ فرائض کا بروقت ادا کرنا تمیز فرض ہے۔

اگر ادا کرو گے تو جزا پاؤ گے۔ نکر و گے تو نمر اور خدا کی سخت نر

ہے مِنْ عَمَلٍ صَالِحٍ فَلِنَفْسِهِ وَمِنْ اَسَاءَ فَعَلَيْهَا۔ اور حقیقہ

موقع ملے نوافل بجالاؤ ورنہ بُرے افعال سے جوارح کو بچاؤ۔ اپنے

فائدہ پر دوسرے کے نقصان کو نظر انداز نہ کرو۔ ہمیشہ حسیم اور کار خیر

میں مصروف رہنا۔ مگر نہ اس قدر کہ خود محتاج اور فقیر ہو جاؤ۔ توبہ

دوسروں سے اتنا داور سوال کی بھونچے۔ کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے

وَلَا تَجْعَلْ بَيْنَكَ مَغْلُولَةً اِلَىٰ عُنُقِكَ وَلَا تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسِطِ فَتَقْعُدَ مَلُومًا مَّحْسُورًا

یعنی نہ اس قدر بخل اور کنجوسی کرو کہ گویا ہاتھ گلے کو باندھ لو۔

اور نہ اس قدر دست کشائی کہ ملامت اور حسرت زوہ ہو بیٹھو۔

سب سے پہلے اپنے اہل و عیال۔ خویش و اقارب۔ کا نان و نفقہ مقدم ہے

اس کے بعد دوسرے رشتہ دار۔ مستحق خیرات ہیں۔ اس کے بعد دوسرے

اے جانن جاناں میں۔ وے روح میں۔ ریحان میں۔ میرے بعد
 تم اپنے ماں اور بھنوں کے تا دم زندگی خبر گیران رہنا۔ بڑی بھنوں کا ادا
 چھوٹی بھنوں پر شفقت رکھنا۔ تم سب کے بالاتفاق بیہیت مجموعی
 رہنے میں میری خوشنودی متصور ہے۔ اگر وہ نکو اچھا نہ سمجھیں تو خیر مضائقہ
 نہیں۔ مگر تم اوں کے حقوق کو سمجھنا۔ کیونکہ اگر وہ خدا خواستہ اپنی
 التجا دوسرے کے پاس لجا دینگے تو تم خود اسکو گوارا نہ کر سکو گے۔
 دیکھو خبردار بھنوں کو نہایت ہی عزیز رکھنا کہ میں انکو تم سے کم نہیں
 جانتا ہوں۔ مکان مسکونہ تمھاری والدہ کے نام کا ہے۔ اسکی مت
 شک و رنجیت کرتے رہنا۔ کہ تمھارے بزرگوں کے نام کی بقا
 ہے۔ اویسکے اٹلاف اور بربادی کیلئے کسیکو دست اندازی کا
 حق نہیں۔ ورنہ بے گھر ہو جاو گے در بدر گمراہی کا مکان بکریاں ہوں گے

تیسری سنجیدہ و تکفیس میں دخل و معقولات نہ کرنا۔ کسی قسم کے رسوم ناجائز
 کا ارتکاب نہ ہو۔ تاہم پرچاؤ کی ضرورت ہے۔ نہ پھولوں کی
 چادر کی بلکہ آلِ بقول رضی اللہ عنہا مسند نشین رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم۔
 حضرت پیر و مرشد کو اختیارِ تامہ حاصل ہے انکی ہدایت پر عمل کرنا
 ہاتھ خالی اوس طرف جاتا ہوں میں اور تھی دستی سے شرماتا ہوں میں
 دستگیر و دستگیری کیجئے اور آبرو میری وہاں رکھ لیجئے
 پس جو لوگ میت کے ساتھ رہیں گے اوں کو حسبِ مدارج اخلاق سے
 رخصت کرنا۔ اور وقتِ موقع کھلانے پلانے سے بھی دریغ نہ کرنا
 عمدہ ترین لوگ لوگوں کے ساتھ کھانا کھلانا ہے میرے دوستوں
 کی تعظیم و تکریم اور اونکا ادب نیاز مند انہ ملحوظ رکھنا۔ کہ مثلِ میرے
 وہ بھی تہہ شرافت برزگاہِ مہدول رکھیں اور اپنے دوستوں کی

حقارت نہ کرنا۔ تاکہ تیرا نکاحا اعتماد زیادہ ہو۔ جو شخص تم سے مشورہ لے بلا لحاظ
 نقصان کے اسکو نیک مشورہ دینا حتی الامکان کیسے نزدیک التجا نہ لجانا
 ایسا ضرورت لائق ہو تو۔ دل سے پوچھنا۔ استخارہ کرنا۔ غراب نہیں ہوا جس نے
 استخارہ کیا۔ دیکھو طہرانی دریا وسط سعادت اولاد آدم ہے استخارہ کرنا اللہ تعالیٰ
 سے۔ اور بد بختی ابن آدم ترک استخارہ ہے اللہ تعالیٰ سے۔ دیکھو حصین صلی اللہ علیہ
 حاکم و ترمذی سے ۱۔ دل را اگر توصات کنی بچو آئینہ بوشیک جلال دست
 نماید معاینہ بزدل در دل نیست دل من بدست او بچو آئینہ بدست من
 و من در آئینہ بوسائل کا سوال بقدر امکان نہ کر۔ اور غور کسی سے کسی قسم کا سوال
 نہ کرنا۔ کہ حرام ہے۔ ۲۔ قناعت تو نگہم گردان بگو کہ ورا تو بیچ نیست
 خدا کے آگے بندگی اور حاجت مندی کا اظہار یہی کیا کام ہے ۳۔ خدا اگر تیرے
 پہ بند در بچو کشاید بفضل و کرم دیگر سے ۴۔ اور پیار کا رہندہ دانند

چون پیچ و سلیش نماند و آمد و ختم میں جاسید یا ہو جاتے ہیں چھوڑ جانے
 سے ورثہ میں جھگڑے قائم ہوتے ہیں۔ عیاق کی حکمہ عفو کرنا۔ اور غصہ کی
 حکمہ کمی نکرنا۔ دہشتی و نرمی ہم در بہت پوچرگ زن کہ جراح و مرہم است
 مکر و بتے کو دبا نا خلاف مردانگی جاننا۔ عالم کو صرف اور زبان خلق کو نقارہ
 خدا جاننا۔ اور اون سے بہت حذر کرنا۔ حلم کے خوگر رہو۔ اور اوس کی عادت
 جیسا کہ شیخ سعدی کا قول ہے قطعہ در خاک بلیقان چو رسیدم بہ عابد پو گفتم مرا بہ تربت
 از جہل پاک کن پو گفتا برو چو خاک تھل کن بے فقیہ پو یا انچه خواندہ ہمہ در زیر کن
 اور سب سے مل جل کے رہنا۔ مدارا کا شیوہ رکھنا کہ اہل دین کی متابعت
 اور اہل دنیا کی موافقت اسی میں متصور ہے ع خوشامد ہر کر اگوئی خوش آمد
 شیوہ عاجزی نہ چھوڑے فیض پو بھیج وہ شے ہے نہیں خدا
 کے پاس پو یاں میں یاں ملانے سے دشمن بھی دوست ہو جاتا ہے

آسایش و گیتی تفسیر این دو حرفت است بباد و ستاں بطف باد و شمنان مدارا
 شرافت شریفانہ چلن کا نام ہے۔ اگر کوئی نیکی نہ کر سکو تو کم از کم اپنے
 نیت ہی کو نیک رکھو صحیح حدیث ہے کہ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ مثلاً مکان
 میں روشن دان قائم کرنا چاہو تو۔ اذان کی آواز سننے کی نیت رکھو۔ ہم خرما و ہم لہو
 ہوا و روشنی سے استفادہ ہو جا تا ہے۔ قرض نہ لینا۔ وعدہ سے بڑھ کر۔ ایفا کا خیال
 رکھنا۔ ورنہ ساقط الاعتبار ہو جاوے۔ اور منافق کہلاوے۔ بساط سے بڑھ کر پاؤں نہ پھیلا
 ہر ان عقل و دانش نباید گریست و کآمد بود نوزدہ خیر بیت

نوٹ۔ فخر انبیین علیہم السلام فقیر نہ تھا ہی کہ عمر بھر کبھی کسی سے فقیر نہ قرض نہیں لیا۔ البتہ اکثر خویش و یگانوں کو عند الضرورت
 قرضہ دیا ہے اسکی وجہ یہی ہے۔ کہ اپنی تنخواہ کے موافق موازنہ تیار کر لیتا۔ عید۔ بقرہ۔ شادی۔ مہمانی
 تیمارواری۔ سفر۔ وغیرہ روزمرہ کے مصارف میں ذات سب کچھ اسمین موجود ہوتے۔ اسمین ایک پس انداز
 کا مد بھی ضرور رہتا۔ اسکی حفاظت و نگاہداشت میں ضرورت پر بری مدد ملتی۔ جب تنخواہ کی کمی
 زیادتی ہوتی۔ فوراً دوسرا موازنہ مرتب کر لیتا۔ کبھی گنجائش موازنہ سے بڑھ کر مصارف
 نہیں کئے۔ شاذ و نادر ایسا ہوا ہے کہ ایک مد کی رقم بچت۔ دوسرے ضروری مد میں
 صرف ہوئی ہے۔ اسی لئے محمود خلّاق تعمیر اخیر مضائقہ نہیں۔
 الحمد للہ قرض لینے سے عداوتی الی نے ذلیل نہیں کیا۔
 اکثر دوست احباب اپنا اپنا موازنہ فقیر سے مرتب کر لیا کرتے۔

کلام میں بیشی اپنے خطاب کے موقع اور انجام کو مد نظر رکھنا۔ نہ ایسے میٹھے بنو۔
 کہ کوئی نکل جائے۔ نہ اتنے کڑے کہ کوئی تھوک دے۔ نہ ایسے آہستہ چلو۔
 کہ پیچھے رہ جاوے۔ نہ ایسے دوڑو کہ ٹھوکر کھاکر گر پڑو۔ ہر حال میں نہ روی اختیار کرو
 نے۔ سادگی میں لطیف نہ کچھ بانگین پہنچے، ذرا لامورا وسطیٰ کے چلن میں ہے
 مہمان کی تواضع کو خدا تعالیٰ کی خوشنودی کا باعث تصور کرنا۔ کہ وہ حقیقت
 اپنے تقدیر کا کھاتا ہے۔ اور تمہارا نام نیک ہوتا ہے۔ شکر بجا آ رہا کہ مہمان تو
 روزی خود بخود راز خوان ہے اگر کوئی مکان پر آوے تو جس حال میں ہو شکل آنا کہ وہ بڑی
 دور سے تم تک امیدوار چھوٹا ہے۔ بفحوائے حدیث شریف اکثر اعمار

نوٹ: پیر تمہارے رو بروکا واقع ہے کہ فقیر کھانا کھا رہا تھا۔ ایک شاہ صاحب نے آکر آواز دی۔ تم نے کہا کہ
 اس کے پیشتر بھی دو مرتبہ چکے ہیں۔ مجھے خیال ہوا کہ کھانے سے فارغ ہو کر جا بیٹھیں گے۔ دل کی طرف رجوع کیا
 سفتی حقیقی نے حکم لگایا۔ کہ تو بڑا عہدہ دار۔ یا عالم نمین۔ اسکو دھوپ میں کیوں کہڑا کرتا ہے۔
 کھانا جاتا کہاں کہے۔ دایس آکر کھانا۔ پس فوری تمہیل کی۔ وہ بیچارے شرم کے مارے۔
 ہوتا ہوا ہنسنے لگا۔ افسوس ہوئے اگر چند روز یہ بھی انکو دیتا۔ اتنے خوش ہوتے۔ اوس روز سے
 انکو دو چند مفید ہونے لگا۔

اَقْمِنِي بَيْنَ السَّعِيَيْنِ وَالسَّيِّئِينَ ۝ فِي زَمَانِ الْاِنْسَانِ كِي زنده گی نہ آٹھ
 ستر سال کے درمیان معمولاً ہوا کرتی ہے۔ اسکے بعد تو اسکو محبوبہ اور دنیا سے چلنا
 پڑتا ہے۔ ۵۔ بندے دھمت اگر عین داسی ہوش و از بہر خدا جامہ تیز و میر
 عقبی سمہ روز است دنیا یکدم و از بہر دے ملک ابد را مفروش فرماتے
 جینے کا بھی کیا یقین ہے۔ کہ ہر دم موت کا خطرہ لگا رہتا ہے۔ ۵۔
 ملک عدم کا بھی ہے کتنا ہموار و آنکھ بند کر کے چلے جاتے ہیں چلنے والے
 ۵۔ کوئی آرام تو ہے قبر میں انسان کیلئے و جان سب دیتے ہیں اس خانہ
 ویران کیلئے و عین اللہ ہے عین آتے ہی تو نے لے قبر و یہی دستور تو وضع کا
 مہان کیلئے و یہ ظاہر ہے کہ انگریزی یا قانونی تعلیم محض دنیاوی مشائخ
 خیال سے ہوتی ہے۔ دین سے اسکو سرو تعلق نہیں ہے ۵۔ حسد
 یہ مرنیکے لئے جینا ہے و اس جینے پہ یہ بغض و حسد کینہ ہے و دار کا

رہا تخت نہ جام جمشید، احوال سکندر کا تو آئینہ ہے، پڑ عربی علم تو ہمارا مذہبی
 علم ہے دینداری کا دار و مدار اسی پر ہے جب تک عربی علم پر عبور نہ ہو۔
 قرآن و حدیث کے مضامین۔ اور اوکلی فصاحت و بلاغت کی دریافت پر
 کوئی قادر نہیں ہو سکتا۔ گویا بغیر عربی کے احکام الہی سے بیخبری ہے۔ پس
 اس عقل خام پر صد گونہ افسوس ہے کہ خیال محال نچائیس ساٹھ سال کی خیالی زندگی
 کے آرام سے بسر کرنے کی توقع پر لندن وغیرہ جا کر عمر کا ایک بہت بڑا بھاری حصہ
 صرف کر کے بڑی جان فشانی سے۔ ایم۔ اے۔ بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی۔ و ایل۔ ایل۔
 ڈی۔ میرٹھ لائٹ لا وغیرہ کی ڈگریاں حاصل کر کے فخریہ دنیا عیش سے گزرنے کی امید
 کرتے ہیں۔ ع آرزو کہ عقل بیش غم روزگار بیش پڑ مگر اس سے بیخبر ہیں کہ کس وقت
 موت آجائیگی۔ آگاہ اپنی موت سے کوئی بشر نہیں پڑ سامان تلو بوس کا ہے
 مکمل کی خبر نہیں پڑ بعض تو انگریزی طالب علمی ہی میں مر جاتے ہیں۔ اور

بعض تعلیم پا کر ملازمت ملنے سے پھلے چل بستے ہیں۔ رباعی
 تاکہ بغم منہج و سہل خوردن و خود راز ترود این ہمہ افسردن و اسے در
 اجل چو چکیں رانگداشت و برزیستن انقدر نباید مردن و اسے غافل
 گھڑیاں یہ دیتی ہے منادی و خالق نے گھڑی عمر کی اکیلا دکھا دی
 اور بعض کو اس دنیا پاؤں دار سے فائدہ اٹھانیکا موقع مل جاتا ہے
 آنا نہ غنی تراند محتاج تراند و مگردا آخرت کیلئے جہان ہر شخص کو دوا
 رہنا ہے۔ اور اس کے حصول کا ذریعہ علم عربی ہے اس کی تحصیل کی
 کچھ بھی فکر نہیں ہے۔ عارضی سکونت کیلئے بڑے بڑے۔ بنگلے
 و محل سرائیں اور کوٹھیاں تیار کی جاتی ہیں۔ اس کسری کے سہ کر محل
 بنائے تو کیا پڑقارون کے سے گنج ہاتھ آئے تو کیا پڑجب سر پہ قصا
 پکاری نالہ پڑ آئے تو کیا و گرنہ آئے تو کیا رباعی غرہ چہ شوی

بسکن کا شانہ و بر عمر کہ بہت حاصلش افسانہ و ہنجوابہ بادی و ہنم و ہنم
 بر ہنم و ہنم چہ سازی خانہ و افسوس ہے کہ جہان ہنم و قیام دوام کرنا ہی
 وہاں کیلئے سفال پوش یا خیس پوش مکان بنانے کی بھی فکر نہیں ہے۔ ۵
 طفلانہ رہی کہ تھی وہ جانیوالی و کیا رہتی جوانی کہ جو تھی مٹانیوالی و پیری کو
 رشید تم غنیمت جانو و اب فصل نہیں ہے کوئی آنیوالی و ایک شخص قوم
 بنی اسرائیل سے سات سو برس کی عمر کا بڑے کے چار کے نیچے زندگی
 بسر کرتا تھا۔ لوگوں نے اسکو پانی اور دھوپ کی تکلیف پہنچنے کی غرض سے
 مکان بنانے کی رائے دی۔ تو جواب دیا کہ سات سو برس ہی تو جینا
 اتنی تھوڑی مدت کیلئے مکان کی ضرورت کیا ہے آخر نہ بنایا۔
 منہمکان دنیا ہنسنیکے اور ہم کو دیوانہ کہینگے۔ ہم بھی اونکو احمق سمجھینگے
 اِنْ تَسْخَرُوا مِنَّا فَاِنَّا نَسْخَرُ مِنْكُمْ كَمَا تَسْخَرُونَ ؕ اَلَا يَعْرِضُونَ مَوْجِدًا

کو عزیز رکھنے والا شخص حقیقت نیک کردار و کفایت شعار ہے کیونکہ
دوست احباب دنیا کی سب چیزیں تو پھر بھی مل سکتی ہیں۔ مگر وقت
جب ہاتھ سے نکل جاتا ہے تو پھر وہ نہیں مل سکتا۔ عورت
مثال آج جو آج آبِ رقتہ باز کے آئید بچو وقت کی پابندی جو آبِ
انگریزوں نے اختیار کر لی ہے۔ فی الحقیقت یہہ قدام اور پیش رو
مذہب اسلام کا عام دستور تھا۔ اپنا وقت ضائع۔ اور دوسرے کا وقت
خراب کرنا والا۔ بڑا مسرف اور بیدار شخص ہے۔ دیکھو متقدمین کے
کارنامے کہ انھوں نے اپنے عزیز وقت سے کیا کیا کارآمد نتائج نکالے
اور اسکی کیا کیا یادگاریں دنیا میں چھوڑیں الیغیر تر مشورہ لینے میں
عارف نہ مگر راز اپنے ہی تک رکھنا کہ اسکے بعد فاش ہو جاتا ہے۔
خاموشی بہ کہ ضمیر دل خویش بڑا کسی گفتن و گفتن کہ کوئی بہ ایک فعل اول ہی

ایسا سوچ سمجھ کر کرنا چاہئے کہ اوسکے چھپانیکلی ضرورت اور نوبت ہی نہ آوے
 ۵ مرد آخر میں مبارک بندہ ایستاد و ریس ہر گریہ آخر خندہ است
 فی زمانہ۔ وہ لوگ تو بہت کم ہیں۔ جو خدا تعالیٰ سے ڈر کر گناہ نہیں کرتے
 اکثر لوگ شرما شرمی سے بھی بُرے کاموں سے بچتے ہیں۔ اگر تم میں
 خدا ترسی ہے۔ تو چشم ماروشن و دل ماشاد۔ کیونکہ کَمَا تَعِيشُونَ مَمُوتُونَ
 کَمَا تَمُوتُونَ تَبْعُونَ۔ حدیث شریف میں وارد ہے۔ ورنہ دنیا کی
 شرم و حیا کا تو خیال ضرور رکھنا چاہئے۔ کہ اوس کا قرہ آخرت میں بھی
 سرخ و متصور ہے کہ اَلْجَاءُ شُعَبَتٌ مِّنَ الْاِيْمَانِ۔ یہی حدیث صحیح ہے
 شاد باش و ایمین و فارغ کہ من اثر آن کخم باتو کہ باران باچین و مضر اخلاق
 کندہ مذاق۔ شرمناک رسومات۔ یعنی جلسے۔ درد شنی۔ و آتش بازی
 و رقص۔ وغیرہ نے ہماری قومی سلطنتوں کو بیخ و بنیا د سے اکھڑ دیا

فرمان انبیوی کی خلاف ورزی نے ہمارے قوم پر پھکار ماری ہے
 جہاں قص طوائف - و ناگ - وغیرہ ہوتا ہے وہاں لعنت قہار نازل
 ہوتی ہے۔ ایسے مہل مجاہد کی شرکت سے دو امانا فرگزیران رہو۔
 اچانک وہاں موت آجائے۔ جہاں کامرنا پسند نہیں۔ اوس مقام کا جانا
 بھی پسند نہیں جس طرح ہیفہ و طاعون وغیرہ جہاں نمودار ہوتا ہے
 نہیں جلتے۔ بدرجہ اولیٰ ایسے مہل تقاریب سے بچنا بھی لازمی امر ہے
 مَنْ يَجْعَلْ شَيْئًا عَادًا لَهُ - جن بوقوفوں نے بہشت و دوزخ وعدہ - وعید
 رب جلیل کو امر خیالی - و بازیچہ طفلان - تصور کر لیا ہے۔ اُن سے ہم کو
 بحث نہیں آئی اُولَئِكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ اُولَئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ
 کریمہ و سجاوٹ سکرۃ الموت بالحق ذٰلِكَ مَا كُنْتُمْ مِنْ اَنْتُمْ
 اور فاسق - و فاجر (کسے باشد) کی تعریف کرنے سے اور اوسکا تحفہ

وہ یہ لینے سے حتیٰ کہ دعوت قبول کرنے سے بھی پرہیز کیا کرو کہ نبی کریم
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے (اور وہ رحمت الہی تعالیٰ شانہ میں واسطہ
 جہان و الون کے) کہ جس وقت تعریف کیا جاوے فاسق غضبناک ہوتا ہے
 یعنی غصہ ہوتا ہے رب العالمین صَدَقَ اللہُ وَرَسُولُهُ رَبَّنَا اهْدِنَا
 الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ جب کوئی کام تمہارے خاطر خواہ ہو جاوے تو
 دو رکعت نفل شکر یہ نماز ادا کرنا اور اپنے کل کاموں کو اوسی قادر مطلق کے
 حوالہ کرنا کہ یہی علیہ اوسکے راضی رکھنے کا ہے وَأُفَوِّضُ أَمْرِي إِلَى اللَّهِ
 إِنَّ اللَّهَ بَصِيرٌ بِالْعِبَادَةِ باطن بنہالے رہنا تا ظاہر خود بخود دست
 ہو جائے اور یہاں کی ضرورت نہ پڑے اپنی ذاتی حاجتوں کو روز بروز
 ایسا کم کرنا کہ اپنا کام آپ ہی پورا کر سکو۔ ملازم یا اولاد سے کام لینے کی
 ضرورت ہی نہ پڑے۔ مختصر روزی پردل حریص کو ضامنہ کر لینا و

خَيْرَ الزَّوْجِ مَا كَفَى - کیونکہ بمقابلہ امرافقرا پانچ سو سال مشیت و داخل شہت ہو
 کھا دی پھنا - محل اور ہنا - بویا بی بیچنا - فقیرانہ گذران کرنا ضروری
 دینوی حاجتوں سے جلد فارغ ہو کر مسجد میں جا بیٹھنا - اولیٰ ہے اور سنت
 خرص قانع نیست صائب ورنہ اسباب جہان پڑانچہ من درکار دارم مشیر
 درکار نیست - خدا تعالیٰ سے التجا ہے کہ تمھاری دنیا اتنی کشادہ نہ ہو کہ
 وبال جان ہو جا - اور اسی میں منہمک رہو - آب درکشتی ہلاک کشتی است
 آب زیر کشتی آزمائشی است پڑا ورنہ اتنی تنگ ہو کہ دینی کوئی کام خاطر جمعی
 سے نہ کر سکو - متوسط درجہ میں رہو - ہاں خدا نخواستہ جب کوئی مصیبت
 یا مال یا آبرو پر آتی ہوئی دیکھو تو بیدار نہ سخاوت و خیرات کرنا کہ -
 الصَّدَقَاتُ تَرُدُّ الْبَلَاءَ حَدِيث شریف میں آیا ہے - جب کسی قسم کا
 ادباریا اس کے آثار دیکھو تو فوراً توبہ کر لینا کہ استغفار سے رحمت پر درگاہ

شامل حال ہو جاتی ہے۔ کہ خدا تعالیٰ خود ارشاد فرماتا ہے وَمَا كَانَ لَیْسَ
 لِعِبَادِیْ جُحُودٌ وَهُمْ یَسْتَغْفِرُونَ یعنی جو لوگ کہ توبہ و استغفار کرتے ہوں
 ان کو خدا تعالیٰ کسی عذاب میں گرفتار نہ کرے گا۔ اور جب نامساعدت نہ آئے
 دیکھو تو سفر اختیار کر لینا کہ السَّفَرُ سَلَتْ الطَّغْرِ بَرِکُونَ کا مفقود ہے
 ہر وقت با وضو رہنا کہ دافع نیانِ بلیات ہے اسی قرۃ العینین
 یاد رکھو کہ علی العموم سب گناہ کبیرہ اور علی الخصوص قتل زنا رشوت
 نشہ بترقہ وغیرہ ایسے گناہ ہیں کہ سرچڑھکر پوچھتے ہیں اوج کے
 چھپ جانیکے خیال محال ہے چھپ کر ارتکاب کرنیوالا بڑا ہی احمق ہے
 پانچ جو اس میں سے چار قوتیں یعنی باصرہ۔ سامعہ۔ شامہ۔ وذاقہ
 تھکو دوسروں کے بابت خبر دیتے ہیں ان سے بعض بعض شرعی جرم بھی
 وقوع پذیر ہوتے ہیں۔ جیسے کہ حدیث شریف میں وارد ہے کہ

آنکہہ کا زنا نظر دے۔ جو غیہ عورت پر پڑے۔ کان لگانا و سماع ناجائز
 و غیبت کا سننا وغیرہ۔ زبان لگانا۔ غیبت کرنا۔ مال حرام کا کھانا ہے
 حدیث شریف میں وارد ہے کہ جس نے اپنے گلے کے درمیان فی حیر یغیہ
 زبان کی حفاظت کر لی اوسے اپنا نصف دین بہال لیا جرمہ صغیر
 جرمہ کبیر۔ علی ہذا شامہ لگانا بھی اوس خوشبو کا سونگنا ہے جو ناجائز
 طریقہ سے حاصل کی گئی ہو۔ یا غیر عورت کے پاس سے پھونچی ہو وغیرہ
 البتہ قوت لامہ ایسی ہے کہ بسطرح دوسرے کی۔ خبر لگو پھونچاتی ہے
 ایسی طرح تمھاری خبر بھی دوسروں کو کر دیتی ہے۔ اور اس سے بڑے بڑے
 گناہ۔ حرام وغیرہ وغیرہ عمل میں آتے ہیں گناہ صغیرہ پر اصرار گناہ کبیرہ
 تک پھونچا دیتا ہے۔ پس ہمیشہ ان سب گناہوں سے بچنے کی کوشش کرنا
 فقیر منافع الاعجاز۔ شرح گلشن راز۔ کا ترجمہ کر رہا ہے۔ شاید حیات مستعما

دو دم ناپائدار و فانی کرے۔ پیروِ مرشد کی خدمت میں عندِ فرصت
 حاضر ہو کے تم اسکو انجام دینا ع اگر پذیر نہ ہو سکتا ہو تو اسکو تمام سزاؤں وغیرہ
 نصیحت کرنا تو سہل بات ہے۔ مگر قبول کرنا اور اس پر عمل کرنا ہی
 مشکل امر ہے۔ کیونکہ نصیحت کا کڑوا گھونٹ ہوا پرستون کے گلے سے
 نہیں اترتا ہے۔ اس لئے کہ منہیات و ممنوعات پر سب کا دل صریح ہوتا ہے
 خصوصاً نوجوان و طالب علم جو علوم رسمی۔ اور ہنر و نیوی میں مشغول ہو
 وہ جانتا ہے کہ صرف علم ہی وسیلہ نجات ہے چندان عمل کی حاجت
 نہیں ہے تو یہ تو یہ یہ اعتقاد بد۔ فلاسفہ کا مذہب ہے۔ اتنا تو سمجھو کہ
 جب علم حاصل ہوا۔ اور عمل نکلیا۔ تو خدا تعالیٰ کی محبت بندہ پر مضبوط
 ہو گئی۔ اور جا عذر باقی نہ رہی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے
 ہیں کہ قیامت کے دن بہت سخت عذاب اس عالم پر ہوگا جسکو علم

کچھ فائدہ نہیں بھونچا۔ آخر نیر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی
 حدیثوں میں جملہ نصیحتیں موجود ہیں۔ اوں میں سے ہر نصیحت بنیظیر ہے
 اوسکے فوائد و تاثیر کا کیا کہنا منجملہ نصح آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 کے ایک نصیحت یہ بھی ہے کہ ”خدا جس بندے سے ناخوش ہوتا ہے
 اوسکی پہچان یہی ہے کہ وہ بیہودہ کاموں اور لہو و لعب میں مصروف
 رہتا ہے“ اگر تمام عمر کی ایک ساعت فعل عبث و بیکاری میں گزر جا تو
 اوسپر حسرت و پشیمانی بیشمار لازم ہے۔ افسوس نہیں خوف
 الہی دل میں ڈالتا کہ نہیں قصد غدر خواہی دل میں ڈالنا کی طرح خطا
 میں گزری سب عمر ڈالوں پہ سپیدی ہے سیاہی دل میں ڈالو اور حد
 میں ہے کہ جس کی عمر چالیس برس سے زیادہ کٹ گئی اور اوسکی نیکی
 بدی پر غالب نہ آئی تو اوسکو دوزخ کے واسطے تیار رہنا چاہئے

جہانِ الون کے واسطے یہ نصیحت دانی و کافی متصور ہے۔ نظم
 بجتے ہوئے جتنے آگے تاشے دیکھے۔ رنگین دنرات ڈنہلاتے ہوئے
 پہر انکے لاشے دیکھے۔ افسوس سہیات ڈاب چاہئے خلق مہکوا کے
 دیکھے۔ عبرت پڑے ڈہمنے کیا کیا یہاں تاشے دیکھے۔ کہو گردن
 منقول ہے کہ ایک دن جماعت صحابہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 رو برو ذکرِ خیر حضرت عبداللہ بن عمر کا فرمایا۔ تو آپ نے ”فرمایا کہ وہ تو
 آدمی بہت ہی اچھا ہے کاش نماز تہجد بھی پڑھتا۔“ چنانچہ خدا تعالیٰ
 فرماتا ہے تَتَجَافَى جُنُوبَهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَطَمَعًا
 رباعی آنرا کہ غم یار بود چون خسپہ ڈاکس کہ طلبگار بود چون خسپہ ڈا
 لے دیدہ گنہ میکنی و می خسی ڈا چشمہ کہ درو خار بود چون خسپہ ڈا حضرت
 جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کو ایک بزرگ نے خواب میں دیکھا او

مزاج کا حال دریافت کیا آپ نے جواب دیا کہ ہمارا وعظ و نصیحت کچھ بکارت
 نہ آئی۔ مگر وہ چند رکتیں کام آئیں جنہیں ہم رات کے وقت پڑتے تھے
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صحابی سے ”فرمایا کہ رات کو بہت
 نہ سونا کہ بہت سونو والا قیامت کے دن فقیر اور محتاج ہو کر اڑھیکھا“
 نکتہ۔ دنیا کی محتاجی قلیل عاقبت کی محتاجی کثیر ہے وَمِنَ اللَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهِ
 نَافِلَةً لَّكَ وَصَايَا لِقَامَن مِّنْ لَّكَاہَا ہے کہ حضرت لقمان علی نبینا و
 علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے بیٹے سے وصیت فرماتے تھے کہ اے بیٹا
 مرغ سے زیادہ تر باخبر سونا۔ حیف ہے کہ مرغ تو بانگ دیتا ہے
 اور تو پراسوتا ہے ایک شاعر کے نظم کا خلاصہ یہ ہے کہ آدھی
 رات کو سرو کی شاخ پر قمری بولی اُسد م مین غافل پڑا سو رہا تھا قسم غا
 کعبہ کی مین جھوٹا عاشق ہوں اگر سچا ہوتا تو یہ قمری ہرگز مجھ سے سبقت نہ لجاتی قطعہ

رے شب بچینِ بنجواب غفلت بودم تا آنکہ سحر شد و گشتم بیدار پڑ ناگاہ
 خروشِ سلطانِ سحری بفرقت چو کبوش من سید از گلزار پڑ بر غاستم و
 بنجواب دلاست کردم پو صد حیف کہ من بنجواب مرغان بیدار پڑ و ان من
 مَشَى إِلَّا بِسَبْعِ نَجْمٍ وَلَا لَكُنْ لَا تَفْقَهُونَ تَسْجُدَ صَبْحًا
 مرہم کا فور وار دو بغل پڑ گر علاج زخم عصیان میکنی ہشیار باش پڑ
 ہر کان سعادت کہ خدا داد بہ حافظ پڑ از وردِ شب تار و دعا سحری بود پڑ
 منقول ہے کہ تلاوت قرآن کی آواز۔ وقت سحر استغفار کی آواز۔
 خدا تعالیٰ کو خوش آتی ہے ہر شب میں آدھی رات کے بعد سے طلوع
 آفتاب تک یہ نہا ہوتی ہے کہ کیا ہے کوئی سوال کرنے والا کہ میں اُسے
 دوں اور کیا ہے کوئی توبہ کرنے والا۔ کیا ہے کوئی منفرت چاہنے والا
 کیونکہ صحیح حدیث میں آیا ہے کہ جب آدھی رات گذرتی ہے اور خلق سبویٰ

اوس وقت یہ ہند خود خدا تعالیٰ فرماتا ہے سیفان توری حمۃ اللہ علیہ
 قول ہے کہ وقت سحر کے خدا ایسی ہوا چلاتا ہے کہ ذکر و استغفار عابدین کا
 خدا تعالیٰ کی بارگاہ میں بھونچا پتی ہے اول شب کو منادی ندا کرتا ہے
 کہ عرش کے نیچے کے عابد و خبردار اوٹھتے جاؤ۔ تو عابد لوگ اوٹھ کھڑے
 ہوئے ہیں اور نمازین پڑھتے ہیں جب قدر خدا تعالیٰ چاہتا ہے پہر
 نصف شب کو منادی ندا کرتا ہے کہ ہوشیار ہو جاؤ دعا قنوت پڑھنے والو
 پس اوٹھتے ہیں اور سحر تک پڑھتے ہیں اور جب صبح ہوتی ہے تو منادی
 ندا کرتا ہے کہ بیدار ہو خواب غفلت کے سونے والو۔ تب اپنے اپنے
 بچھونچے سے اسطرح اوٹھتے ہیں جس طرح مردے قبروں سے نکل پڑتے ہیں
 رباعی شب خیر کہ عاشقان شب راز کنند گویا دوست پرور کنند
 ہر جا کہ درے بود شب بر بند گویا دور دوست را کہ شب باز کنند

ایغیر نریند و قچہ باطن کو سرمایہ اعمال اور نقد احوال سے خالی نہ رکھنا۔ اور
 یقین طور سے تصور کرنا کہ صرف علم کی سیکی دستگیری نہیں کرتا ہے۔ مثلاً
 اگر کوئی سپاہی ہتیار بند بکھل بیا بان میں بھونچے اس کے نزدیک وہاں
 تلوار تیر کمان بندوق وغیرہ ہتیار موجود ہوں۔ دفعۃً آدم خوار شیر پلٹے
 آیا بغیر ہتیار۔ و بدون استعمال آلات مذکور کے خود بخود شیر بھاگ جائیگا
 تم کہو گے نہیں پس لاکھوں مسئلے علم کے تمھیں یاد ہونگے اور اسپر عمل کچھ
 بھی نہوگا تو محض معلومات سے کیا حاصل نظیر ثانی یہ کہ اگر کسی شخص کو
 صفراوی بخار ہے اور بخوبی سمجھتا ہے کہ سکنجبین اور آتش جو اسکو مفید
 ہے تو یہ اس کا مجرد علم موجب صحت اور زوال مرض کا باعث نہو سکیگا
 جب تک اسکو نہ کہا گیا ہرگز اچھا نہوگا۔ پس علم بہت حاصل کرنا
 اور بہت کتابوں کی اوراق گردانی کرنا بغیر عمل کے بیکار و بیفائدہ ہے

ایغیر نیر جب تک اپنے کو اچھے کاموں سے خدا کی رحمت کا مستحق نہ بناو گے
 تمہیں ہرگز رحم نہ کیا جائیگا۔ خدا تعالیٰ قرآن میں فرماتا ہے کہ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ جُودًا
 رَبِّهِ فَلْيُغْنِ عَنْهُ صَالِحًا وَلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهِ أَحَدًا۔ یعنی جو
 اپنے رب کی ملاقات چاہے تو چاہے کہ اچھے کام کرے اور اپنے رب
 کی بندگی میں کسی کو شریک نہ بناوے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 ارشاد ہے کہ اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر قائم ہے پہلا کلمہ تو حید
 لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ کہنا۔ دوسرا نماز پڑھنا۔ تیسرا زکوٰۃ دینا
 چوتھا رمضان کے روزے رکھنا۔ پانچواں حج خانہ کعبہ کا کرنا۔ دوسری
 حدیث کا مضمون یہ ہے کہ ایمان اقرار کرنا زبان سے اور سچ جاننا دل سے
 اور عمل کرنا ہاتھ پاؤں وغیرہ سے ہے پس اس سے بڑھ کر روشن تر دلیل کو
 ہوگی اگر تمہیں یہ خطرہ گذرے کہ بندہ اپنے عمل سے بہشت میں جا ہیگا

نہ خدا کے فضل و رحمت سے۔ تو ہنوز تم نے فقیر کا مطلب نہیں سمجھا یہہ تو
 فقیر بھی کہتا ہے کہ بندہ محض خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے بہشت میں جا بیگا
 مگر جب تک طاعت اور عبادت سے اپنے تئیں خدا تعالیٰ کی رحمت کے
 لائق اور مستحق نہ بنائیگا خدا تعالیٰ کی رحمت کا حقدار نہوگا۔ یہہ فقیر کا تقویٰ
 نہیں بلکہ خدا تعالیٰ خود فرماتا ہے۔ اِنَّ رَحْمَةً اللّٰهِ قَرِیْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِیْنَ
 یعنی بیشک خدا کی رحمت نیک آدمیوں سے قریب ہے اور جب خدا کی رحمت
 بندہ پر نازل نہوئی تو بہشت ملنا معلوم اگر کوئی کہے کہ صرف ایمان سے
 ہی بندہ بہشت میں جا بیگا تو یہہ بات فقیر بھی کہتا ہے کہ ایمان مگر کہ بہشت
 سے داخل پیش آئینگے۔ اور بقدر گناہ عذاب ہو لیگا۔ جب بہشت ملیگی
 امی فرزند جب تک تم محنت نہ کرو گے فردوسی اور نوکری نہ کرو گے
 تنخواہ نہ پاؤ گے۔ ع۔ جی عبادت سے چرانا اور جنت کی طلب و کاہل

اس کام پر کس منہ سے اجرت کی طلب؟ ایک شخص قوم بنی اسرائیل سے
 برسوں عبادت الہی شانہ کرتا رہا خدا تعالیٰ نے اسکے خلوص نیت کو
 ملانکہ پر ظاہر کرنا چاہا۔ ایک فرشتہ بہ شکل انسان آیا۔ اور کہا کہ کب تک تو
 یہ سعی بنیادہ کریگا آخر تیرا مقدر ورنہ ہے اُسے جواب دیا کہ مجھ کو بندگی
 بغیر مفر نہیں خدائی اوسکے ہاتھ ہے خواہ دوزخی کرے یا بہشتی او
 اختیار ہے اُس فرشتہ نے بارگاہِ حضرت احدیت میں عرض کیا کہ الہی
 تجھ کو روشن ہے جو اس عابد نے جواب دیا۔ حکم ہوا کہ اسے فرستو وہ بندہ
 باوجود صفتِ لئیمی کے ہماری عبادت سے باز نہیں آتا ہے۔ ہم باوجود
 صفتِ کریمی کے کس طرح اُسکے گناہ نہ بخشینگے۔ تم تمام گواہ رہو میں نے
 اُسکو بخش دیا حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ جو آدمی یہہ گناہ کرتا
 کہ بے محنت برداشتِ مشقت جنت میں لگی سودہ بولہوس ہے۔

ایمان جو سلامت بلب گور بریم پڑا حسنت برین جستی و چالاکلی ما پڑا اور جسے یہ خیال
 کیا کہ بزور بازو بہشت نصیب ہوگی وہ رحمت کھینچنے والا ہے ۔
 اگر نباشد بندگی و زندگی پڑا مردنت بہتر ازین بد زندگی پڑا رباعی دایم گناہ
 نفس را غلب بودہ پڑا قالب عاصی و روح تائب بودہ پڑا موکنت سفید
 رو سپیدیم نگر پڑا این پیری من صبا ح کا فب بودہ پڑا حضرت حسن ^{علیہ السلام} رضی
 فرماتے ہیں کہ آرزو سے بہشت بھی بے عمل ایک گناہ ہے منجملہ گناہوں
 کے ۔ پس یہ کہنا کہ خدا یتعالیٰ ہماری عبادت کا محتاج نہیں وہ غفرت
 کتنی حماقت کی بات ہے رباعی دل تو بہ نئی کند ز عصیان چہ کنم پڑا نیم
 تشنہ طفل نادان چہ کنم پڑا رغبت گویم اگر تو انصاف کنی پڑا نقصین
 نام شیطان چہ کنم پڑا رباعی اسرار ازل را نہ تو دانی و نہ من پڑا دین
 معانہ تو خوانی و نہ من پڑا بہت از پس پردہ گفتگوئے من تو پڑا چون پڑا

براقتہ تو مافی و نہ من و آیہ غیر حقیقت کے معنی یہ نہیں کہ عمل نکرے
 بلکہ عمل کا لحاظ کرے۔ چشم اگر بڑیا شود ہر سو جمال یار بہت گوش
 اگر شفا ہو و در ہر خان سرا بہت و حقیقت دریا ہے اور شریعت کشتی
 پس بغیر کشتی دریا سے پار ہونا محال ہے۔ نصیحت گوش کن جانا
 کہ از جان و دست تر دارند و جوانان سعادتمند پند پیرانا را و حضرت
 علی الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ دانشمند آدمی وہی ہے جو اپنے نفس پر
 غالب اگر اچھے کام کرتا ہے۔ تاکہ بعد موت کام آئیں اور احمق وہ
 آدمی ہے جو نفس امارہ کا مرید ہے اور خدا سے بختایش کی امید رکھتا ہے
 آنکھیں بکارتیں کہیں بصورت تیری و دل وہ کیا دل ہے جس میں
 محبت تیری و رباعی پاک از عدم آمیم و ناپاک شدیم و آسودہ و آیم
 و غمناک شدیم و ہویم زاب ویدہ در آتش دل و داویم با و عمر و خاک شدیم

اے عزیزِ علم بے علم بچانگی ہے۔ مثل اندھے مشعلی کے جو علم کھوج لگنا ہوں
 سے نہیں بچتا ہے وہ فرداے قیامت آتشِ دوزخ سے کب بچا
 اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ عِلْمٍ لَا یَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَا یُخْشَعُ
 وَمِنْ نَّفْسٍ لَا تَشْبَعُ۔ رابعی دنیا جہ را وقصر و خاقان را بجز تسبیح ملک
 و صفارِ صنوان را بجز دوزخ بد را و بہشتِ مرہبان را بجز جانان را و جانِ ما
 جانان را بجز اے عزیزِ دل میں بہت اور نفس میں شکستگی اور تن میں شرمِ مردگی
 رکھنا چاہئے۔ ۱۔ یا رآمد و گفت خستہ میدانِ دولت بجز دائمِ بامید بستیہ
 میدانِ دولت بجز مارِ ابشکستانِ نظر یا باشد بجز مارِ خواہی شکستہ میدانِ دولت
 کیونکہ اپنا گھر تو قبرستان ہے جو اقربا و شناسا وغیرہ وہاں مقیم ہیں و مہم
 تمہارا انتظار کر رہے ہیں کہ کب تم اُنسے جا ملو گے۔ ۲۔ و مہم میگدند
 از نظر یا یا ران بجز انیقدر ویدہ نہ اریم کہ در خود نگریم بجز ۳۔ چلو امیرِ جلو

تا کجا اقامت و سرگرد مسافرانِ عدم انتظار کرتے ہیں بڑے پرخیزدار و ہوشیار
 بے توشہ بجانا کہ ہو یہ فائدہ والوں سے ہم بھی آتے ہیں بڑے چلے جانے
 خدا را قدم اٹھائے ہوئے رباعی غافل غشین کہ خوش زمانے سے غریب
 ہر دم کہ برآید از تو جانے ست عزیز بڑے عمر ست کہ آمد ست خواہد رفت
 ضائع کنش میمانے ست عزیز میان طاعت و عبادت کے معنی تو
 سمجھو عبادت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کا نام ہے امر
 نہی قول و فعل میں۔ سب میں پیروی آپ کی اور آپ کے افعال و احکام کی
 موافقت ضرور ہے۔ خلاف حکم آپ کے کوئی عبادت قبول نہیں گو بصورت
 عبادت ہو۔ خواہ نماز ہو۔ یا روزہ۔ مثلاً ایام تشریق کے روزے
 حرام ہیں۔ اُن دنوں جو روزہ رکھیں گے گنہگار ہو گا۔ حالانکہ روزہ
 بظاہر عبادت ہے اس طرح اوقات مکروہ و مقامات غضب میں نماز

پڑھنا گناہ ہے۔۔۔ خلافِ پیغمبر کسے رہ کرید پڑ کہ ہرگز غیبتِ خواہ
 اور جو کوئی شوہر اپنی بیوی سے ہنسی کرتا ہے تو ثواب پاتا ہے
 اگرچہ بظاہر دل لگی ہے اپنی بیوی کے ساتھ مزاح کرنا آنحضرت
 علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فعل ہے۔ تو ثابت ہوا کہ عبادتِ فرمانِ بری
 آنحضرت کی ہے۔ نہ صرف نماز و روزہ اسلئے کہ نماز و روزہ جب ہی
 عبادت ہو گا جب بہ نیتِ فرمانِ برداری کریگا۔ اس واسطے چاہئے کہ
 اپنے اقوال و افعالِ شریعت کے موافق و مطابق رکھو۔ گفتم نیکو
 یہ نیکوئی نہ چون کردن بودی نام علوا بر زبان بردن چون خوردن بود
 ورنہ علم و عمل بے حکم حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دور کی
 باعث ہے یہی وجہ ہے کہ آپ نے اگلی امتوں کے اعمال منسوخ کر دیے
 پس چاہئے کہ آنحضرت کے حکم کے سامنے دم نہ مارو۔ اور یقین جانو کہ

خدا کی راہ ان علوم رسمی و اقوال صوفیانہ سے ملے نہیں جوسکتی ہے بلکہ یہ
 راہ مجاہدات اور ریاضات سے تکمیل پاتی ہے ۷۷ سہل شیریں کی صفہا
 بتکن کو شیریں بانہ کہ خود را بتکن کے گرد آنی زینہ اور وجود کو بر تو گرد و
 پر کار وجود کے پہلے شہوت و حرص کو مشقت ریاضت سے پامال کر دینا چاہیے
 شیر نفس کو تیغ مخالفت ہوا اور موت اختیار سی سے فوج کرے رباعی
 گیرم کہ نہ از مصحف از برداری پڑ آنرا چہ کنی کہ نفس کا فرداری پڑ سر از بین
 چہ می نہی بہر خدا پڑ آنرا ز بین نہ کہ در سرداری پڑ زبان بے لگام او
 نفس مطلق العنان بد بختی کا نشان ہے جب تک نفس مارہ مغلوب نہ ہوگا
 دل نور معرفت سے معمور نہ ہوگا رباعی نہ مارا آپ کو جو خاک ہو اکیس بن جانا پڑ
 اگر پارے کو اے اکیس گر مارا تو کیا مارا پڑ نہنگ اژدہا و شیر مارا تو کیا مارا
 بڑے مودمی کو مارا نفس مارہ کو گر مارا پڑ ۷۸ سیر میر کس تا کمال و بود پڑ قفس

ہر کس حسب حال و بود و کس سالکان راہ خدا پر واجب ہے کہ اول اعتقاد صحیح جو بدعت سے
 خالی ہو حاصل کریں۔ دوسرے بُرے کاموں سے توبہ کرنا۔ اس طرح پر کہ پہر گناہ کچے
 نہجائے۔ دنیا خواہ بے ست کش عدم تعبیرت و صید اجل است کہ جوان پیرا
 ہم روزین پرست ہم زیر زمین و این صغہ خاک ہر دور و تصویر است و تیسرے
 حقدار کا حق ادا کرنا اور سب کو راضی رکھنا تا حق کسی کا اور سپر باقی نہ رہے۔ با خلق خدا
 سخن شیرینی کن و اطہار نیاز و عجز و مسکینی کن و تباہ بر سر دیدہ جا و ہندت مردم و
 چہن دم دیدہ ترک خود بینی کن و جو تھے علم شریعت بقدر حلال و حرام سکھنا۔ باقی علم
 صرف اس قدر سکھیں جس میں نجات متصور ہو علم کلام اور علم مناظرہ اور نظم و نثر و
 صرف و نحو وغیرہ ضرورت سے زیادہ پڑھنا کیا فائدہ۔ اور کیا حاصل سولے
 تضحیہ اوقات کے۔ گھر بہت ترانیاں وصول مابری و بربادہ شرع بادیت
 پادارستی و خواہی کہ بہت بخلوت خاص افتد و زیر تبارع عام پابرون نگذاری

اے فرزندِ مگو فقیر سے جو تعلق وابستہ ہے اپنے سے بیگانہ سمجھتا ہوں تم بھی
 فقیر کو باوصفِ خصوصیت کہ تمہارے ساتھ ہے اپنے سے بیگانہ سمجھو۔
 یاری مخلوق نایدیچ کارِ کوشی کن در یاری پروردگار تو آن زمان چن ساز باگِ نوب
 دامنِ مادرِ پناہت کے بودِ چشمِ مروت دوسروں سے بند کرو زمانہ نے بچھین
 کھول کر اچھی طرح سمجھا دیا ہے کہ امید و فاکسی سے نہ کھو۔ آن بہ کہ درین زمانہ
 گم گیری دوست کو باہل زمانہ صحبت از دور کو ست تو آنکس کہ بجگلی ترا کیہ بہ ست
 چون چشمِ خود باز کنی دشمنت دوست کو لے دل ز زمانہ رسمِ احسانِ مطلب کو
 تو گر دیش دورانِ سرو سامانِ مطلب کو در مانِ طلبی در و تو افرون گرد کو باد و
 بسا ز ویچ در مانِ مطلب کو اسبابِ جہان جگہ چون نقشِ ست در آب و آن آب
 نہ آب بلکہ موبجے ز سراب و آن موجِ سراب ہم خیالے در خواب و آن خواب
 چہ خواب خوابِ ستانِ شراب و میانِ تمنے امتحان دینے کے لئے

ایک مدت تکرار علم کے واسطے شب بیداری اختیار کی۔ اگر اس سے تمھاری
 غرض دنیاوی تحصیل مال و متاع دنیا اور افتخار و اعزاز اپنے ہم عمر میں متصور
 توحیف صد حیف تم پر باعی مولوی گشتی و آگہ نیستی کو خود کجا دار کجا کبستی
 از خود آگہ چون نہی اے بے شعور کو پس نباید بر چنین علمت غرور کو اگر تمھارا
 مدعا تکمیل دین و تہذیب اخلاق متصور ہے تو مبارکباد و مرجع صد آفرین باعی
 دنیا مطلب مخفت میدانند کو عقبی مطلب مونثت میخوانند کو مولا طلب بر
 مولا میباش کو کاین سخت رہت و سالکش مروانند کو نقل ہے کہ ایک وقت
 حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کے پاس تھنڈا پانی پیئے کو لائے آپ پیالہ ہاتھ میں
 لیتے ہی بیہوش ہو گئے اور پیالہ ہاتھ سے گر گیا لوگوں نے وجہ پوچھی تو
 فرمایا کہ مجھے دوزخی گھٹکاروں کی آرزو یاد آئی جب وہ اہل جنت سے کہنگیے کہ
 تھنڈا پانی پینا پورا باعی گرا زپے شہوت و ہوا خواہی رفت کو از من خبر کے

بے نوا خواہی رفت و بنگر چہ کسی از کجا آمدہ بمیدان کہ چہ میکنی کجا
 خواہی رفت و چہ چار من آب ست اگر خواہی کنی غسل بدن و قطرہ
 اشک از بر آن غسل دل کافی بود و کتب سابقہ میں لکھا ہے کہ مردہ کا جنازہ
 جب سے اٹھتا ہے تائب گور اُس سے چالیس سوال کرتے ہیں کہ اے
 بندے تو نے خلق کیلئے خوب صفائی کی۔ میرے واسطے تو نے کیا
 طہارت کی ہر روز ندا ہوتی ہے کہ اے شخص تو کیا معاملہ کرتا ہے غیر خدا کی
 حالانکہ تو خدا کے ساتھ نیکی سے محروم ہے وغیرہ وغیرہ تو خود بہر ہے
 یہ آوازین نہیں سنتا قَدْ جَاءَكُمْ بُصَائِرٌ مِّنْ رَبِّكُمْ مِّنَ الْبَصَرِ فَلْيَنْفِسُوا
 وَمَنْ عَمِيَ فَعَلَيْهَا وَمَا أَنَا عَلَيْكُمْ بِحَفِظٍ رُباعی کہ و نخت کن نالے
 از رہ دور بجا ک آمدہ و پرورش یافتی از خون جیغ و از رہ بولد و بار آمدہ
 پس دشمن آدمی ہر روز گناہوں سے توبہ کر کے سوتا ہے اور غنیمت کو

برابری کے سمجھتا ہے تاکہ روز بروز گناہ معاف ہوتے رہیں۔
 حدیث شریف میں ہے کہ اپنے اعمال کا خود حساب کرو۔ قبل اسکے کہ تم کو
 حساب دینا پڑے اور اعمال کو تولو پیشتر وزن ہونے میزان قیامت کے
 رباعی امروز ترا دست رس فردانیت کو ضائع مکن ایندم اردلت شیدا^{نست}
 و اندیشہ فردات بجز سودانیت کو کین باقی عمر را بہا پیدا نیست کو اگر تھارا
 طائر روح خطوط انسانی سے بے تعلق ہے۔ توجہ آوازِ نقارہ کو چنے گا
 فوراً اُڑ کر عرشِ معلیٰ پر جا بیٹھے گا جس طرح کہ منقول ہے کہ حضرت سعد بن
 معاذ صحابی کی وفات سے عرشِ رحمن کا ہل گیا تھا معاذ اللہ اگر روحِ خطوط
 انسانی میں مبتلا ہو کر مولشی اور چارپایوں میں سے ہے جن کے حق میں
 خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ لوگ مثل چوپایوں کے بلکہ ان سے بھی گمراہ ہیں
 تو باور کرنا کہ دنیا سے قدم اٹھاتے ہی دوزخ کا سامنا ہے رباعی

گزند عوی ہستی ست بہتان ست این کژ و شکوہ نیستی ست کفران است این کژ
 اے حضرت انسان تحیر انجام دے خود را شناختی چہ عرفان است این کژ
 مَنْ عَرَفَ نَفْسَهُ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهُ ۝ پاک کن جامہ ہستی کہ شود او پیدا
 مگر یہاں نہ رو گل نہ کنہ پیدا ہو حکایت حاتم اصم جو شاگرد اور مرید حضرت
 شفیق ربی رحمۃ اللہ تعالیٰ کے تھے انھوں نے تینتیس سال مرشد کی خدمت میں
 رہ کر آٹھ فوائد حاصل و اختیار کئے جو باعث خلاصی و نجات سمجھے جاتے ہیں
 وہی ہندو۔ (۱) کا رخیر جو قبر میں مونس و غم خوار ہے اختیار کیا (۲) بر خلاص
 نفس مجاہدات اسقدر کئے جن سے نفس مجبوراً عبادت پر راضی ہو گیا
 (۳) جو مال و متاع سالہا مشقت سے جمع کیا تھا فقر کو دیکر خدا کے پاس
 جمع کر دیا اور راہِ آخرت کا توشہ یہی ہے (۴) پرہیز گاری اختیار کی کیونکہ
 خدا تعالیٰ متقی کو دوست رکھتا ہے (۵) بہ ترک حسد سب ملاپ اختیار کیا

اور تقدیر الہی پر رضا مند ہو گئے (۶) سو شیطان اور اس کے تابعین کے
 اور کسی کو اپنا دشمن نہ سمجھا (۷) خدا کے وعدہ پر پورا بہرہ و سہ کر کے تسلیم
 لوالکائی تلاش رزق حرام و شبہات میں نہ پڑے (۸) دنیا میں کسی خیر پر
 اکتفا نہ ہین کیا۔ وَكَفَى بِاللّٰهِ وَكِيلًا ۝ رَبَّاعِي بَت مِی شُكْنِی كِه سَنَگِ دِه دِیْنِ
 سَے مِی شُكْنِی كِه اب فسق و کین بَت ۝ خُود را بشُكْنِی كِه بَت شُكْسْتَن سَهْلِ اسْت ۝
 دُنیا بَقْلُكْنِی كِه مِی فُكْسَدَنْ اِنْ اسْت ۝ آمِی نُوْمَرِ الْعِیْنِیْنِ بَاغ و بَهَار غَرْزِ مِی طُوبُو
 ۲۹ محرم الحرام ۱۳۳۱ ہجری میں مرید کے ادب اور بعض حقائق کے نکات
 ہم بیان کر چکے ہیں۔ اب پیر کے فرائض قیدِ قلم کرتے ہیں کہ ہر سال کسلیے
 ایسا پیر درکار ہے جو مربی اور مرشد ہو۔ یعنی تعلیم و رہنمائی کرے۔ برے
 اخلاق کو دور۔ اور اچھے اخلاق کو بجاے اور نیکے قائم کرے خدا کی راہ
 چلنے والے کے لئے ایک پیر مربی درکار ہے۔ اسلئے کہ خدا تعالیٰ نے

پیغمبروں کو خلق کے طرف بھیجا ہے تاکہ خلق کو راہ راست بتا دیں اور
 رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دنیا سے رحلت فرمائی تو اپنے مابون کو
 اپنی جگہ پر چھوڑا تا رہنمائی خلق کی تا روز قیامت کرتے رہیں ہر کرا دیم
 دین عبرت سر اوپر مردن زندگانی مسکنہ و اسلئے سالک کو خواہی نہ خواہی
 پیر کامل کی ضرورت ہے پیر کے شرائط یہ ہیں کہ عالم ہو لیکن ہر ایک عالم
 قابل پیری کے نہیں ہے بلکہ لائق پیری کے وہ شخص ہے جس میں شانیاں
 مفصلہ ذیل مہوں۔ اور نشانیوں کی تفصیل اسلئے ہم بیان کرتے ہیں تاکہ
 ہر شخص دعوے پیری نہ کرے جو شخص کہ محبت جاہ و مال کی نہ رکھتا ہو اور
 بیعت شخص بنیا کی کر چکا ہو جسکی بیعت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 مسلسل ہو اور اوسنے ہر قسم کی ریاضت اور محنت بھی کی ہو جیسے کھانا
 کم سونا۔ کم بولنا اور نماز بہت پڑھنا اور بہت صدقہ دینا اور کثرت

روزہ رکھنا اور اخلاق حمیدہ کا عادی ہونا جیسے صبر شکر توکل یقین
 اطمینان سخاوت قناعت امانت فیاضی حلم تواضع دانائی
 صدق وقار حیا سکون وغیرہ اور ایک نور منجلاؤا محمد صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم کے دیکھا ہو۔ اور کبر و غرور بخل و حسد کینہ و حرص و طول
 امل و طیش و جلدی وغیرہ باخلاق سے پاک ہو اور تعصب تکلف سے برا
 و معر ہو اور سوا علم محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کسی علم کا عامل نہ ہو یہ
 بعض نشانیاں پران طریقت کی ہیں۔ ایسے پیر کی پیروی سے منزل مقصود
 تک رسائی اور وسیلہ نجات متصور ہے۔ سفر عراق میں ثابت ہو گیا کہ قرہ
 باصرہ فتوت مردم دیدہ مروت ہمارے شیخ پیر جوان میں ان تمام صفاتِ حمیدہ
 و اخلاق پسندیدہ کو خدا تعالیٰ نے کوٹ کوٹ کر بھر دیا ہے و کفی باللہ
 شہیداً بسبب کو باطنی کے عام لوگ غفلت میں ہیں حالانکہ وہ آپ کے

کرامات کا مشاہدہ ہو رہا ہے کہ قلم دوزبان اُن کے بیان سے عاجز ہے
 بُسْتَحَانَ اللہ۔ ایسا پیر کم یاب ہے۔ اور حال مدعیانِ زمانہ حال کھیل
 تماشے کے واسطے مرید بناتے ہیں۔ اور بہت سے محدثین صرف
 پیر زادگی خاندانی کو ذریعہ معاش قرار دیکر بہت غریب و انوکھے دام میں
 لائے ہیں خدا انھیں ہدایت دے یا عیٰ ہمدار کہ روزگار شور انگیز است
 امین فشنین کہ تیغ دوران تیز است و در کام تو گر زمانہ نوز سہ نہد و ز نہا
 فرو مبر کہ زہر آمیز است و صیادِ فلک نہادہ داسے بردوشِ کُز ابر
 شکارِ ناکسان پیوش و اسے و ابریں شور و دانی ما و اور پے ما و
 بنجوابِ خرگوش و اے غیرِ تصوف و و چیز کا نام ہے ایک تو سچا معاملہ کرنا
 خدا سے دوسرا خلق سے نیکی کرنا۔ پس جو آدمی خدا کے ساتھ سچا
 معاملہ کرے۔ اور خلق کے ساتھ نیکی کرے اور بر دباری سے پیش آئے تو

خوش ہونا۔۔۔ سرمد گداختہ صامی باید کرد و یک کار ازین دو کار می باید کرد
یا تن مجنا و دست می باید داد و با قطع نظر زیاری باید کرد و ایغیر نیز توکل کی
حقیقت یہ ہے کہ خدا کے وعدوں کو پکا اور مضبوط سمجھنا۔ باقی کیفیت
تقدیر کے بیان میں ہم لکھ چکے ہیں۔ ایغیر نیز اخلاق کی حقیقت یہ ہے
کہ تمہارے جملہ کام محض خدا ہی کی واسطے ہوں۔ اور جس کام کو کروا سہیں تمہارا
دل خلق کے طرف متوجہ نہو اور یہ بھی نہ خیال کرو کہ آدمی تمہاری تعریف
اس کام میں کریں اور خلق کی ملامت سے آزرده بھی ہونا چاہئے خلق کو
خدا تعالیٰ کی قدرت کاملہ کے تابع مثل سچا بن چہروں کے سمجھنا جیسے پہر کنکر
زمین وغیرہ کسی رنج و راحت نہیں دے سکتے ہیں۔ اسی طرح تمام مخلوق کی
ہرگز مجال نہیں ہے کہ بے حکم خدا تعالیٰ رنج و راحت پھونچا سکیں جب خلق کو
صاحب قدرت اور صاحب ارادت سمجھو گے تو خالق کا خیال کہاں باقی رہا

۵ ہرگز نہ دے رسدِ خلق مہیج ڈک نہ راحت رسدِ خلق نہ رنج نہ نقل ہے
 شیر خدا حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کو کسی جنگ میں ایک مشہور پہاڑ
 مقابلہ ہوا صحابہ کرام نے راج تھے کہ کافر مقابل کے ہاتھ سے آپ جامِ شہادت
 نوش فرمائیں گے کچھ عرصہ تک سخت مقابلہ رہا۔ بارے اسد اللہ الغالب کے
 ذوالفقار کے جان کاہ ضرب و صدر سے سخت تر مجروح و نیم جان ہو کر گھوڑے
 سے وہ کافر زمین پر گر پڑا شیر خدا نے سینہ پر کینہ مخالف پر سوار ہو کر خنجر سے
 سوراخ کا بدن سے جدا کر دینا چاہا چونکہ وہ جس حرکت نہیں کر سکتا تھا
 طیش میں آکر چہرہ مبارک پر تھوک دیا آپ فوراً سینہ سے علیحدہ ہو گئے
 اور سکو تعجب گذرا اور پوچھا کہ آپ نے باوجود قاپو پائیکے موقع کو ہاتھ سے
 کیوں دیا اپنی خواہش پوری کیوں نہیں کی آپ نے جواب دیا کہ میں نے تجھ سے
 لوجہ اللہ تعالیٰ جنگ جہاد کیا جبکہ تو نے تھوکا مجھ کو غصہ آگیا خیال کیا کہ

اگر اب تجھے فحش کروں تو بعض للہیت کے نفسانیت ہو جاتی ہے ^{مسئلہ}
 باز آیا۔ رباعی یا برسروہم وینچ دنیا بردار یو بردوش یقین با غیم عجبی اربا
 برداشتن بار ضرور افتادہ است یو این را بردار خواہ آن بردار العین
 تا امکان مناظرہ بحث کسی سے نہ کرنا اسمین بیانات ہیں۔ اور رفع ^{نقصان}
 زیادہ ہے تمام بُرے اخلاق اسی سے پیدا ہوتے ہیں یعنی بیا کوبیہ
 وحسد و تکبر و عداوت و فخر وغیرہ پس اگر کوئی مسئلہ درمیان تھارے
 اور طرف ثانی کے واقع ہوا اور تم چاہو کہ حق بات ظاہر ہو جائے تو اس پر
 بحث کرنا جائز ہے اور اس نسبتِ خالص کی و نشانیاں میں اول یہ کہ
 برابر سمجھو کہ حق تمہارے طرف ثابت ہو یا طرف ثانی کے دوسری یہ کہ
 بحث کرنا تنہائی اور گوشہ میں پسند کرو نہ بر ملا لیکن اگر کسی سے مسئلہ بیان کرو
 اور جانو کہ حق تمہارے طرف ہے اور وہ نہیں مانتا ہے تو اس سے

جحت و تکرار نہ کرو بلکہ زبان بند کرو ورنہ وحشت کے سوا کچھ فائدہ متصور نہ ہو

۵ اپنا شیوہ ہے امر حق کہنا پڑ کر معاند لڑے تو چپ رہنا پڑ اپنا شیوہ

نہیں ہے جنگ و جدل پڑ کس و ناکس سے کرنا رو و بیل پڑ صلح کی حق نے دی ہے

خو مجھ کو پڑ مر جبا کہتے ہیں عدو مجھ کو پڑ دیکھو طبیب حاذق ایسے مریض کی دوا

کرتا ہے حسین صحت کی امید رکھتا ہے۔ ۵ رفتم بطیب و گفتم از درد

ہناں پڑ گفتم از غیر و دست بر بندہ زبان پڑ گفتم کہ غذا گفتم ہمیں خون جگر پڑ

گفتم پر ہنیر گفتم از ہر دو جہان اور جہان جاتا ہے کہ مرض غالب ہے

اور دوا کار گر نہوگی تو استاد می طبیب کی یہی ہے کہ وہاں ہر گز رہا تھو نہ ڈالے

اور دوا کرے ۵ دی گفتم بطیب از ہر حسرت چو مرادید پڑ سہیات

کہ درد تو ز قانوں شفا رفت پڑ اس طرح جہل کی بیماری لا دوا ہے۔

فرض کرو کسی کا سوال ورا اعتراض بسبب حسد اور رشک کہ ہو حسد کی

بیماری بھی لا علاج ہے کتنا ہی صاف روشن تقریر سے جواب دو گے
 اسکا غصہ بڑھتا ہی جائیگا اور تمھارا دشمن زیادہ تر ہوگا ایسے آدمی کے
 جواب میں مشغول و مصروف ہرگز نہونا چاہئے۔ وَأَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِينَ
 کسی شاعر نے کیا خوب بات کہی ہے کہ ہر طرح کی عداوت دور ہو سکتی ہے
 مگر حسد کی دشمنی نہیں جاسکتی ہے پس تدبیر یہی مناسب ہے کہ اوسکو اس
 بیماری میں چھوڑ دو اور درگزر کرو خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ فَأَعْرِضْ عَنْ
 مَنْ تَوَلَّىٰ عَنْ ذِكْرِنَا وَلَبُدَّ يَدُكَ إِلَّا الْحَيَاةَ الدُّنْيَا ۚ يَعْنِي مَنْ بَحِيرَ لَوَا ۚ
 محمد صلی اللہ علیہ وسلم ایسے شخص سے جو پیشہ پہرتا ہے ہمارے ذکر سے اور
 صرف زندگانی دینا چاہتا ہے۔ اور حاسد جو کچھ کرتا ہے اور کہتا ہے گویا
 اپنی غم میں کو جلاتا ہے آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ حاسد
 کی نیکیوں کو حسد اس طرح کہتا ہے جس طرح لکڑی کو آگ ۛ غمناک بناید جو

از طعن جسود اے دل ڈشاید کہ چو دابینی خیر تو دیرین بانشد و ثمنوی بان مان
 ترکِ حسد کن از میان بژور نہ ایلے شوی اندر جهان ڈچوب ہم بودا برادر
 آن ستون ڈکر فراق مصطفیٰ ^{لہذا} بگرست خون ڈاے تو انسان چوب از تو
 بہتر است ڈکینہ ہا در سینہ تو مضمر است ڈکینہ و بغض و حسد ایمان تست
 در کشاکش است جان تست ڈاے منافق زین ہمہ درغ اتفاق بخر و خبر
 از بہار اتفاق ڈجو تا دانی حماقت سے ہو علاج پذیر نہیں جیسا حضرت عیسیٰ
 علیہ السلام فرماتے ہیں کہ میں مردہ کو زندہ کرنے سے ایسا عاجز نہیں
 جیسا کہ علاجِ احمق سے تنگ آیا ہوں۔ اور یہ وہ جاہل آدمی ہے جو چند
 تحصیلِ علم میں مصروف رہا۔ اور منور علوم عقلی سے گور ہے باوجود نادانی
 اور بیایگی کے علما و فضلا پر اعتراض کرے جنہوں نے ساری عمر علوم
 شریفہ کی تحصیل میں صرف کی ہے اپنی گور باطنی سے اس قدر بھی ^{جانتا} نہیں

کہ یہ اعتراض جو اس عالم بزرگ پر کرتا ہے یہ بات خود اسکی حیالت اور
 نادانی کی دلیل ہے۔ اور جو آدمی بزرگوں اور عالموں کی بات نہیں سمجھتا
 اور اس نا فہمی کو بھی اپنے قصور فہم کا باعث نہیں جانتا ہے۔ وہ کُند ذہن
 اور غبی ہے۔ اسکا ذہن دریافت حقائق جو اسے قاصر ہے۔ تو اس کے
 جواب سے درگزر کرو۔ آئیں کہ نداند و بداند کہ بداند و درجہ کس
 ابدال ہر باند کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ ہم گروہ انبیاء
 اس لئے مامور ہوئے ہیں کہ سب آدمیوں سے موافق اور کلمی سمجھ اور عقل کے
 بات کریں۔ جو بات انکی طاقت فہم سے باہر ہے نہیں کہتے ہیں۔ ان جو
 پوچھنے والا عقلمند اور سمجھ بوجہ والا ہو اور غصہ شہوت حسد محبت دنیا
 میں گرفتار نہ ہو اور سیدھی راہ دریافت کیا چاہتا ہے اور سوال بھی بطور
 و تشنیع کے نہ ہو تو ایسے آدمی کا جواب دینا چاہئے۔ غافل مشو و دید

دل کو رکھیں، کاشانہ انتباہ بے نور مکن، یوحیٰ و سحرِ خویش ہمہ وقت بہین،
 آئینہ زمیں، روئے خود و در مکن، یٰ اَیْغَرِیْہُ عِظاً وَ نَصِیْحَتٌ سَبَّحِیْ بِرَبِّہِ کَرُو
 مگر جبکہ سمجھ لو کہ جو کچھ کہتے ہو خود بھی اوس پر عمل کرتے ہو۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام
 کی نصیحت یاد رکھو کہ خدا تعالیٰ نے اوس سے فرمایا۔ اے فرزندِ مریم پہلے
 اپنے نفس کو نصیحت کر جب وہ مان لے تب اور وں کو نصیحت کر۔ ورنہ
 مجھ سے شرم کرنا تنہویٰ چشم کشاؤ نگرا حوالِ خویش، خواب گراں اجل آمد
 ہمیشہ روز و رات تو در فکرِ طعام و شراب، شب ہمہ در خواب روی چہین ^{۱۶۶۸} خواب
 ایکہ بخوابی و جس می زند، چشم کشا ہم میان می روند، قافلہ رفت و تو
 بخوابی مہوز، بخود می مست شرابی مہوز، بر سر رہ خفتی و ابلہ شدی،
 قافلہ چون رفت تو گم رہ شدی، نقل ہے کہ ایک جوان نہایت خوش رو
 مسیحاں اگر لوگوں کے سامنے اتنا گفتگو میں قہقہہ مار کر نہیا۔

حجت زندہ دلی دیدہ گریان باشند پُشاہِ مُردگی دل لبِ خندان باشند جو
 ایک بزرگ نے جو کہ وہاں رہتے تھے اوس جوان خندہ رو کو نزدیکِ ملاکر
 آخرت کی حقیقت۔ اور سفرِ آخرت کے مقامات کا اندیشہ۔ دریافت کیا
 اور پوچھا کہ قبضہ ملک الموت و سوال منکر نکیر کی آسانی جواب کا یقین ہو
 جوان مذکور نے کہا نہیں اور قیامت کی مصیبت۔ اور قیامِ خدا کے
 روبرو محاسبہ اور راز و اعمال کی جانچ پرتال کی آسانی کی معافی کی
 چھٹی ٹکڑی مل چکی ہے جوان نے کہا نہیں پہرِ پل صراط پر گزرنے اور آتشِ دوزخ
 وغیرہ مولناک مقامات کی۔ بخونی کے اطمینان کی ٹھھی لی ہے جوان نے
 کہا نہیں بزرگ نے فرمایا اتنے اندیشے سر پر کھڑے ہیں دنیا سے
 باایمان اٹھنے کا یقین تو ہے نہیں پہرِ تجھ کو منہ سی کس طرح آتی ہے تجھ سے
 خوبصورت خندانِ دُرد و دوزخ میں کیسے جلیگا مجھ کو افسوس ہو تا ہی اُنکی

پُر اثر تقریر اسکو تیر بہت ہوئی۔ مرتے دم تک پھر کبھی وہ جوان نہ ہنسا
 ۵ ہر دم ہاشی زریں بردن راضی ؎ وز غم زدگی و غصہ خوردن راضی ؎
 خواہی کہ شود خاتمہ بالآخر ترا ؎ وقتِ مردن شوی ز مردن راضی ؎ نور العینین
 اگر مطالعہ کتاب کرو تو وہ علم پڑھو جو واسطے نجات کے کام آئے ۵
 علم نہ بود غیرِ علمِ عاشقی ؎ باقی تلبیسِ ابلیسِ شقی ؎ دل کہ خالی شد از عشق آن نگار
 سنگِ استجائے شیطانِ شکار ؎ گر بغیرِ علمِ عشق از دل نہی ؎ سنگِ استنجا
 بشیطانِ میدہی ؎ علمِ دین فقہ است و تفسیرِ حدیث ؎ گر بخوانی غیر ازین
 گردی خبیث مثلاً جب تکو معلوم ہو کہ تمھاری زندگی میں صرف ایک فقہ
 باقی رہا ہے تو علمِ صرف و نحو و طب و قانون انگریزی وغیرہ نہ پڑھو گے
 کیونکہ یہ چیزیں تمھاری فریاد کے وقت کام نہ آئیں گی بلکہ مراقبہِ دل
 اور اپنی صفات کی درستی میں آمادہ و مستعد ہو گے اور دل کو بُری

باتوں سے خالی کرو گے اور خدا کی محبت کو دل میں گلجہ دو گے اور عبادت
 میں اپنا وقت تمام صرف کرو گے ۵ اللہ اللہ ہر کہ گو یہ صبح و شام و
 آتش و فرخ بود برو حرام و ہر لحظہ ناسعی پاسِ نفاس و اسرارِ نفختہ فیہ
 ہر دم بشناس و ترا یک پند بس در ہر دو عالم و زرجانت بر نیاید خبر خدا دم
 مثلاً اگر تلو لوگ خبر دین کہ آئندہ ہفتہ تک پادشاہ تمھاری ملاقات کو
 آئیگا تو تم یقیناً اس ہفتہ میں اس امر کا اہتمام ضرور کرو گے کہ جس خیر یا پادشاہ
 کی نظر پڑے او کو صاف و پاکیزہ کروں جیسے کپڑا مکان وغیرہ اب سوچو
 سہمی عقل مند کو اشارہ کافی ہے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ
 بیشک تمھارے اعمال اور صورتوں کو خدا تعالیٰ نہیں دیکھتا ہے بلکہ تمھارے
 دل و نیتوں کو دیکھتا ہے ۵ پر سید کے منزل آن مہر گسل و گفتم کہ دل
 من ست اور منزل بگفتا کہ دلت کجاست گفتم برا و پڑ پر سید کہ او کجاست

گفتیم در دل بڑے احوالِ دل کا علم احیاء العلوم وغیرہ کتابوں سے دیکھنا فرض ^{عین}
 ہے باقی علوم فرض کفایہ میں ۵ جامِ جہانِ نمدل انسانِ کامل است بڑے
 سراۃ حق نا بحقیقت میں دل است بڑے دل مخزنِ خزانِ سراۃ الہی است بڑے مقصود
 ہر دو کونِ زردل جو کہ حاصل است بڑے اکاۓ ہمو کہ صاحبِ معدنِ نبوت کے
 ارشاد کے موافق تم اپنی ظاہری خلقت و صورت پر فریفتہ ہو کر موت کو نہ بھوجا
 بلکہ حیاتِ جاودانی کا سامان اسی نیاے ناپائیدار سے فراہم کر لو ۵
 سرشتِ دولتِ ابرار رکھ آری وین عمر گرا نایہ غفلت گذار بڑے دائمِ ہمہ جا
 باہمہ کس دہمہ کار بڑے میدار نہفتہ چشمِ دل جانبِ یار بڑے عزیزِ القدر ہر دم
 منقضی ہو کر موت سے نزدیک کر رہا ہے خدا کرے ہر ہر دم کے ساتھ
 تقرب حق تعالیٰ شانہ بھی بڑھتا جا رہا ہے نفسِ مکمل بے بواہوس ہوئے ہوئے
 مشو چومغ اقصیٰ قفس بے بغیر یاد خدا ہر نفس کی میگردے نڈائے مسترا

بہ نفس بنفس پڑ سالک کو راہ سلوک طے کر نیکی لئے اگر عمر نوج بھی ہو تو
 کافی نہیں ہند پیر کامل کی تلاش درکار ہے یاوری بخت سے جبکہ منہ کامل
 ملجاتا ہے تو وہ بعد تخلیہ و تزکیہ نفس مرید صادق کو اپنے رنگ میں رنگ
 لیتا ہے جس طرح ڈکوری کٹیرے کو اپنے مانند بنا لیتی ہے اور عشق حقیقی
 کی آگ اس کے قلب میں روشن کر دیتا ہے وہیں سے سرمد غم عشق بوالہوس
 راند ہند پڑ سوز دل پروانہ مگس راند ہند پڑ تیس سالک اپنے اکسا ب اشغال
 و ریاضات و مراقبات سے اس آگ کو بجھاتا ہے حتیٰ کہ شمع پر
 پروانہ کی طرح جل کر خود شمع بجاتا ہے تانیت نگردی رہ ہست نہ ہست
 وین مرتبہ باہمت پست نہ ہند پڑ چون شمع قرار سو ختن تانہ ہی پڑ شستہ
 روشنی بدست نہ ہند پڑ یعلم اللہ و قدم بہت بیرون ازد و نیست پڑ
 یک قدم بر خود نہ و دیگر قدم در کوسے دوست پڑ آنا فنا یہ راہ طے و کیو

ہو جاتی ہے۔ منزل مقصود تک رسائی ہوتی ہے ع کار کہ خبر شد خبرش بازینہ
 این مدرسہ نیست جا آواز پڑ از سینہ بسینہ میرسد راز و جبکہ لکڑی جلکبر شعلہ بی ہے
 اُسکو آگ کہنیکے پہر لکڑی کا اطلاق او سپر عاید نہوسکیگا نظم مرے کے بعد
 نور روح مردم پڑ بریر نور حق ہو جا یوں گم ہو کہ جیسے دن میں یہ نہ خج و نوا قب
 شعاع شمس سے ہوتے ہیں غائب پڑ یہی تو ہے فنا فی اللہ اصلی پڑ اگرچہ
 زندگی میں ہے وہ نقلی مَوْتُوْ اَقْبَلْ اَنْ قَوُوْا شَعْرَتُوْے گوید کہ با خدا
 پیوستیم پڑ قوے گوید کہ از خود یہاں ستم پڑ ہر کس خبرے دہ از خود مینی نش
 اغنی غرض انیت کہ ما ہم ستم پڑ جبکہ وہ خود فرماتا ہے کہ وَفَحْنِ اَقْرَبُ اِلَیْهِمْ
 حَبْلِ الْوَرْدِ یعنی ہم شہ رگ سے نزدیک ہیں پھر کسکو اُسکی معیت میں
 کلام ہے لیکن اس معیت کا خیال اور خود کو اُسکے ساتھ ایسا سمجھنا جیسا
 دائرہ شعلہ کے ساتھ دیکھو اگر خود بتی کو سلگا کے پھراؤ تو وہ جو حلقہ

پیدا ہوتا ہے شعلہ اُس حلقہ سے زیادہ نزدیک ہے بلکہ شعلہ ہی موجود حلقہ ہے
 ۵ ہمہ اداہام شست این صورتِ غیرِ ثوک نقطہ دائرہ است از سرعتِ سیر
 نقطہ آتش کو جلدی سے پھرائیں تو دائرہ کی صورت میں نظر آتا ہے اور حقیقت
 میں یہاں ایک نقطہ کے دو دوسری کوئی شے نہیں ہے اسی طرح نقطہ وحدت
 ہے کہ بسبب سرعتِ تجدید و تجلیاتِ غیر متناہیہ دائرہ موجودات کی صورت
 میں ظاہر ہوا ہے ۵ این نقطہ زگر و شیکہ دارد و بر صورتِ دائرہ برآید
 لکن گنبد ز خیال و ہم بگر و تا دائرہ نقطہ نماید تو یا مخلوق کو صفت سمجھو اور خدا
 کو موصوف یا عالم کو اعراض سمجھو جو ایک ذات باری کے ساتھ قائم ہے
 صوفیہ فرماتے ہیں اَلْعَالَمُ کُلُّهُ اَعْرَاضٌ مَجْمُوعَةٌ فِی عَیْنٍ وَاحِدَةٍ۔ بلکہ خود
 کو عدم اور اُسی کو موجود سمجھنے میں تقرب الہی تعالیٰ شانہ ٹہرتا جاتا ہے
 ۵ ہے خدا موجود باقی سب عدم ثرو فی الحقیقت ہے سوائے اللہ نے سو ہم

ع ننگه سربسته چه گوئی خوش و آن فی ذلک لک زکری لمن کان له قلب
 بدرسته که درین مذکور پند است اهل دل عزل روفرما بفکر من است
 این همه شب ها سختم که چه اغافل از احوال دل خویشتم و از کجا آمده ام ندانم
 بهر چه بود و کجا میروم آخر نه نماید و طعم نه بخود آدم ایجانم بخود باز روم
 هر که آورد مرا باز برد و در و طعم و ماند ام سخت عجب از چه سبب ساخت مرا
 یا چه بوده است مراد و س ازین ساختنم و بشکنم قالب تن یا تو مرا کنی
 من نیم زارغ و زغن طوطی شکسته شکستم و وقت آنست که پرواز کنم تا بروی
 بهو اسیر کوش پر و بال برنهم و مرغ باغ ملکوتیم نیم از عالم خاک و چند روز
 قفس ساخته اندر بدنم و یارب این کسیت که از پرده برون نمی رود و یا چه شخصیت
 سخن می نهید اندر دهنم و شمس تبریز اگر رود به مانه نامی و رب الله این قاف
 افسرده هم بر شکستم و دلم دیده هر دو خانه تو و سر من خاک آستانه تو

لے ماہ عالم سوز من و شمع شب افروز من تو دے پیکر دل دوز من از من
 چرا بنجیدہ تو خواہم ترا مہمان کنم تا جان و دل قربان کنم تو جاسے تو در چشمان کنم
 از من چرا بنجیدہ تو بنجیدہ از من خطا چہ دیدہ تو داکم گنہ بخشیدہ
 از من چرا بنجیدہ شنیدہ ام سخن خوش کہ پیر کین خان گفت تو فراق یار نہ
 آن میکند کہ توان گفت تو صبح کسے مکن بکن و صفت جمال یار من تو دل کبے
 بدہ در غم آن نگار من تو ساغر مے مخور سجور خون جگر عشق او تو رو کو پری
 مبین بین چہ گل غدار من تو زلف سیکش مکش پردہ و چہرہ و انما تو
 پیش کسے میا بیا در دل بقیر از من تو معرفت بد گیران منہ نگوش نہ بقول من
 جان کسی بر سر بخسرو دل نگار من تو ای عزیز اکثر الوہوس ما و صفت مقتدر
 کہ حج کو نہیں جاتے اور بعض سست عقیدہ حج کیلئے خانہ کعبہ کو جاتے
 ہیں کعبہ کے کعبہ کی زیارت کئے بغیر لوٹ آتے ہیں افسوس ہے

حدیث قدسی حاکم وغیرہ نے روایت کی ہے جو ہم معنی ہے لَوْلَا كَلَّمَكَ
 الْاَفْلَاكُ کے یعنی اگر نہ تو اے حبیب میرے تو پیدا نہ کرتا میں کو
 گویا کعبہ کی پیدائش اچھی کیلئے ہے پس مدینہ منورہ کو تم ضرور بصد ضرور
 خاص زیارت شریف کی نیت سے جانا کیونکہ مَنْ زَارَ قَبْرِي وَجَبَتْ لَهُ
 شَفَاعَتِي مَنْ زَارَ نِي بَعْدَ مَمَاتِي فَمَا زَارَ نِي فِي حَيَاتِي - صَلَوَةُ
 فِي مَسْجِدِي هَذَا خَيْرٌ مِنْ اَلْفِ صَلَوَةٍ فِيمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَسَاجِدِ اِلَّا
 الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ اِنَّ هَذَا حَدِيثُ كَسَنِي سے دل میں دلولہ پیدا ہوتا اور دل
 قابو سے جاتا رہتا ہے خدا تعالیٰ زیارتِ روضہ مقدس نصیب کیے
 اور ان وعدوں کا مستحق بنائے آمین ۔ اگر مے نخوری طعنہ فرمیں تیار
 کر دست دہد تو بہ کفم یزدان را تو فخر بین کنی کہ مے نخورم ؛ صد کار کنی
 کہ مے غلام ست آن را ؛ جبکہ توفیق ایزدی مدد دہدی تم حج کو جاؤ گے

عرفات۔ و مقام ابراہیم۔ و چاہ زمزم۔ و حفرہ و حطیم۔ و میزابِ رحمت کے
 نیچے حجر اسود کے روبرو کھڑے ہو کر اور خانہ کعبہ کے اندر جا کر بابِ
 بیت اللہ شریف کا پردہ پکڑ کر۔ فقیر حقیر کیلئے دعاے مغفرت کرنا
 کہ یہی مقامات اجابت دعا کے ہیں رباعی از مکتوب مدینہ چون کریمؐ
 رفتم بوداع قبلہ انس و ملک و از رکن و مقام و حجر و زمزم کیلیک و آواز آمد
 لیتنی کنت معک۔ مدینہ منورہ کے راستہ کی تکلیف کو تکلیف نہ خیال کرنا
 خیر اب تو ریل آ رہی ہے تکلیف ہی کیا ہے ۵ در پنج و بلا قدم بزم
 نہ زنی و آئینِ رضا و صبر بر ہم نہ زنی و روشن ز تو بزم بندگی چون شمع آ
 ہر چند کہ سوزند ترا دم نہ زنی و دیکھو دربار شاہی میں خاص خاص عہدہ دار و ب
 و جاگیر داروں کو خلاف شانِ تحلیف کا اٹھانا پڑتا ہے اُن تک نہیں کہتے
 حدیث حَقَّتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِ وَ حَقَّتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ غرض جبکہ

مع الخیر انشاء اللہ تعالیٰ مدینہ طیبہ میں داخل ہو گے۔ اولاً غسل کرنا سفید لباس
 پہننا خوشبو لگانا نہایت ادب و تواضع کے ساتھ باب السلام سے
 داخل مسجد نبوی ہونا اور منبر کے نیچے دو رکعت نماز پڑھنا۔ اسطور کہ
 منبر کا عمود تمھارے سیدھے کاندھے کے مقابل ہے۔ کیونکہ نبی کریم
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسی جگہ کھڑے ہوئے تھے۔ دلم و عشق او
 آوارہ شد۔ آوارہ تر باداؤ تم از بے ملی بچارہ شد۔ بچارہ تر باداؤ بعدہ قصد
 زیارت میف کرنا۔ روضہ مبارک کے طرف رخ قبلہ کے جانب پشت رکھنا
 اور یقین جاننا کہ آپ زندہ ہیں ہر ایک کے حالات سے مطلع ہر ایک
 سلام کرنیوالی کا جواب عطا فرماتے ہیں۔ آمد نماز شام نیامد نگار من
 لے دیدہ پاس دار کہ خواہم حرام شد یا اور نہایت ادب و دست بستہ یہ سلام
 یا بنی اللہ السلام علیک یا ائما الفؤاد و الفلاح لذلک یا سلام

آدم جواجم دہ پڑ مرہے بردل خراجم نہ پڑ بس لود جاہ و احترام مرا پڑ یک علیک
 از تو صد سلام مرا پڑ زاری من شنو تکلم کن پڑ گریہ من نگر تبسم کن پڑ لب بچنبیان
 پڑ شفاعت من پڑ منکر در گناہ و طاعت من پڑ یا محمد بہ من بے سرو سامان
 قبلہ دین و کعبہ ایمان مدد پڑ لیس لی عیونک یا سید کئی مدنی پڑ سویم افکن نظر
 بر من حیران پڑ یا نبی شتی امت بکف ہمت تست پڑ اندرین و رط غم صدم
 طوفان مدد پڑ عاصیم پڑ گنہ ام سخت غریب زارم پڑ رحم فرما بغیر بی غریبان
 مالک ایم تو سلطان و عالم شدہ پڑ شاہ شایان مددے شاہ گدایان مددے
 از احد آمدہ زان بعد محمد شدہ پڑ مظہر نور خدا مرشد پا کان مدد پڑ بار عصیان
 بسر آوردہ خضامی بدرت پڑ یا رسول عربی شافع عصیان مدد پڑ اور اس کسین
 امت دنا خیر محض کے جانب سے بھی آستان بوسی سلام بصد شوق و
 ادب تمام عرض کرنا۔ اور دعا خیر سے نہ بھولنا۔ حشر ما بار رسول کن این

وعار قبول کن یا رب۔ تھوڑا آگے بڑھ کے حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما
 پر سلام پڑھنا کیونکہ آپ بھی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خضر فوق
 شفیق اور ساتھ دفن ہیں فردا قیامت ساتھ ہی محشور ہونگے۔
 مثل الملبیت مطہرات ان صحابہ کرام کی مکرم و محبت پیروی بھی ہم پر واجب ہے
 پھر وہاں کہڑے رکھ کر جہنم اور جو مانگنا ہو دعا مانگو۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ رُفِیْ
 شَہَادَۃً فِیْ سَبِیْلِکَ وَجَعَلْ مَوْتِیْ بِبَلَدِ رَسُوْلَکَ۔ پھر وہاں سے
 جنت البقیع کو جاؤ الملبیت ازواج مطہرات و اصحاب کی زیارت کرو
 قبلتین وغیرہ مقامات کی زیارت بھی کرو بیت المقدس و شام کی زیارت
 سے بھی سفید و سفید ہونا کہ پھر بار بار موقع ملنا و شواہد الکرامیہ
 شامل حال ہو جاؤ تمہیں منورہ کی قامت اختیار کرلو تا زنگی ادب و
 خشوع ملحوظ رکھو ہزار ہا آدمی ایسی تمنائیں زیر زمین ہو گئے ہیں خدا تم کو

کامیاب کرے۔۔۔ فراقِ باریانِ کسیت اندک نیست و میانِ چشمِ اگریم موت
 بسیار نیست۔۔۔ دلمِ راسوختِ داغِ شعلہ تاب آہستہ آہستہ بکند صید ترا
 آتشِ کباب آہستہ آہستہ و امامِ مالکِ حمت اللہ علیہ ایک مرتبہ حج سے
 فارغ ہو کر مدینہ طیبہ میں اقامت گزین ہو گئے۔ لوگوں نے پھر حج کو جانکی غیب
 وی تو فرماتے تھے کہ راستہ میں شاید موت آجائے اور مدینہ چھوٹ جا
 اسلئے دوبارہ حج کو نہیں گئے جنت البقیع ہی میں دفن ہوئے۔ یا محمد ترا
 در چھوڑ کہاں جا غریب و بادشاہی سے تو بہتر ہے گدائی تیری،۔۔۔
 عطر را بر تن من بر دل مال بڑ عطر حیر بود نام پاکِ ذوالجلال و العزیز نرست
 یہ خیال فقیر کے دل میں گذرا کہ کلامِ مجید میں کہیں یہ مرقوم نہیں کہ خدا تعالیٰ
 نماز پر چھاپے روزہ رکھتا ہے حج کرتا ہے زکوٰۃ دیتا ہے تم لوگ بھی
 ایسا ہی کیا کرو۔ بخلاف اسکے پارہ (۲۲) سورہ احزاب میں صاف یہ موجود

إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا

یعنی ہر آئینہ خدا اور اس کے فرشتگان درود بھیجتے ہیں نبی پر اے مسلمانو درود

بھیجو تم اوپر اُنکے اور سلام پس درود شریف کی شان آئیہ کرمیہ سے مثل و زرشن

روشن تر ہے۔ باتی حال درود بہترین موجودات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر

بکثرت پڑھا کرو کیونکہ خدایتعالیٰ خود بھی درود پڑھتا ہے جس طرح اُسکے لئے

اور اپنے ملائکہ سے بھی پڑھواتا ہے اور تم کو بھی درود شریف پڑھنے کا

تاکیدی حکم فرمایا ہے گویا افضلین عبادت بعد فرائض یہی ہے اگرچہ

ضعیف عقیدہ والوں کے نزدیک تمام عمر میں ایک مرتبہ درود کا پڑھنا کافی ہے

ولیکن ہمارے مشرب میں تمام عمر لگاتار پڑھتے رہنا نا کافی ہے جس قدر پڑھتے

تھوڑا ہے ترمذی نے روایت کی کہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے

جب حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا کہ کس قدر درود پڑھوں

فرمایا جس قدر تو چاہے آخر میں انھوں نے عرض کیا تمام اوقات میں پُرودہ
 ہی میں متفرق کر دیتا ہوں فرمایا اِذَا يَكْفِي هَمَّكَ وَيُكَفِّرُ نَبَاتُكَ
 یعنی اب سب تیرے غم دور کرے گا اور گناہوں کو مٹا دے گا حضرت
 عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ دعا مقبول نہیں ہوتی جب تک تو اپنے
 نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نہ پڑھے اسکو بھی ترمذی نے روایت کیا
 مَنْ صَلَّى عَلَى وَاحِدَةٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ عَشْرًا نَبِيَّ كَرِيمٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 فرمایا جو ایک مرتبہ درود مجھ پر بھیجے اس کے معاوضہ میں دس مرتبہ خدا تعالیٰ
 اُس پر رحمت نازل فرماتا ہے پس اکثر اوقات روح مقدس اول الفکر والآخر العمل
 ابو الارواح صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھا کر وہ اللہ صلی وسلم علی نبی
 الْاُمِّيِّ وَالْاُمِّيِّ بکثرت درود شریف وہی شخص پڑے گا جو سرور عالم صلی اللہ علیہ
 وآلہ وسلم سے محبت رکھتا ہے کیونکہ مَنْ أَحَبَّ شَيْئًا اَللّٰهُ ذَكَرَهُ یعنی جو شخص

جس چیز کو محبوب رکھتا ہے فکر اور سکاہت کرتا ہے فرماتے ہیں کہ ۱
 گمراہ یعنی وہ بامنی نذر دمنی و گمراہ دمنی و بے معنی و بے معنی کو جب تک آپ سے
 کامل محبت نہ ہو ایمان ناقص رہتا ہے (نکتہ) آپ کی مسجد میں ایک نماز پڑھے تو
 پھر ان نماز کا ثواب اور آپ پر ایک مرتبہ درود پڑھے تو دس مرتبہ رحمت
 رحیم و کریم نازل ہوتی ہے ۲ ہر مرض کی دوا اور دُشرف و دافع ہر بلا
 ویرود شریف و آپ کی شان خدا تعالیٰ کے سوا کون جانتا ہے ۳ کیا کوئی
 حق کے سوا انکی حقیقت جانے و معرفت رکھتے ہیں جبریل امین تھوڑی سی
 ۴ گفتہ روم بخواب کہ بنیم جال دوست و بد عہدی زمانہ امانم نمی دہد
 ۵ محمد سے صفت پوچھو خدا کی و خدا سے پوچھو لو شان محمد و محمد سر و ستارہ
 ہے کوئی رفراسکی کیا جانے و شریعت میں تو بندہ ہے حقیقت میں خدا جانے
 سچ تو یہی ہے کہ ع بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر صلی اللہ علیہ وسلم

آپ کے نام مبارک پر کامل درود شریف لکھا کرو صلعم یا صرف ۴
 لکھ دینا کمالِ عمل ہے اور نازیبا لعنت ہے اوس بیخبت پر جو نام پاک
 محمد کو مچر لکھا ہے ایگزیر نصابِ شنائی و چیز آثار نیک بختی میں
 رب جلیل و قناعت بلیل و چیز ایک بہتر اوس سے دوسری بدتر اوس سے
 جہان میں نہیں دینا مانگنا عبادت و سخاوت کو نہ بھول و چیز سے خلل پاشا
 ہے فقیر کی نفرت وزیر کی غفلت علمائے رغبت فقر کی صحبت باشت
 سعادت ہے خلقِ ملیح و زبانِ فصیح نعمت ہے و چیز بد بختی کی نشانی میں
 بزرگوں کو بدی سے یاد کرنا اور اپنے کو سب سے بہتر سمجھنا و چیز دلیلِ احمق میں
 عورتوں کی بات سنا سنا سنا سے توقع رکھنا و چیز باعثِ روشنی دل میں
 ذکرِ خدا و کلامِ انبیاء و چیز بہتر میں ماننا نصیحت بزرگوں کی اور قبول کرنا
 عذرِ خطا کا روک کر و چیز انسان کیلئے لازم میں طلبِ خوشنودی و الجلال

سعی معاشِ حلال ^{۱۲} و دُچیزِ علامتِ ایمان ^{۱۳} میں بلا پر صبر و لغا پر شکر ^{۱۴} و دُچیزِ غنیمتِ جانو
 جوانی بوڑھا پیسے کے آگے صحتِ بیماری کے پہلے ^{۱۵} و دُچیزِ دل کو اندھا
 بنانی میں زیادہ باتیں کرنا اور بہت سونا ^{۱۶} و دُچیزِ باعثِ غیرِ اطمینانی ^{۱۷} میں
 خادمِ غیرِ متدین و مخدومِ متکون ^{۱۸} و دُچیزِ نقصانِ میں نہیں ^{۱۹} الٰہی کفلوں ^{۲۰} سے
 و عملِ پسندیدہ ^{۲۱} و دُچیزِ حماقت سے منسوب ^{۲۲} میں ستائشِ اپنی و اتباعِ بدیہ کی
 و دُچیزِ حافظہ کو زیادہ کرتی ^{۲۳} میں صبح کے اول اٹھنا اور ہمیشہ با وضو رہنا
 و دُچیزِ صداقت و دوستی ^{۲۴} میں ہاتھ پیرنا دوست کا پریشانی میں اور مشورہ
 دینا حیرانی میں ^{۲۵} دوست آن باشد کہ گیر دوستِ بد و پریشانی ^{۲۶} حالی
 و رماندگی ^{۲۷} و دُچیزِ علامتِ نادانی ^{۲۸} میں قطعِ کلام و بے محل گفتگو کرنا ^{۲۹} و دُچیز
 انسان کو نام آور کرتی ^{۳۰} میں ہوشیاری کام میں بُردباری عام میں ^{۳۱} و دُچیز
 فراست کی علامت ^{۳۲} میں دریافت کرنا انجامِ امور کا اور توقفِ الزام ^{۳۳} میں

دو چیز سب کاموں سے بہترین قول موافق آیات قرآن و فعل مطابق
 احادیث رسول سبحانہ ^{۲۴} دو چیز یعنی دنیا میں خدا کی یاد و آخرت میں اس کا دیدار
 بہترین ^{۲۵} دو چیز یعنی اللہ جل شانہ پر ایمان لانے اور اس کے مخلوق کو نفع پہنچانے
 سے بہتر نہیں ^{۲۶} لا شرک لہ کا شرک ٹھیرا۔ یعنی اور اس کے مخلوق کو تکلیف دینے
 سے بدتر نہیں ^{۲۷} علما کی صحبت حکما کی نصیحت مردہ دلوں کو زندہ کرتی ہے
 جس طرح بارش زمین خشک کو قبر میں بے توشہ دفن ہونا دریا میں بے کشتی
 کا لواحد سے دنیا کی عزت مال سے آخرت کی عزت نیک اعمال سے ہوتی ہے ^{۲۸}
 دنیا کا غم تیرگی دل اور آخرت کی فکر نور دل پیدا کرتی ہے ^{۲۹} طالب علم دین
 کی جنت طالب گناہ کی دوزخ ^{۳۰} طالب نیک آدمی گناہ سے خیر اندیش
 دنیا سے رغبت نہیں کرتا ^{۳۱} رضا عت تقویٰ سے نفع دین متاع دنیا سے
 خسار دین تصور ہے ^{۳۲} جس نے گناہ کیا اور بہت بار دوزخ میں رفتار ہوگا

جس نے عبادت کی اور روتا رہا جنت میں بہتار ہو گیا ^{۳۵} عارف کا مقصود خدا
 اور اس کی معرفت زاہد کا مطلوب دعا اور اپنی بھلائی ہے ^{۳۶} گناہ صغیر
 تو اتر سے کبیر گناہ کبیرہ استغفار سے صغیرہ ہو جاتے ہیں ^{۳۷} خدا سے برتر
 بہتر کوئی دوست نفسِ شریر سے بدتر کوئی دشمن نہیں جیسے دنیا میں ^{۳۸}
 بحر و بر مقام ظہور فساد ہیں اسطرح انسان میں دل زبان تمام گناہوں ^{۳۹}
 کی جڑ دنیا کی محبت تمام فتنوں کی جڑ زبان کی حرکت ہے گناہ جو خوش نفس ^{۴۰}
 سے ہو بخشا جاتا ہے حبط لغزش آدم علی بنیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام جو گناہ
 غرور سے ہو بخشش کی امید نہیں دیکھو قصہ شیطان علیہ اللعنتہ رباعی
 از راحتِ چند روزہ خوش دل نشوی ڈورِ خیر رنج و درد بسمل نشوی ڈورِ غم ^{۴۱}
 از حضورِ ہستی خدا ڈورِ ننگِ عدم زمرگ غافل نشوی ڈورِ غیرِ رضایِ ملا ^{۴۲}
 یتیم خیر موجبِ غربت ہیں بدھوں کی خدمت جو انون کو نصیحت

چھوٹوں پر شفقت تین چیز آدمی اختیار کرے استطاعت پر فقر سوگ پر صبر
 قصا الہی پر رضا تین چیز شومیت کا موجب ہیں کینہ دل میں رکھنا -
 سربراہوں سے حسرت کرنا طلوع آفتاب پر سونا تین چیز کی پادیداری
 تین چیز سے متھوڑے مال کی تجارت سے اور ملک کی سیاست سے
 اور علم کی مباحثہ سے تین چیز کا دعویٰ عقلمند نہ کرے شجاعت سخاوت
 شرافت تین چیز اختیار کرے حضور قلب سے ناز پر رضا شب بیداری کرنا
 کلام اللہ پڑھنا تین چیز کفر کی نشانی ہیں نفاق دل میں رکھنا دنیا کی
 محبت دل میں رکھنا حرام کو حلال جاننا علم بے عمل و عمل بے اخلاص
 و اخلاص نفاق علامت بد بختی ہے دولت خواہش سے جوانی خصما ہے
 زندگی دولت سے حاصل نہیں ہو سکتی تدبیر نیک کرنی آدمی گذران ہر امر
 کی تحقیق ادھا علم ہر امر میں مال اندیشی آدمی عقل ہے تارک دنیا خدا

تارک گناہ کو فرشتے تارک طمع کو مخلوق دوست رکھتے ہیں ^{۱۲} دنیا کے
 نعمتِ اسلام شغل کیلئے عبادت عبرت کیلئے قبرستان کافی ہے ^{۱۳} عقلمند
 آخرت کیلئے توشہ معاش کیلئے محنت ذریعہ حلال سے لذت حاصل
 کر نیکی کو شش کرنا ہے ^{۱۴} خود پسندی خواہش نفس بخل ملاکی کے باعث ^{۱۵} میں
 ہمیشہ خوفِ الہی دولت مندی میں میاں رومی غصہ میں جھپٹا رہا تب
 مد نظر رکھنا باعثِ نجات ہے ^{۱۶} زیادتی کلام و طعام و منام میں ملاکی
 متصور ہے ^{۱۷} سلام میں پیش قدمی کرنے کھانا کھلانے رات کو نماز پڑھنے
 میں مدارج کی ترقی ہے ^{۱۸} خواہ کتنے ہی برس زندہ رہو آخر مرنا خواہ کسی
 محبت کرو بچھڑنا خواہ کیسا ہی عمل کرو بد لایا نہ ہے ^{۱۹} سردی میں وضو کرنا
 نماز کیلئے پیادہ مسجد کو جانا انتظارِ جماعت کرنا کفارہ گناہ ہے ^{۲۰} اللہ
 کی یاد اولیا کی ملاقات حکما کے کلمات سے بچ دور ہوتا ہے ^{۲۱} جو آدمی

نہیں رکھتا وہ علم نہیں رکھتا جو صبر نہیں رکھتا وہ دین نہیں رکھتا جولو
 نہیں رکھتا اوسکو قرب الہی نصیب نہیں ہوتا ہے اللہ قہار ہے ^{۲۱}
 حلال روزی اختیار کرو زبان کو خلق کی بُرائی سے روکو دنیا سے محبت ^{۲۲}
 نہ رکھو کہ وہ مومن کا گھر نہیں ہے شیطان کے ساتھی نہ بنو کہ وہ مومن کا فریق
 نہیں ہے کسی کو ایذا نہ دو کہ یہ مومن کا شیوہ نہیں ہے جسکا دل دانا ہو ^{۲۳}
 بدن صابر ہو شے موجودہ پر قانع ہو نیک بخت وہی ہے خوش حال ^{۲۴}
 وہی ہے جس نے دنیا کو اُسکے چھوٹنے کے آگے چھوڑا قبر میں داخل ہو نیکی
 پہلے سامان مہیا کیا خدا سے ملنے کے پہلے خدا کو خوش کیا بلا پر صبر کرنا ^{۲۵}
 آرام پر شکر کرنا مصیبت پر راضی رہنا دلیل ایمان ہے مسجد ذکر خدا ^{۲۶}
 قرآن خوانی مومن کا قلعہ ہے جس میں شیطان داخل نہیں ہو سکتا سب دن ^{۲۷}
 بہتر جمعہ کا دن سب معیون سے بہتر رمضان کا مہینا سب اعمال سے بہتر

پیچگانہ نما رہے ^{۲۸} دین کی ہوتیاری دنیا سے بیزاری نفس کی عیب جئی سے
 بہتر کوئی چیز نہیں ^{۲۹} اچھا عمل وہ ہے جو مقبول خدا ہو اچھا مہینا وہ ہے
 جس میں خالص رجوع بخدا ہو اچھا دن وہ ہے جس میں ایمان جاؤ خوشبو عباد
 عورت دنیا میں پسندیدہ ہیں ^{۳۱} محبت الہی معرفت کی بنیاد گناہوں سے بچنا
 یقین کی علامت یقین کی اصل تقدیر پر رضامندی ہو خود پسند ^{۳۲} گمراہ مال پر
 ہر وہ نہ کرے والا حقیر مخلوق سے عزت کا خواہاں فیل ہے ^{۳۳} نگہ کو تو واضح سے
 صحت کو قناعت سے حسد کو خیر خواہی سے بد لنیو الامومن ہے ^{۳۴} لڑکپن میں
 جوانی میں مستی بڑھاپے میں مستی انسان کا خاصہ ہے ^{۳۵} فنا کے تین ہی درجے ہیں فنا فی الشیخ
 فنا فی الرسول فنا فی اللہ ^{۳۶} بکا کی تین قسم ہیں خونِ عذاب خونِ غضب
 خونِ جدائی پہلا گناہوں کا کفارہ ہے اور کاٹھرہ نجات دوسرا پاک
 کرن عیب ہے اور کاٹھرہ بلندی درجات و نعمات تیسرا باعثِ قرب و

خوشنودی محبوب ہے اسکا شہرہ دیدار الہی تعالیٰ شانہ کی بشارت ہے رباعی
 اے شیفۂ بہار گلزارِ جہان تو غافل چہ نشستہ ز اسرارِ جہان ^{بظاہر} تو از سرِ زمانہ ^{بظاہر}
 سیلاب تو ہر لحظہ ہمیں رسد بدیوارِ جہان ایخیز نیرِ نصالِ رباعی چہا ^{چہا}
 معطلِ نظر میں صورتِ بندگی سیرتِ انگندگی دلجوئیِ دوستانِ نیکوئی با
 مردمان چہا چہیزِ زیادتی دولت کی مین بدون سے نفاق نیکون سے
 اتفاق دوستوں سے تلطف دشمنوں سے مدارا چہا چہیزِ چارچہز کو یاد
 دلاتی مین بیماریِ تندرستی کو غمِ راحت کو افلاسِ دولت کو ناوجہ ^{می}
 بہجت کو چہا چہیزِ علامت صاحبِ دلی مین غصہ کے وقت حفظِ مراتب رکھنا
 ہر سیکو کا فر نہ کہنا کیسکے دل کو رنجیدہ نہ کرنا کیسکا راز فاش نہ کرنا چہا چہیز
 سے شرمندگی ہوتی ہے بے محل گفتگو سے بدون کی صحبت سے نیکون
 کیساتھ ٹرنے سے اور علما و فقرا کی حقارت کرنے سے۔ چہا چہیز ^۶

چار دشمن ہیں مال کا چور شعور کا جہل علم کا سخت محبت کا قرض فان
 الْقَرْضُ مُقَرَّرٌ لِّلْمُحِبَّةِ چار چیز انسان کو ضعیف کر دیتی ہیں دشمن سب
 قرض ہتیار پریشانی روزگار مجامعت بار بار چار چیز ہیر واپس نہیں
 عمر گذری ہوئی بات کہی ہوئی تیر چھوٹا ہوا اور قضا گئی ہوئی ۔
 برباب جوے نشے گزائب میں بیکین اشارت زہان گذران را بس
 از دست رفتہ میچ نیاید ہیچ حال کو چند انکہ اوقیان کند و جا بہا درد
 چار چیز خلاصہ جمیع عبادات ہیں و فکر یا عہد پر نگاہ بانی کرنا حد پر
 صبر کرنا مفقود پر خوشنود رہنا موجود پر کشتی نئی بناؤ کیونکہ دریا گہرا ہے
 کافی توشہ ساتھ لو کیونکہ سفر دور کا ہے بوجہ ہلکا کرو کیونکہ گہاں سخت ہے
 خالص عمل کرو کیونکہ پرکھنے والا نگاہ والا ہے شرم مردوں کی خواہش ہے
 مگر عورتوں کی خوب تر۔ انصاف ہر ایک کا نیک ہے مگر حاکمون کا

نیک تر توبہ بوڑھوں کی نیک ہے اگر جوانوں کی نیک تر بخشش غنیوں کی
 نیک ہے مگر فقیروں کی بہتر ہر روز بارہ رکعت سنت پڑھنے سے حق نما
 ہر ماہ تین روز رکھنے سے حق روزہ روزانہ ستوا آیت پڑھنے سے حق
 ہر جمعہ ایک درہم دینے سے حق صدقہ ادا ہوتا ہے ^{۱۳} سجدہ سہو سے نماز نظر
 سے روزہ قربانی سے حج جہاد نفس سے ایمان کامل ہوتا ہے ^{۱۴} سیرتِ شریف
 ظالموں کی خوشامد گناہوں کا بھوننا طولِ امل تاریکی دل ہے ^{۱۵} روزہ
 رکھنا نیکوں کی صحبت رکھنا گناہوں کو یاد کرنا تھوڑی امید رکھنا ^{۱۶} رشتہ
 دل ہے اللہ تعالیٰ سے محبت کا دعویٰ اور حرام سے نہ بچنا رسول صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم سے محبت کا دعویٰ فقیر و مسکین سے کراہت بہشت کا دعویٰ
 اور خیرات نہ کرنا خون و دوزخ کا دعویٰ اور گناہوں سے نہ بچنا یہ محض
 جھوٹے دعوے ہیں پر ہیزگاری شرم شکر صبر علامت ایمان ہے ^{۱۷}

۱۸ استغنا فاعت من راحت آزادی من لذت صحت جسمانی من رزق
 ۱۹ آسمان میں ہے خالق کی موافقت مخلوق کی یہی خواہی نفس کی بخت
 ۲۰ بقدر ضرورت دنیا پر قناعت پسند ہوشمند ہے از روئے توریت
 تقدیر پر رضامندی وارر کو انجیل شہوتوں کا توڑنا وارر کو زبور تنہائی و
 گوشہ نشینی۔ وارر کو فرقان زبان کا نگاہ رکھنا دارین کیلئے بہتر ہے
 ۲۱ خواہش ابلیس زبان غصہ پر غلبہ دراصل سرداری ہے اغنیاء میں
 حضرت سلیمان علاموں میں حضرت یوسف بیماروں میں حضرت ایوب
 فقر میں حضرت عیسیٰ علی نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خدا دلیل و نظیر فرمایا
 ۲۲ غینہ کو قبر پر فخر کو میزان اعمال پر آرام کو طے پلھڑا پر خواہشات کو
 جنت پر مغمور رکھو درو عداوت افلاس آگ اگرچہ کم ہوں زیادہ
 ۲۳ تصور کرو جوانی کی قدر بڑھاپے میں آرام کی قدر تکلیف میں صحت

کی قدر بیماری میں زندگی کی قدر مرنے کے بعد معلوم ہوگی ملک الموت ^{۲۲}
 روح کو قبض و ثار مال کو پا مال نفس اعمال کو تباہ قبر جسم کو مٹا دیتی ہے
 خواہشات نفسانی کے دفع کیلئے عورتیں جمع مال کیلئے فریب ^{۲۴} فریب
 کیلئے علم مسلمانوں کی بہلائی کیلئے مدارا درکار ہے غصہ میں معافی ^{۲۵}
 تنگی میں بخشش تنہائی میں پارسائی خوف میں اظہار حق مشکل ہے ^{۲۶} چپ کرنا
 وعدہ کا نظر رکھنا حدود شرعیہ پر صبر کرنا شے گم شدہ پر راضی رہنا
 سامان موجودہ پر خلاصہ ریاست ہے عورت پر اعتماد نہ کرے مال پر
 غور نہ کرے وعدہ پر طاقت سے زیادہ بوجہ نڈلے علم لایفیع نہ پڑھے
 آدم علیہ السلام یعقوب علیہ السلام بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا امام جواد علیہ السلام ^{۲۷}
 رضی اللہ عنہ کے برابر دنیا میں کوئی نہیں رویا جو کہ عورت نہیں رکھتا ^{۲۸}
 آسائش تن کی نہیں رکھتا جو کہ فرزند نیک نہیں رکھتا آنکھوں کی ٹھنڈک

نہیں رکھتا جو کہ برادرِ بہرنگ نہیں رکھتا قوتِ بازو نہیں رکھتا جو کہ
 زر نہیں رکھتا دنیا کی عزت نہیں رکھتا جو کہ یہ چار نہیں رکھتا کچھ غم نہیں
 قطعہ اسکندر کی قباد و جمشید پڑتے دیکھتے ہزار امیدیں بارِ غم آخرت
 آنکس کہ بفکر گاؤں و خرم دیکھا یغریزِ نصلح خماسی علماء کی حقارت دیکھا
 اقربا کی حقارت سے دنیا کا ہمسایہ کی مخالفت سے فائدہ کا اپنی حقارت
 سے عزت کا بی بی کی حقارت سے عیش کا نقصان ہے شکر کا عوض
 از دیا و نعمت دعا کا اجابت استغفار کا عفو توبہ کا قبول صدقہ کا پائید
 نتیجہ ہے محتاج کہنے والا زوجہ زوج کو راضی رکھنے والی مہرِ بخشش والی
 اولادِ مطیع والدین گناہوں سے توبہ کرنا لایک ہیں زبان و فرج کی
 حفاظت کرنا حصولِ نعمت دنیا کو وبال سمجھنا تھوڑی نیکی بے غنیمت جاننا
 حرام سے پیٹ نہ بھرنا خود کو سب سے بدتر خیال کرنا متقی کی علامت ہے

تو نگری قناعت میں سلامتی گوشہ نشینی میں بزرگی نرک خواہشات میں
 صبر کا ثمرہ قلیل مدت میں فائدہ کثیر عرصہ میں حاصل ہوتا ہے جوانی کو بڑھاپے
 سے پہلے تندرستی کو بیماری سے پہلے تو نگری کو محتاجی سے پہلے وقت کو
 گزرنے سے پہلے زندگی کو موت سے پہلے غنیمت جانو فقر کو راحت
 نفس اطمینان قلب بندگی رب سبکی حساب بلندی درجہ اُمرا کو تکلیف
 نفس بے چینی دل چاہلوں سی اہل دنیا گرا فی حساب بستی درجہ نصیب ہے
 صحبت نیکان تلاوت قرآن خلوے شکم عبادت شب عاجزی دم صبح
 شبلی وہ دل ہیں قرآن کی آیتوں میں غور کرنے سے توحید و یقین میں ترقی
 ہوتی ہے اللہ تعالیٰ کے نعمتوں پر شکر کرنے سے محبت پیدا ہوتی ہے
 اوسکے وعدوں پر پھوس کرنے سے عمل صالح کی رغبت ہوتی ہے اوسکی
 وعید میں فکر کرنے سے خوف اثر کرتا ہے اوسکے احسانات اور اپنے

تفصیلات دیکھنے سے شرم و امن گیر ہوتی ہے شکر کو نعمت پر محنت کو راجہ
 ذلت کو غرت پر خاموشی کو یادہ گوئی پر موت کو زندگی پر اختیار کرنا
 اتقیا کا کام ہے مال خرچ کرنے میں راحت نفس یاد الہی میں فراغت
 ڈاکو و سچے امن نیک نامی و سخاوت نیکون کی صحبت حاصل ہوتی ہے
 جس شخص میں امید طویل پر ہنر گاری قلیل بخل کثیر حرص غالب فراموشی ہوتا
 اویسکے نزدیک مال جمع ہوتا ہے گو تمام کاموں میں جلدی شیطان کا کام ہے
 ولیکن مہمان کو کھلانے میں بچی کی تیاری میں بالغہ کے نکاح میں ادا قرضہ میں
 گناہوں سے توبہ میں جلدی کا حکم ہے سرگوشی بہید کو صدقہ مال کو خلوص
 عمل کو راست گوئی قول کو مشورہ عقل کو نگاہ رکھتا ہے آدم علیہ السلام نے
 گناہ کا اقرار فرمایا قصور پر نادم ہو نفس پر ملامت کی توبہ میں جلدی کی
 رحمت خدا تعالیٰ اسے ناامید نہ ہوے ابلیس لعین نے گناہ کا اقرار

نہ کیا نادم نہوا اپنے کو طاعت نہ کی توبہ کا ارادہ نہ کیا رحمت سیم
 نا امید ہوا جس قدر اللہ تعالیٰ سے حاجت ہے عبادت کرو جس قدر
 عذاب پہننے کی طاقت ہو اویس قدر گناہ کرو جتنی عمر ہے اتنی دنیا
 حاصل کرو اتنا توشہ ساتھ لو کہ قبرین کفایت کرے جس قدر رحمت
 بہشت میں پہننے کا ارادہ ہو اویس قدر عمل کرو شب محافظوں سے بہتر زبان
 سب لباسوں سے بہتر پرہیزگاری سب باتوں سے بہتر قناعت سب
 نیکیوں سے بہتر نصیحت سب لذتوں سے بہتر صبر ہے اللہ تعالیٰ کے
 وعدوں پر پکلی اعتماد ظلمات سے کلی نفرت اعمال میں خلوص ظلم پر تحمل
 موجود پر قناعت کرنا اعلیٰ درجہ کی صفت ہے ہر وقت کلمہ طیب
 لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ کا ذکر کرنا بلا کے وقت اِنَّا لِلّٰهِ
 اِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُونَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ

کہنا حصولِ نعمت و فرحت کے وقت اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ پڑھنا
 ہر کام کا آغاز بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ سے کرنا و توقع گناہ کے وقت
 اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الْعَظِیْمَ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ کہنا لازم ہے رات کی خوشی اللہ تعالیٰ
 سے راز و نیاز مناجات کے ساتھ دن کی خوشی بندگی کے ساتھ دنیا
 کی خوشی خوفِ خدا کے ساتھ آخرت کی خوشی بخشش کے ساتھ حبت کی
 خوشی دیدارِ الہی کے ساتھ خوشتر ہے مناجات بدرگاہِ قاضی الحاجات
 یوں مانگا کرو کہ الہی امید و راز نے فریب دیا۔ محبت دنیا نے ہلاک کیا
 شیطانِ بعین نے گمراہ کیا نفسِ سرکش نے حق سے روکا برے ہم نشین نے
 گناہوں میں اعانت کی پس اے فریادرس فرما یرسی کر اگر تو رحم و کرم
 نہ کریگا تو سو اتیرے مجھے گناہ گار پر کون رحم و فضل کریگا شعر
 در حضرتِ ما دوستی یک دلہ کن ڈھیر حیر کہ غیر ماست آنرا ملکہ کن بڑیک صبح

باخلاص سیر بردار من ڈگر کار تو بر نیاید انگہ گلہ کن ڈگر ہر غم و ست
 خبر شکر نیست ڈگر این نیز نصیب ہر حکمر نیست ڈگر بد کے وہاں حبیب حافی
 شیرین بود آنچه تلخ دانی ایغیر نر نضاح سداسی کتاب امید
 افراط و تفریط کرنیوالا تقدیر الہی تعالیٰ شانہ کو جھٹلانیوالا اہلبیت مطہرات
 سے بدسلوکی کرنیوالا طریقہ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ترک کرنیوالا
 خرام کو حلال ٹھہرائیوالا زبردستی سے حکومت حاصل کرنیوالا لعنتی
 دنیا اپنی دوستی کے طرف نفس گناہوں کے طرف خواہش شہوتوں کے
 طرف موت قبر کے طرف اہلبیس لعین ترک دین کے طرف خدا غائب
 بخشش کے طرف بلاتا ہے مسجد بے نمازیوں میں مصحف بے تلاوت
 گہر میں قرآن فاسق و ناجبر کے سینہ میں نیک عورت ظالم شوہر کے
 قبضہ میں نیک مرد بد کردار عورت کے ہندسے میں عالم نصیحت

ناشنوا قوم میں محض بیکار ہے جسے ابلیس کا کہا مانا اوس سے دین چھوٹا
 جسے نفس کا کہا مانا اوس سے روح گئی جسے خواہش کا کہا مانا اوس سے
 عقل گئی جسے دنیا کا کہا مانا اوس سے آخرت گئی جسے بدن کا کہا مانا
 اوس سے جنت گئی جسے اللہ پاک کا کہا مانا اوس سے عمل برائی گئیں
 مقبولیت عبادت میں اسم اعظم قرآن میں غضب الہی گناہوں میں
 شب قدر رمضان کی طاق راتوں میں صاحب دل عام لوگوں میں
 موت زندگی میں پوشیدہ ہیں جسے اللہ تعالیٰ کو چھپانا اسکی ہڈی
 کی نفس کو چھپانا خلاف کیا آخرت کو چھپانا اوسکو طلب کیا دنیا
 چھپانا اُس سے نفرت کی حق کو چھپانا اوسکی پیروی کی اسکی چھپا
 اوس سے بچا وہ انسان کامل ہے عقل دلیل علم فہم لطف علم
 عقل رہبر نیکی خواہش مرکب گناہ مال چادر تکبر دنیا بازار

آخرت ہے بخدا ہاضم فرزند نیک زن موافق سخن راسخ عقل کامل
 تندرستی جسم سے بڑھ کر کوئی نعمت نہیں جو لوگ توبہ کی امید بر گناہ
 ترک نہیں کرتے علم کے بعد عمل نہیں کرتے عمل میں اخلاص نہیں رکھتے رزق کما کر
 رازق کا شکر ادا نہیں کرتے تقدیر پر رضا مند نہیں ہوتے مردوں کو
 دفن کر کے عبرت نہیں پکڑتے۔ اُنکے قلوب فساد سے بہرے میں
 حاسد کو آرام جھوٹے کو یاد بخیل کو مردت پادشاہ کو دغا بد اخلاق
 کو سروری نوشتہ تقدیر کا رد نہیں نفس کو گناہوں سے مجتنب رکھنا
 دل میں خوشی کو غائب اور رنج و زحمت کو حاضر دیکھنا اہل شر سے
 دور اور اہل خیر سے قربت رکھنا تھوڑی دنیا کو بہت اور بہت
 عمل کو تھوڑا جانتا اپنے دل کو اوس خیر کی طلب میں مشغول رکھنا جس کا عہد
 ازل میں کر چکا ہے۔ بیفکری اوس خیر سے رکھنا جس کا عہد میں خدا ہو چکا ہے

زبان کا ہمیشہ فکر و غم و ندامت کے ساتھ لکھبان رہنا مقبولیت تو یہ کے
 علامات میں بخشش کی امید پر گناہوں میں طول دینا بغیر عبادت کے
 قرب الہی کی امید رکھنا و دوزخ کا تخم بوجہ بہشتی ثمر کا انتظار کرنا گناہ کا
 ہو کر معصومین کا مرتبہ تلاش کرنا بغیر عمل کے ثواب کا منتظر رہنا حوصلہ سے
 زیادہ اللہ جل جلالہ سے تمنا رکھنا درحقیقت فریبِ حاکمیت ہے
 سب سے بہتر عقل خدا داد (معرفت الہی) ہے اگر وہ نہ ہو تو طریقہ ^{۱۳۲}
 (شرع) اگر وہ بھی نہ ہو تو صحبت (مرشد) اگر یہ بھی نہ ہو تو (اعتکاف)
 یعنی گوشہ نشینی اگر یہ بھی نہ ہو تو (بجز نصائح) خاموشی اگر یہ بھی نہ ہو تو
 پھر اس سے خواب موت بہتر ہے رباعی درد اکہ غم زمانہ بس جان کا
 اول قدمش سوے دوزخ راہ ست و غافل نشین غم مخور شاو بہزی ثرائین
 معنی لا الہ الا اللہ ست سے بہتر خاکم کہ رکردی صفا آوردہ خوب نے

گذر کہ ماہم جسم و جانے داشتیم و از فریب باغ بان غافل مشو! عندیلب
 بیشتر ماہم درین باغ آشیانے داشتیم ایغیر نیر نصاح سباعی بادشاہ
 عادل جوان صالح بخیر خدا تہائی من رو نیوالا پے بخوتہ مسجد کو جانیکا مفت
 چھپا کر صدقہ دینے والا بعد دوستی کر نیوالا عورت پر قبضہ و قدرت
 رکھتے ہوئے زنا کاری سے انکار کر نیوالا سایہ عرش مانگیا بہت ^۲ مندوب
 ذلیل ہوتا ہے لوگوں کو خفیف کرنے والا خود خفیف ہوتا ہے کسی
 یا کام کی کثرت کرنے میں اوسے مشہور ہو جاتا ہے کلام فضول سے
 بیہودگی بڑھتی ہے بیہودگی بڑھنے سے حیا کم ہوتی ہے بے حیائی سے
 پرہیز گاری گھٹتی ہے پرہیز گاری کے انحطاط سے دل مردہ ہو جاتا ہے
 تعجب خیز و حیرت انگیز وہ شخص ہے کہ موت کو بچانے اور ہنستا ہے
 دنیا کو فانی جانے اور رغبت کرے۔ تقدیر کا قائل ہو اور شے مفقود

منعم ہو روز حساب سے خبردار ہوا اور مال جمع کرے غدا بوزخ سے
 خائف ہوا اور گناہ کرے وجود واجب الوجود بالیقین جانے اور غیر اللہ
 کی پرستش کرے شیطان کو عد و ظاہر سمجھے اور اسکی اطاعت کرے
 دنیا اوسکے لئے گہر ہے جسکو گہر نہیں اُسکے لئے مال ہے جسکو مال کی
 فکر نہیں جمع کرتا ہے وہ جسکو عقل نہیں مشغول رہتا ہے وہ جسکو فہم نہیں
 درپے رہتا ہے وہ جسکو علم نہیں حسد کرتا ہے وہ جسکو نتیجہ کی خبر نہیں
 کوشش کرتا ہے وہ جسکو کامل یقین نہیں فقیری کو امیری پر ذلت دنیا کو
 عزت عقبی پر تواضع کو غرور پر بھوک کو شرمی پر غم و کج خوشی دنیا پر
 پستی کو بلندی پر موت کو زندگی پر اختیار کر نیوالی کا دل سمندر سے زیادہ
 تو نگر ہے ^۱اعلام کا فاعل و مفعول خلق لگانیوالا چوپایہ سے جماع کر نیوالا
 عورت کے دُبر سے مرکب ہو نیوالا ہمسایہ کو ستانیوالا ہمیشہ شرب کا

پنیے والا قیامت میں مردود ہوگا پاک نہوگا جب تک آگ میں جلا یا نہ جائیگا
 رباعی گرز مہ ام آلودہ بہ افکارِ تم پڑو و مردہ ہمارے ہمیشہ دوزخ و طغم پڑو
 یارب بگو بذاتِ پاکت سو کند پڑو کزدوش چگونہ بارِ ہستی غلغم پڑو
 ششوی شبستی دست پاد دل نشستی پڑو کدورت ہا آب و گل نشستی پڑو
 دل ازنا پاکی باطن چو پاک ست پڑو اگر نا پاک شد دست چہ پاک ست پڑو
 ایغیر نیر نصیح ثنائی آنکہہ دیکھنے سے زمین بارش سے مادہ نر سے
 عالم علم سے سائل سوال سے حریص مال جمع کرنے سے دریا پانی سے
 آگ لکڑی سے کھجور نہیں ہو سکتے ناز بے خشوع جسمین عاجز نہیں ہو سکتے
 بے ضعف جس سے نفس کی سرکشی نہ جائے قراءت بفکر جسکا اثر دل پر
 نہ پڑے علم بے عمل جسمین تقویٰ حاصل نہ ہو مال بے سخاوت جس سے
 لوگوں کو نفع نہ پہونچے برادری بے مروت جسمین باکید گیر محبت نہو

نعمت غیر مستزقبہ جسکو بقائو دعا بے خلوص حسین دل رجوع نہو بیکار ہیں
 باندی غلام کا آزاد کرنا مسافروں کی مہمانی کرنی محتاجوں کی دستگیری
 کرنی افسردہ دلوں کو خوش کرنا مساکین کے ساتھ بیٹھنا بادشاہوں
 کی مجالس سے پرہیز کرنا کمتر کی تواضع کرنا برہنگوں کی توقیر کرنا چاہئے
 دل میں خوف و امید زبان پر حمد و ثنا آنکھ میں حیا و بکا ترک دنیا طلب
 رضاے مولا عارف کے علامات ہیں شکر نعمت کیلئے مصیبت کیلئے
 حلم عالم کیلئے گریہ غائف کیلئے احسان نہ جملانا محسن کیلئے خشوع قلب
 نماز کیلئے پرہیزگاری فقیری کیلئے عاجزی طالب علم کیلئے زنت ہے
 کلام فضول سے حکمت نظارہ بازی سے عاجزی قلب طعام کثیر سے
 لذت عبادت منہی سے رعب دل لگی سے روشنی عقل محبت دنیا سے
 محبت آخرت لوگوں کی عیب جوئی چھوڑنے سے اپنے عیوب بجا رہنے میں

صفاتِ الہی کی جستجو سے درجہ بلند ملتا ہے رباعی نور چشم آدمی ان فردن شود
 از ہشت چیز؛ اگر میر میشود با و نظر کن ہر زمان بزر و بر مصحف و شیخ
 کبار و شاہ عدل بچہ خط خوب حسن خوب سبز و آب روان بچہ رباعی
 نے مال ملے باید و نے فوج و سپاہ بچہ از قطع تعلقم بود حشمت و جاہ بچہ ترک اسباب
 بزر جمع اسباب بچہ کرد دولت فقر گر گدا گرد شاہ بچہ الیغیر زیر نصائح و تعامی
 غرور حسد حرص شکم سیری خواب آسائش جسم محبت مال شناسندگی
 تحکم دروغ گوئی خطاؤں کی جڑ ہین نماز کی پابندی سے اللہ تعالیٰ کی
 محبت تندرستی جسم حفاظت فرشتگان نزولِ برکات سے آثارِ نیکو کاری
 نرمی قلب گذر پل صراطِ سجات و فرخ ہمسائیگی صالحین متصور ہے
 زمین زبانِ حال سے کہتی ہے کہ لے آدم کے بیٹے تو میری پیٹھیہ پر قوت
 سے دوڑتا دُڑے کام کرتا ہے وائے میرے حال پر ایک نیکو کہ

ایسا ایسا کیسے پیٹ میں تجھ کو تیرے ہی قریب آنا سابلے نامل گرا دینگے
 جس طرح اب گناہ کر رہا ہے اندر عذاب بھگتیگا جس طرح یہاں پہنچتا ہے
 وہاں روئیگا یہاں خوش ہے وہاں مغموم ہوگا یہاں مال جمع کرتا ہے
 وہاں پشیمان ہوگا یہاں تو حرام کھاتا ہے وہاں تجھ کو کیڑے کھائینگے
 یہاں تکبر کرتا ہے وہاں ذلیل ہوگا اوپر روشنی میں پہنچتا ہے اندر
 اندھیرے میں ٹپڑیگا اوپر جاعتوں کے ساتھ پہنچتا ہے اندر تنہا ہوگا
 تیرے یہ سب کرشمے میری ہی پٹھہ پیٹ میں ہونگے رباعی خواہی کہ
 دین زمانہ مرد گردی ڈواند رہ حق صاحب درد گردی ڈوروزان و شبان
 بگرد مردان میگردد مرد گردی چو گرد مرد گردی ایغیر نیر نصائح عشائی
 مشکوٰۃ کرنے میں ناس فائدے متصور ہیں طہارت دہان رحمان
 عداوت شیطان حفظ فرشتگان مسوڑہوں کی مضبوطی انقطاع بلغز وال بدو

اندھا صفا از یاد بصر قبولیت ناز جسکو دامن سچائی قناعت کے ساتھ
 صبر شکر کے ساتھ فقر زہد کے ساتھ فکر خلوص شکم کے ساتھ غم خوش
 کے ساتھ جہد بدن تواضع کے ساتھ ملامت مہربانی کے ساتھ محبت
 کے ساتھ علم نافع حلم برتر کے ساتھ ایمان عقل کامل کے ساتھ نصیب
 ہوتے ہیں وہی بندہ خاص ہے عقل بغیر پرہیزگاری کے بزرگی بغیر علم کے
 مطلب بغیر عرض کے بادشاہی بغیر عدل کے خوشی بغیر امن کے تو نگری
 بغیر جود کے فقیری بغیر قناعت کے رتبہ بغیر تواضع کے جہاد بغیر
 توفیق کے دفعیہ تشنگی بغیر آب خشک کے حاصل نہیں ہوتی عالم جو مسئلہ بتلا
 علم چسپ عمل کیا جائے اسے جو پسند نہ کیجائے ہتیار جو استعمال میں نہ لایا
 جائے مسجد جس میں ناز نہ پڑی ہو جائے مصحف جس میں تلاوت نہ کیجائے مال جس میں
 زکوٰۃ نہ کیجائے گھوڑا جس پر سواری نہ کیجائے۔ علم زہد جود دنیا طلب کے پاس ہو

طولِ عمر حسین زاد آخرتِ مہیانہ ہونا فہم نہیں علمِ اچھی میراث ہے ادب
 اچھا پیشہ ہے تقویٰ اچھا توشہ ہے عبادت اچھی متاع ہے حسنِ اخلاق
 اچھا ہمیشہ بن ہے علم اچھا وزیر ہے قناعت اچھی تو نگری ہے توفیق
 اچھی مدد ہے علم صالح اچھا رہبر ہے موت اچھا ادیب ہے ^{بصیر} فاعلیہ ^{یا اولی الامر}
 جسے اوصیفات کو اختیار کیا دنیا و دین میں کام اپنا بنالیا حق تعالیٰ کے
 ساتھ صدقِ نفس کے ساتھ قہرِ خلق کے ساتھ انصافِ بزرگوں
 کے ساتھ خدمتِ خوردون کے ساتھ شفقتِ درویشوں کے ساتھ
 سخاوتِ دوستوں کے ساتھ نصیحتِ دشمنوں کے ساتھ علمِ عالموں
 کے ساتھ تواضعِ جاہلوں کے ساتھ خاموشیِ عجبِ جاہلانِ باشندہ غمشی
 رباعی غم چند خوری ز کارِ ناآمدہ پیش یزدنجست نصیبِ مروم دور اندیش
 خوش باش جانِ تنگ کمین بر دلِ خویش یزدکر خوردون غم قضا نگر دو کم و بیش

اسی نور العینین ہماری روح کو ہمیشہ ایصالِ ثواب سے خوشنود رکھنا فقیر کو اپنے
 خدا سے پاک سے امید قوی ہے کہ تمکو توفیق نیک عطا کر گیا اور تمھارے
 نیک افعال کا ثواب جو تم فقیر کی روح کو ایصال کر دے وہ فقیر کی روح کو
 پھونچا دے گا خدا تعالیٰ تم سے راضی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وارضاء
 و ذریاتہ وسلم تم سے خوشنود رہیں دیکھو یہ آخری نصیحت ہے جو فقیر تم کو کر رہا
 کرتا ہے دنیوی ضرورتیں جہاں تک ہو سکے دن بدن کم کئے جانا کہ یہی
 جالِ حجاب بلکہ کنجال ہے جو دنیوی اشتغال اور اسکی محبت کے قیدِ دوام سے
 نکلنے نہیں دیتا ورنہ پتھاؤ گے پتھاؤ گے ۛ ایک نکتہ بہت اگر شعور آ
 ورنہ چو چراغِ پیش کو رست ۛ خوب بینی و خود نمائی ترا دو بندہ است و این کی سخن
 من بہتر از ہزار پند است فقیر کو اپنی عمر کے لحاظ سے کوئی متناسا تھہ نہ
 لیجانی چاہئے الحمد للہ علی حمد بعد علیہ و علی عفوہ بعد قلد رتہ

تمام خواہشات سے دل پاک و صاف ہے اللہ بس باقی ہو س پہر بھی یہی
 کہتا ہوں کہ ہمیشہ امور مندرجہ ہذا کی پابندی کا خیال بد نظر رکھ کر اسکو اپنے
 لئے کارنامہ ہدایت بناو گے تو انسان کامل بن جاو گے اور دامن مقصد کو
 گل کامیابی سے پُر کر لو گے ورنہ تم بھی وہی حسرت ساتھ لیجاؤ گے جو
 فقیر اس وقت لیجا رہا ہے ۵ بدینا تو انی کہ عقبی غری ڈو بحر جان من
 ورنہ حسرت بری ۵ یاد داری کہ بوقت زادن تو ڈو ہمہ خندان بدند
 تو گریان ڈو آہنجان ہی کہ بعد مرن تو ڈو ہمہ گریان بوند تو خندان راجی
 این دنیا کا خانہ ات عقبی ہم ڈو ایجا حکم تو نا فداست آہنجا ہم ڈو امر ویر جو
 پردہ پوشی من کردی ڈو یارب ندری پردہ من فردا ہم ڈو جناب المیزین
 حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ اُنْظُرْ اِلٰی مَا قَالَا وَلَا تَنْظُرْ اِلٰی
 مَا قَالَتْ یعنی جو کہا گیا اسکو دیکھہ کون کہتا ہے اسکو نہ دیکھہ اگر فقیر کی

یہ تجریر بطور خود ہے تو نظر انداز کرو اور اگر خدا و رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے
 احکام کی بنیاد پر ہے تو اعلیٰ اعلیٰ پر نظر رکھو ۵ تو نگرانی مال
 پیش الٰہی مال کو کہ مالِ گورست بعد از ان اعمال و من انچہ شرط است
 با تو میگویم تو خواہی از سختم بند گیر و خواہ ملال نقل ہے کہ ایک ذریعہ
 دانا بادشاہ ہارون رشید کے پاس آیا او کو متفکر دیکھ کر کہا کہ سبب
 اتنی فکر کا کیا ہے ہارون رشید نے کہا کہ دنیا کی موی فانی سے فکر مند ہوں
 ۵ ہمیشہ برب فوارہ این سخن جارست و کہ اوج مروج دنیا و دن
 نگون سارست و ببلول نے کہا کہ تجھ کو یہ اندیشہ نکرنا چاہئے کیونکہ
 دنیا اگر وفادار ہوتی تو یہ بادشاہت تجھے تک نہ چھوڑتی ۵
 اعتبارے نیت قدسی طائر اقبال و این کو ترہ زمان مشتاق با ہم دیگر است
 ہاے ری دنیا سچ ہے جو کچھ کہ جناب رسالت مآب خلاصہ موجود است

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تیری تعریف فرمائی کہ الدُّنْيَا زُورٌ لَا تَحْصُلُ
 إِلَّا بِالزُّورِ الدُّنْيَا جِفَةٌ وَطَالِبُوهَا كِلَابٌ ۝ بنیادِ
 نہ بند دہر کہ مرد است و کہ دنیا سرسبز اندوہ و درد است و برو بار بگورستان
 نظر کن و کہ دنیا شیر مردانِ اچہ کرد است و تیری بیوفائی ضرب المثل ہے
 حَدِيثُ حُبِّ الدُّنْيَا رَأْسُ كُلِّ خَطِيئَةٍ ۝ تیرا فعل خوابِ خیال ہے
 وَمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا إِلَّا مَتَاعُ الْغُرُورِ ۝ این جہان باکس فدا دی
 نکر و داغِ حسرت داد و غم خواری نکر و تیری ہر گھڑی عمر کی قاطع ہے
 تیرا دنیا عاقبت کا کہو بیٹھنا ہے اور تیرا چھوڑنا عین سرمایہ ابدی کا
 پیدا کرنا ہے اس میں شک نہیں کہ تو باطلے اقامت و ثباتِ استقامت
 ہے اس میں ایک ہی بات مختلف اور متضاد اثر مرتب ہوتے ہیں اور
 ایک ہی چیز بعض کی خوشی و شادمانی کا موجب ہوتی ہے اور بعض کو

سچ و مال کا کوئی تیرا نہرا جان سے خرید رہے کوئی تجھ کو آنکھ اٹھا کر دیکھتا
 نہیں تیرے نیش کا زخم بے مرہم ہے تجھے طلاق ابراہیم بن ادہم ہے
 تو خانہ محبت بیدادی ہے راند و جنید بغدادی ہے تو جبرعہ جان نواز
 تلخی ہے مجبورہ شقیں بلخی ہے تو مایہ غفلت و بزمی ہے طعونہ بازید بسطامی ہے تو
 چھوڑی ہوئی تقیہ کی ہے لی ہوئی اشتیاق کی ہے طالب تیرا ذلیل اور اہل بیت
 کو یہ آیہ دلیل قُلْ مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيلٌ ۝ وَالْآخِرَةُ خَيْرٌ لِّمَنِ تَقَى ۝ تجھ میں
 تین قبائح ہیں محنت سے ہاتھ آتی ہے خست سے رکھی جاتی ہے حسرت
 سے چھوڑی جاتی ہے ع دنیا بیچ است و کار دنیا ہمہ بیچ محمد بن محمد غزالی
 امام الوقت نور اللہ تعالیٰ مرقدہ فرماتے ہیں کہ دنیا پانچ ضرورتوں سے
 بڑھ کر نہیں کھانا پینا پھنا خوشبو جماع اسکے تلخ یہہ میں کہ کھانے
 میں شہد پینے میں دودہ لباس میں ریشم خوشبو میں مشک جماع میں عورت

يُلَوِّحُ الْخَطُّ فِي الْقِرْطَاسِ هُرَا وَكَاتِبُهُ رَمِيمٌ فِي التُّرَابِ هـ
 نوشته باندسیاه بر سفید یز نویسد رانیست فردا امید یز هر که بنید و عا طمع
 زانکه من بنده گنهگارم یز حافظ و طیفه تو دعا گفتن است و بس یز در بند
 این مباش که نشنید یا شنید یا الله اذین فی قلبی رَجَاكَ و اقطع
 رَجَائِ عَمَّن سِوَاكَ حَتَّى لَا اَرْجُو اَحَدًا غَيْرُكَ اللَّهُمَّ ارزقنی
 حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يُحِبُّكَ وَحُبَّ عَمَلِ قَرِيبِیْ اِلَیْ حُبِّكَ وَصَلِّی اللّٰهُ عَلَی
 خَیْرِ خَلْقِهِ سَیِّدِنَا وَشَفِیعِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَسَلَّمَ جَمْعَتِكَ
 یَا اَرْحَمَ الرَّحِمِیْنَ هـ تحمیر فی تاریخ ۵ اشعبان الحکم ۱۲۸۵ هجری نبوی صلی اللّٰهُ علیہ وآلہ وسلم

راستم آستم بدروعا گو

محمد عبد الغفریر

عفی عنه و احسن الله احواله و عاقبتہ آمین

خاتمہ نسخہ

مضیٰ ماضی اس علالت پر ملالت میں وصا یا خوبتر سے تمکو خبر دے
 کر نیکاموقع ملا اور اس فرصت کو بھی نعمتات سے تصور کیا ۱۳ ۲۶
 قصہ شہرت ہو و جامی را تو کین ہمہ نظم آبدار نوشت و بہر احباب صحیفہ دہشت
 لکشت چند یادگار نوشت و پہلے توفیق جانا ہی کیا ہے قطع نظر اسکے
 ۱۵ دماغ ایسا نقاہت سے ہے لزان و کسان سیا آب گردان
 غشا و جلد و اعصاب رگ و پے و ہر اک جنجال بدین مبتلا ہے و کلمن
 کچھ نہ طاقت ہے نہ قوت و مصیبت ہے مصیبت ہے مصیبت
 پیرو مرشد کے چند روزہ فیض صحبت میں جو کچھ سنا تھا گوش خوردہ
 اثرے دارد تمھارے خاطر قید قلم کیا جو کوئی دوست محب عیاد
 آتا ہر اسکے طبع پر مجبور کرتا ہے چونکہ غریز الاخلاق فی نصاب الافاق

اسم بامشئی کے صد ہا نسخے غذائے کرم کے لئے دہرے ہین حالانکہ حضرت
 پیر سید محمود صاحب و سید محی الدین صاحب جیلانی فرماتے تھے کہ جب کبھو
 طبیعت منغص ہوتی ہے تیری مولفہ عزیزہ الاخلاق کے مطالعہ سے فوراً
 قلب منور ہو جاتا ہے بدفعات اسکا تجربہ ہو چکا ہے اسکی وجہ کیا ہوگی
 عرض کیا گیا کہ آپ کے جدا علی کے حکم سے ہی یہ لاجواب کتاب لکھی گئی
 ہے دیگر پرچ افسوس ہے کہ اس مقبول کتاب کی کوئی خبر تک نہیں لیتا
 لہذا دل فقیر سرد ہوا متواتر تقاضے ہونے لگے اگرچہ اس میں کوئی ایسی
 بات نہیں ہے لیکن یہ ایک ہنردار میہنقا و عیب و دوست نہ بیند
 بجز آن یک ہنر کو اسکے طبع پر اصرار بشمار ہوتا جاتا ہے فقیر کہتا ہے کہ
 شانکار میکنم و نہ اینکار میکنم چنانچہ ایک دوست صمیمی فقیر نے بھی یہ شعر
 تحریر و ترسیل کیا وہ ہذا۔

مخدومی زاد مجدکم

تسلیم عیادۃ حاضر خدمت ہوا وصیت نامہ موسومہ صاحب زادگان
بلند اقبال الموسوم غزیر الاثرۃ زیر کتابت کا بہت بڑا حصہ بالاستیعاب
دیکھانی الواقع اسم با مستثنیٰ ہے اسکا مضمون ایک بیش بہا نعمت ہے
ہر نصیحت اسکی موتیوں میں تولنے اور آبِ زر سے لکھنے کے قابل ہے
جو کچھ اس میں ہے منصوص ہے یا احادیث میں آیا ہے یا اقوال کا بریں
دین سے پایا گیا ہے بڑے چھوٹے سب کیلئے از بس مفید ہے صاف
اردو ہونیکلی وجہ سے کم عمر لڑکے اور ستورات بھی اس سے مستفید ہو سکتے
ہیں
مبتدیوں کے واسطے اس میں علمی و اخلاقی معاش و معاہ دونوں طرح
کے فوائد متصور ہیں اس نسخہ کے ذریعہ سے آپ نے قوم اور ملک پر بڑا
احسان کیا ہے اور ایک عمدہ بنیاد اخلاق حمیدہ و موعظت حسنہ کی

ڈالی ہے فی زمانہ کہ ایک طوفانِ نادولون چل پڑا ہے جو سراسر مخرب
 اخلاق و محرک خیالات مفسدہ ہے ایسی کتاب کا ہونا تریاق کا کام
 دیگا جو دل چسپی اور عارضی مسرت عشقیہ نادولون میں ہوتی ہے وہ بند
 نصائح کی کتابوں میں دھونڈے نہیں مل سکتی نصیحت ہمیشہ تلخ معلوم
 ہوتی ہے لیکن آل اندیش اور عاقبت بین ایسی ہی کتابوں کے مطالعہ سے
 دائمی مسرت حاصل کرتے ہیں اور ایسی ہی کتاب میں بگڑے ہوئے لوگوں
 کو راہِ راست پر لاتی ہیں اس قسم کی کتابوں کی جبقہ زیادہ ضرور
 ہے افسوس ہے کہ بہت ہی کم ہیں میری رائے میں ہر شریف شخص کے
 نزدیک اسکا اک اک نسخہ رہنا اسطرح ضرور ہے جس طرح کہ وہائی امراض کے
 دفعیہ کیلئے پیش از پیش دوائیں رکھی جاتی ہیں جس خلوص نیت اور
 مذہبی ثوق اور راسخ الاعتقاد ہی سے اسکو آپ نے لکھا ہے ممکن نہیں کہ

سچی بات دل پر کا نقش علی الحجر نہو۔ اس نسخہ کے مطالعہ سے جو فائدہ اور تزکیہ نفس کا
 ہوگا دعا ہے کہ خداوند تعالیٰ و تقدس آپ کو اسکا اجر دین دنیا و دنوں جہان میں
 خاطر خواہ دے اور قوم کے وہ لوگ جو جھٹک رہے ہیں دیکھیں کہ مذہب اسلام میں کسی
 اعلیٰ درجہ کی تعلیم خلاق و طرز معاشرت ہے اور کس درجہ سچائی اور راست باری
 اس میں کجٹ کوٹ کر بھری ہے مجھے امید ہے کہ اسکو آپ بالضرور طبع و شائع فرما
 کہ بیشک یہ (تواریخ غر زریہ) ہے بعد طبع ایک سو نسخہ مہربانی سے دوست احباب
 کے تقسیم کے لئے نیاز مند دیرینہ کے نزدیک لطف ارسال فرمایا جو کچھ قیمت ہوگی
 گذران دی جائیگی جزا کما اللہ احسن الخیراً فقط قطع نظر ان تمام تقاضوں کے عالم ربو
 خاکسار بشیر الدین احمد دوم تعداد
 میں بھی اسکے طبع و شہیر کی نسبت آگاہ کیا گیا ہوں لہذا بعد ملاحظہ و صوابدید مرجع علم
 پیر و مرشد مدظلہ تم اسکو طبع و شہیر کرنا صبح پیری میں مآخروہ میں شہیر
 خواب نیکو نیست در وقت سحر بیدار شو و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین مت بآلہ العالیہ



انقرضیاسرپاٹنویر سالک سالک طریقت ہادی مراحل شریعت
 خلاصہ دودمان مصطفوی چراغ شبستان بزم مرتضوی ساریب مساریر
 وحدۃ الوجود شارب مشارب شہود عاریج معارج ایقان درج مدارج
 عرفان پیر جوان سیدی سندی مرجعی حافظ حاجی داعظ حضرت سید
 عمر علی شاہ صاحب قبلہ قادری حنی الحسینی اید بالتائیدات الغیبیہ آمین
 پروردگار کی حمدیں طرح مجھ سے ادا ہووے کہ تو خود اپنا ہی آپ حامد ہووے
 اور نعمت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ہر استغراق ہووے کہ میرے وجود فانی بن
 وہ باعث موجودات نظر آئے بلکہ طرف و منظور کا بھی خیال اٹھے اور حقیقت
 محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو تمام موجودات میں ساری ہے جلوہ گر ہو جا
 ۛ گرچہ صد مرحلہ ذراست ز پیش نظرم ۛ وَجْهَهُ فِي نَظَرِي كُلِّ
 غَلَاةٍ وَعَشِيٍّ ۛ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَعَلَى

وَاَرِثْ حَالَهُ سَيِّدِي سُلْطَانِ الْاَوْلِيَاءِ وَبَابِ رَأْسِ السَّلَامِ
 بعد حمد و نعت کے خیال آیا کہ اس سالہ کی اور اس کے مصنف کی کچھ
 و ثنا لکھوں لیکن رسالہ ہی خود اپنے مصنف کا مداح ہے کہ ایسا قال آئی
 صاحبِ حال کا ہو سکتا ہے کہ غیر حق سے معرضِ درو گردان ہو اور تین
 محوِ جمال ذوالجلال ہو سبحان اللہ لڑکوں کو وصیتِ اسطرح کی کہ انھیں
 محبتِ الہی سے مالا مال کر دیا اُنکے سینوں کو علومِ معرفت سے
 بھر دیا یہ وہ خزانہ ہے کہ جسے نہ چور کی چوری کا خوف ہے
 نہ صرف کرنے سے کم ہوتا ہے ہر ایک شخص کو چاہئے کہ اپنی اولاد کے لئے
 ایسا ہی خزانہ چھوڑ جائے جو پشتِ دہشت تک اُن کے کام آئے
 خداوندِ عالم مصنف کو جزائے خیر دے اور اُنکی اولاد و احفاد
 کو اس پر عمل نصیب کرے آمین عمر کا ان اللہ کے۔

از عالم با عمل جناب لوی ابو المنظر محمد سعید الدین صاحب انصاری
 الحمد لله وکفی والصلاة والسلام علی المصطفیٰ وعلی آله
 اهل الصدق والصفاء اما بعد مجھ کو اس کتاب کے مطالعہ کا
 شرف حاصل ہوا ماشاء اللہ کیا کتاب ہے (مرغوبِ حلیہ)
 ۲۶ ۱۳ھ
 طریقت کا خلاصہ شریعت کا لب لباب ہے مسلمانوں
 کیلئے ہادی دین کا حکم رکھتی ہے (باغ ابد بہار و صایا)
 ۲۶ ۱۳ھ
 اللہ تعالیٰ اس کو مقبول عام کرے اور مولف کو دارین بین نیک نام

قطعہ تاریخ

جلسغرا و جناب سید احمد حسین صاحب بن غوث نواز جنگ

دست عبد الغزیز این رسالہ چون رقم زد و غزیز البدرایا

سال نیکوچہ نوشت احمد دلکش خوب نار و صایا
 ۲۶ ۱۳ھ

تقریظ شاعرین زبانِ دوبیا صاحبِ طبع سلیم میرزا علی جان صاحبِ مہم

بے ثباتی دارِ فانی کی یہ دیتی ہے خبر	ایک حالت پر نہیں رہتا یہ دورِ آسمان
صبح کو فصل بہا رہی کہ چمن میں تھے مزے	شام کو گلشن میں تھی رونقِ فزا بادِ خزان
بلبلِ شوریدہ سڑبڑی تھی گلِ حسنِ شاخ پر	آج اوس میں ایک پتے کا نہیں نام و نشان
جا بجا تھے وجد میں بلاؤں سے قصاں جس جگہ	آج دیکھ غور سے جا کر تو تھا ہو کا مکان
خیرہ چشمی نرگس شہلا کی سب جاتی رہی	نام کو باقی نہیں اس کی کہیں مستیان
کالی کالی گلِ جہان گھنگور چھائی تھی گھٹا	ہلکا ہلکا آبر تھا گلِ حسن جگہ کو ہر نشان
بھینسی بھینسی عطر افشان تھی جہاں دیہا	بلبلِ نالانِ بان ہے آج سرگرمِ فغان
نشہ کا می آبِ حیوان پر سکندر کو ہی	خضر کو بخشی گئی رحمت سے عمرِ جاودا
بلنتے تھے جو سلیمانِ زمانا آپ کو	کر دیا یہ فلک نے اونکو موزِ ناتوا
بامِ جم ہے آپ ہے آئینہ اسکندری	قصرِ کسریٰ پر فقط اکِ بوم ہے نو حکمنا

اب نہ کچھ اوسکا پتہ ہوا نہ کچھ اسکا نشان	دو اب گمراہ کہاں اور شان سلجوتی کدھر
موت کے پنجے سے پا سکتا نہیں کوئی ہاں	دیکھی باقی میں مینا میں سامانی کہیں
ہاں مگر رہتی ہیں باقی بعد مردن کیا	کارخانہ ہے فنا کا ہستی ناپایدار
نیکوں کا آئینہ ہے اور مجسم خوبیاں	سامنے سیر دہری ہے اک کتابِ جواب
کا پٹے لگتے ہیں بچے کے خوف کھاتے ہیں	سے مرتع اک نصیحت کا کہ جسکو دیکھ کر
اسکے اک اک حرف میں پہاں ہیں نیلگیاں	آخرۃً کار اک ذخیرہ ہے یہ دارالآخرۃ
ہی ریا کاروں کی طاعت پر کبھی نفیر گنا	مشرودہ دیتی ہے گنہگاروں کو توبہ کا بھی
کر نہ دینا عمر بھر کی بندگی کو رایگان	پارساؤں سے یہ کہتی ہے نہ اترا نا بھی
بند کوزہ میں کیا ہے ایک بحرِ بیکار	انتخابِ بیشال ایسا کبھی دیکھا نہیں
اسکی ہر ہر قطر پر قربان حُمرانِ جانا	اسکے ہر ہر لفظ پر دل نذر دیتے ہیں ملک
مُشقی و پارساؤں اہد و معجز بیان	انتخابِ نسخہ دین مولوی عبدالغیر

کس قدر تکلیف فرمائی گوارا اپنے
 کیونکہ مقبول خلائق ہو مولف کی کتاب
 یدین مخاطب عبد رحمن احمد عبداللہ
 ہے حقیقت میں یہ نہ نشا اوصیت کا ترجمہ
 بندہ پرورش شاہ آصف مہربان او سکازید
 شاہ آصف کا ہی سایہ سایہ فضل خدا
 علم کا چرچا ہے اور ذی علم پاتے ہیں سہ
 شاہ سے اور شاہ سے اُمید ہوتی ہے قوی
 داخل تعلیم ہوگی یہ کتاب دلپذیر
 گرچہ میں کیا اور میری را کی وقعت ہے کیا
 غنچہ دل باد صحر سے ہے مہجایا ہوا

اپنے سر پر جو لیا تالیف کا بار گرا
 با خدا دُنیا میں ہوتے ہیں بھلا ایسے کہا
 آپ کے لخت جگر دونوں میں اور آرام جا
 لے سبق عبرت کا اس سے اسکو سمجھے خیر
 شہر یار ایسا سخی دستور ایسا قدرا
 شاہ کی تدبیر سے ہی ملک سارا شادا
 رُبع مسکون میں کن ہے آج کل نصف جہا
 ہو نہیں سکتی مولف کی یہ محنت اچھا
 قوم کی جاتی رہی غفلت خواب گرا
 میں ہوں اک ہندو میں شیخ کے کمر میں گرا
 ہے زمانہ سب مخالف اور دشمن آسمان

فلسفی ہو ہندسی ہو یا ہو بقراط زمان	سخت جب یاد نہ ہو تو کام کچھ آتا نہیں
ایک سر اور او سین دسے ہیں سر اور ہی	ایک ل اور او سین سو سوارِ دُن کا ہی خون
کچھ سمجھ میں ہی نہیں آتی ہیں اس کی شویا	بسبب دشمن بنا ہے آسمانِ کینہ جو
اوسکے بدلے میں ملی ہیں کیر و دُن سروا	عمر بھر کی جانِ نشانی خاک میں بٹل گئی
بندگی میں راتِ دُن جو جو اٹھائیں نین	دل کو ہے معلوم میرے یا خدا کو علم ہے
میری محنت کے ثمر ہو گئے نصیبِ دشمن	کیا خبر تھی انقلابِ آسمان ہو جائیگا
باتا ہے تو سبھی ہو آشکارا یا نہاں	تجھ سے ہی فریاد میری اُٹھانے والی
اور صحابہ کے تصدق میں جو ہیں باغِ نشان	انبیاء کے واسطے اور اولیاء کے واسطے
شاہ کو مسرور رکھا اور شاد کو کھٹا دانا	آلِ احمد کے طفیل اور باماموں کے طفیل
اور مولف ہوں تمناے دلی پر کاماں	ہو کشاکش سے صمیم خستہ دل کو بھی بجاتا
واہ واہ کیا بات ہو با کمالِ مکہ دان	قوم کو زندہ کیا اور قوم پر احسان کیا

